www.novelsclubb.com
NC arts
اے عشق ہمیں برباد نہ کر
از قلم مہوش الہی
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

از قلم

مہوش الہیٰ

www.novelsclubb.com

میلان ائیر پورٹ پہ جہاز لینڈ نگ کہ آخری مراحل میں تھا۔۔وہ اپنے چھوٹے سے بیگ میں سے کمیرہ نکال کر اسے سیٹ کرنے لگی۔۔۔آخر کو اس نے اترتے ساتھ کچھ وڈیوز تو لازمی بنانی تھی۔۔۔کچھ منظر اپنے کیمرے میں قید کرنے تھے ۔۔۔جہاز اب رن وے پہ دوڑ رہا تھا۔۔اسکا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔۔۔اٹلی۔ میلان اور پھر کو مولیک(como lake)دنیا کی چند بہت بڑی اور خوبصورت جھیلوں میں سے ایک۔۔۔جو اسکی پسندیدہ جھیل تھی۔۔۔۔جانے کیوں مگر وہ پہاڑوں کہ بیچ۔۔سرسبز درختوں کہ بیچ اس حسین جھیل پہ فدا تھی۔۔۔وہاں کی ایک سے ایک چیز اعلی تھی۔۔۔اٹلی کا آرکیٹکٹ دنیا کو اپنی طرف کھینچتا۔۔وہاں کہ بنے ہوٹلز،ریزورٹ اٹلی کہ شاندار آرکیٹکچر کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔لوگ وہاں شادیوں کی تقریبات بھی رکھتے ہیں۔۔۔لیکن کچھ اور تھا۔۔۔کچھ خاص جو اس جگہ کہ لیے وہ محسوس کرتی تھی۔۔۔

جہاز رک گیا تھا تھا۔۔۔وہ اتر کر ارد گرد نظر دوڑا رہی تھی۔۔۔بہت بڑا رن وے ۔۔۔نہایت خوبصورت۔۔۔

اس نے دو تصویریں بنائی اور۔۔۔آگے نکل گئی۔۔۔۔۔۔

ائیر پورٹ سے نکلتے ہوئے۔۔۔وہ کسی ٹیکسی کی منتظر تھی یہاں کی زبان سے بلکل نا واقف اور یہاں کہ لوگ انگلش بھی کم جانتے تھے۔۔۔مگر میلان شہر ٹورسٹ کی توجہ کا خاص مرکز ہے۔۔یہاں فیشن کا عالمی میلا ہوتا ہے۔۔۔دوسرے ملکوں کہ آئے لوگ اٹیلین کم سمجھتے بولتے ہیں تو یہاں کہ ٹیکسی ڈرائیورز سے لے کر ہوٹلز ائیر پورٹ پہ تھوڑی بہت انگلش سمجھی جاتی ہے بولی جاتی ہے۔۔۔کسی کسی کو تو بہت اچھی انگلش بھی آتی ہے۔۔وہ ایک ٹیکسی کی طرف بڑھی۔۔۔

"ہائے"

وہ سمجھ نہی پا رہی تھی کیسے بات کرے۔۔۔

وہ سر ہلا کہ اسے مسکرا کہ "ہائے" بولا۔۔

"i want to go como lake"

وہ بلکل سادہ زبان میں بولی وہ "یس" بولا

یقیناوہ کو مولیک کا سن کہ جمعلہ سمجھا ہو گا اس نے اسکا ایک چھوٹا سا سوٹ کیس ڈگی میں رکھا۔۔دوسرا چھوٹا ٹریول بیگ اس نے کندھوں پہ ڈالا ہوا تھا۔۔۔

راستہ بہت لمبا تھا وہ گوگل میپ پہ چیک کر رہی تھی۔۔اس نے ہینڈ فری لگائی خود کو اس جوصورت شہر کہ حوالے کر دیا۔۔۔

****

*****،،??????

وہ آج پھر جاب کو لات مار آیا تھا۔۔۔یہ اسکی کوئی پہلی جاب نہی تھی یہ کوئی پانچویں جاب تھی اسکی جو اس کہ معیار کہ مطابق نہی تھی۔۔یا لڑکہ اجاتا۔۔وہ اس جھیل کہ کنارے رکھے بینچ پہ کافی انجوائے کر رہا تھا اب اسکا موڈ کافی بہتر تھا۔۔وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ٹینشن فری ریلکسڈ۔۔چلڈ

وہ کافی کا سپ لے کہ پیچھے مڑا وہ سامنے سے چلتی ارہی تھی بلو پینٹ وائٹ ٹاپ گلے میں مفلر لیے۔۔ایک ہاتھ میں سوٹ کیس دوسرے میں ہاتھ سے اپنے کمر تک آتے گھنگریالے بالوں کو پیچھے کرتی وہ کسی ماڈل کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔اسے حیرت صرف اس کہ ہاتھ میں موجود سوٹ کیس پہ تھی۔۔۔وہ اسکو یکسر نظرانداز کرتی تیزی سے آگے بڑھی۔۔۔۔

hey como..... i'm here ...finally ....finally "

"ohh dear ...i missed you

وہ دونوں ہاتھ ہوا میں پھیلا کہ بولی۔۔۔ہوا سے اس کہ بال اڑ رہے تھے۔۔۔وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اس جھیل کی ٹھنڈی ہوائیں اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔۔

"you are my love... i love you como lake"

وہ پھر سے چیخ رہی تھی۔۔۔وہ اسکو بلکل بھی ڈسٹرب نہی کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ بے

خودی کہ عالم میں تھی۔۔۔اسکی مدہوشی اسکو اچھی لگ رہی تھی۔۔۔وہ کافی کہ سپ لیتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔جو کچھ عجیب خبطی سی لڑکی تھی۔۔۔

?"where u come from"

وہ انتہائی اہستگی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔اس تک ناتو اواز جا رہی تھی نا وہ چاہتا تھا کہ آواز جائے۔۔۔

"کتنا سکون ہے ناں تمھارے اندر۔۔۔"

وہ پھر کہہ رہی تھی

"اوہ۔۔۔پاکستان۔۔۔پاکستان زندہ باد"

جانے کیوں وہ خوش ہوا

وہ اب گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔وہ کھلا کھلا کہ ہنسا۔۔۔وہ رک گئی اسکی ہنسی بہت اونچی تھی۔۔۔یا وہ چلتے چلتے اس کہ قریب چلا گیا تھا۔۔۔سے نہی پتا تھا۔۔۔

وہ غصے نارضگی اور ناپسندیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی

"کوئی جوک سن لیا ہے کیا"؟

وہ سخت چڑ کر بولی

"?how do you know i can speak Urdu"

اب کی بار اس کی نارضگی کی جگہ تنزنے لے لی تھی۔۔۔

"کیونکہ ایسی شکلیں سب کو نٹینٹ میں پائی جاتی ہیں۔۔۔خاص کر پاکستان میں"

پھر سے حیران ہوا

"تمہیں یہ کیسے پتا میں پاکستان سے ہوں"؟

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکا کر اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ایک منٹ۔۔رکو۔۔۔رکو۔گھر میں شیشہ ہے"؟

جتنے غور سے وہ اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی اسکو لگا اس کہ منہ پہ کچھ لگا ہے۔۔۔اس نے منہ پہ ہاتھ مارا۔۔۔جیسے کچھ اتار رہا ہو۔۔وہ شرمندہ ہو رہا تھا جانے کہاں کہاں سے گھوم ایا۔۔۔پتا نہی کیا لگا ہے منہ پہ۔۔

"ہاں۔۔۔"

وہ بلکل پزل ہو رہا تھا۔۔

"تو دیکھا کرو نا۔۔۔یقیین ہو جائے گا ایسے چہرے پاکستان ہی در آمد کرتا ہے۔۔۔

بلکہ بناتا ہے۔۔۔"

اب وہ ایک دم غصے سے کھول اٹھا تھا

disgusting...i am sure u are also from "

"...Pakistan

"?ohh ...waow...how do you know"

وہ اسی کہ انداز میں بولی

"کیونکہ ایسی مینر لیس لڑکیاں وہاں ہی پائی جاتی ہیں۔۔۔چاول کی فصل لگاتی۔۔۔

گندم کاٹتی۔۔۔دھوپ گرمی سے پاگل بات کرو کاٹتی ہیں آگے سے"

تنز کا جواب اسے بہت اچھا مل گیا تھا۔۔۔وہ دانت پیستی۔۔۔اپنا سوٹ کیس پکڑتی

اسے دیکھ کر آنکھیں گھومتی وہاں سے گزر گئی۔۔۔

"آج کا دن ہی برا ہے پتا نہی کس کہ منہ لگا تھا میں۔۔۔ہاں۔۔۔وہ"

خود سے ہمکلام وہ دانت کچکاتا وہیں بینچ پہ پھر سے بیٹھ گیا۔۔۔

وہ جا چکی تھی وہاں سے۔۔۔

"پاگل عورت۔۔۔ایسی جگہوں پہ کون سوٹ کیس سمیت گھومتا ہے؟پتا نہی گھر سے بھاگ کہ نائی ہو۔۔ہنہ"

وہ اپنے بال درست کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ اب واپس ارہی تھی۔۔۔

وہی تیز قدم وہی لہراتے بال۔۔۔وہی انداز۔۔

اب کی بار اس نے دوسری نظر نہی ڈالی اس پہ وہ اب ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

ادھر ادھر نظریں دوڑاتی وہ وہاں کسی کو شاید اپنی بات سمجھا نہی پا رہی تھی۔۔۔

آدھا گھنٹہ ادھر لگانے کہ بعد وہ اس کہ پاس دوبارہ ائی۔۔سوٹ کیس رکھ کہ

دوسرے بینچ پہ بیٹھ گئی۔۔۔

وہ کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔اٹیلین جانتے ہو"؟

وہ اپنا لہجہ نارمل کر کہ بولی وہ اندر ہی اندر کھل کہ ہنسا

"ناٹ مچ۔۔۔لیکن اتنی کہ مجھے روزمرہ کہ کام مشکل نہی ہوتے۔۔۔"

وہ تھوک نگلتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

"مجھے ٹیکسی چاہیے۔۔۔میلان جانا ہے یہ ایڈریس ہے اس پہ۔۔۔"

وہ حیران ہوا

"تمھارے پاس ایڈریس ہے پھر وہ سمجھ کیوں نہی رہے۔۔۔"؟

وہ اثبات میں سر ہلا رہی تھی

"یہ مکمل نہی۔۔۔باقی میں انکو انگلش میں سمجھا نہی پا رہی"

وہ اب پوری بات سمجھا تھا

www.novelsclubb.com

"i can drop you"

وہ آفر کر رہا تھا اور وہ ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی جیسے کب سے جانے کو تیار ہو

"but ...i am not going yet"

وہ بھی اٹھا

"تو"؟

وہ پوچھ رہی تھی وہ اس کہ سوٹ کیس کو دیکھ رہا تھا

"مجھے ذرہ آگے جانا ہے۔۔۔ایک کام ہے۔۔۔پھر اونگا واپس۔۔۔مجھے بھی میلان جانا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ خوش ہوئی۔۔

"کوئی بات نہی۔۔ہم ساتھ میں گھوم لیں گے۔۔۔ہم ایک دوسرے خو سمجھتے ہیں سفر اچھا گزرے گا مجھے como سے آگے جانے خا موقع ملے گا"

وہ اسکو مسلسل بولتا دیکھا رہا تھا

"ایک منٹ۔۔۔ہم ایک دوسرے کو کب سے سمجھتے ہیں"؟

وہ ماتھے پہ ہاتھ مار کر بولی

"ارے۔۔۔زبان سمجھتے ہیں نا۔۔۔"

وہ انتہائی دوستانہ انداز میں بولی

"یہ سوٹ کیس"؟

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"میں۔۔۔ابھی آج ہی آئی مری سے۔۔۔سیدھی ادھر آگئی۔۔مجھے آپی کہ پاس جانا تھا میں نے سوچا جب تک وہ آفس سے آتی ہیں میں کومو کو بس ایک جھلک دیکھ اوں۔۔۔بس اب مجھے واپسی پہ دیر ہو جائے گی"

وہ افسوس سے بولی

"تم پاکستان سے سیدھی یہاں ائی۔۔۔صرف کومو کہ لیے"۔؟

وہ بے یقینی سے بولا

"نہی آئی تو اپی کہ لیے ہوں۔۔۔بس کو مو۔۔ازمائی لو۔۔۔فرسٹ لو"

وہ مسکرائی ایک نظر پھر جھیل کو دیکھا۔۔۔

"چلو۔۔۔چلتے ہیں تمھاری آپی کی طرف۔۔۔"

"مگر تمھارا کام"؟

وہ اس کہ پیچھے سوٹ کیس گھسیٹتی بھاگی

وہ چپ

"بندہ ہیلپ ہی کر دے۔۔۔"

وہ رکا۔۔وہ بھی رکی۔۔وہ دانت نکال کہ ہنسی

"کتنے بجے اتری جہاز سے۔۔۔ائیر پورٹ سے کب نکلی"؟

"2 بجے نکلی۔۔کیوں"؟

وہ نا سمجھی سے بولی

"2 بجے سے اب تک گھوما رہی ہو نا اسے ساتھ؟ میری گاڑی وہ سامنے ہے

۔۔۔کم۔۔۔"

وہ کہہ کہ چل دیا وہ منہ کھول کہ اسے دیکھنے لگی۔۔

"ٹیپیکل پاکستانی۔۔۔جہاں مرد دیکھا۔۔وہی مظلوم بن جاو۔۔۔"

وہ اپنا سامان اس کی گاڑی کہ ڈگی میں رکھ کر آگے اس کہ ساتھ بیٹھی

"اگر لے جا ہی رہے ہو تو کم از کم احسان ناجتاو۔۔۔یہ بھی ٹیپیکل پاکستانی ہونے کی نشانی ہے۔۔۔ہنہ"

وہ سیٹ بیلٹ لگا کہ بولی وہ بھی سر نفی میں ہلا رہا تھا

کچھ دیر یونہی گزری اس نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا۔۔

گرے تھری پیس میں خوبصورت نقوش والا وہ شخص کافی چارمنگ تھا۔۔۔کلین شیو۔۔بڑی سیاہ آنکھیں

"میرا نام ماہا ہے۔۔۔ماہا زمان۔۔مری میں رہتی ہوں ویسے ساری عمر اسلام آباد میں گزری ہوسٹلز میں۔۔پڑھائی میں۔۔اور تم"؟

وہ موڈا چھا کر کہ بولی

وہ بھی فورا ہنسا

"میرا نام تیمور چودھری ہے۔۔میں کراچی سے ہوں۔۔۔انفیکٹ پنجاب کہ گاوں سے۔۔۔یہاں 2 سال پہلے جاب کہ لیے آیا اس سے پہلے لندن اور ساوتھ افریقہ میں جاب کر کہ ایا ہوں"

وہ اپنے بارے مین بتا رہا تھا

"کتنی جابز کی۔۔؟

وہ حیران ہوئی

"یہ پانچویں تھی۔۔۔"

"تھی"؟

وہ اسکی باتوں سے حیران تھی

"بس۔۔۔جاب سوٹ نہی کی کوئی بھی آج تک"

www.novelsclubb.com

وہ سمجھ سکتی تھی تھوڑی دیر مین اسکو اندازہ کو چکا تھا اس کہ ذہن کا۔۔۔

وہ گاڑی روک کہ باہر گیا شاہ سے جوس اور پزا لایا۔۔۔

" تھیکنس۔۔۔ تمہیں کیسے پتا مجھے بھوک لگی ہے"؟

وہ شرارتی لہجے میں بولی۔۔

"ہاہاہاہا۔۔ کیونکہ پاکستانی ہو نا"

وہ اسے زو معنی لہجے میں کہتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ انہاک سے کھانے لگی۔۔وہ دونوں ایسے گپ شپ کر رہے تھے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں ۔۔۔گاڑی منزل کی جانب رواں دواں تھیں۔۔۔

میلان کی خوبصورت سڑکوں پہ اب سورج ڈوب رہا تھا گرمیوں میں سورج حاصی دیر سے ڈوبتا ہے۔۔۔اسکی نظریں آتی جاتی گاڑیوں پہ تھیں اور تیمور چودھری کی نظریں اس پہ۔۔۔

"یونو۔۔۔آئی نیور ہیڈ ابیسٹ پیزا۔۔۔ہر بار ہر جگہ سے کھا کہ بھی کچھ کمی سی رہتی

ہے۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی

"اٹس ڈیفینیٹلی ناٹ افائنسٹ پزا۔۔بٹ۔۔وے کڈ ہیو بیسٹ ون"

وہ آنکھیں پھاڑ کہ اسے دیکھنے لگی

"وین"؟

تیمور نے اس نازک سی لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھوں مین اجنبی کا کوئی خوف نا تھا ۔۔۔وہ کسی یورپین لڑکی کی طرح پہلی ملاقات میں فرینک ہو گئی تھی۔۔۔اس میں کوئی مشرقی ادا نا تھی۔۔۔سر سے پیر تک وہ ماڈرن یورپین لڑکی لگتی تھی۔۔۔اسکی ہیزل براون آنکھیں اسکی پنکش رنگت وہ معصوم تھی۔۔۔مگر مشرقی کسی طور نا تھی۔۔۔یہ تیمور چوہدری کی اس کہ بارے میں پہلی رائے تھی۔۔۔

"جب تم فری ہو۔۔۔میں تو اگلے ایک مہینے یا یوں کہہ لو جب تک جاب نہی ملتی فری ہون۔۔۔۔"

وہ اسکی بات پہ قہقہ لگا کہ ہنسی

"جاب لیس۔۔۔"

اس نے گھورا

"ویسے یہ بات ناجوک ہے نا تمہیں میرا ایسے مذاق اڑانا چاہیے۔۔۔۔"

وہ ناراض ہوا

"میں نے تمھاری ہیلپ کی۔۔۔کون تھا وہاں تمھاری مدد کو"؟

اسکا قہقہ تھم گیا

"ویسے خوبصورت لڑکی کی مدد کو لوگ مرتے ہیں۔۔"۔

وہ بالوں کو ایک ادا سے لہرا کہ بولی۔۔

"میں ان میں سے نہی۔۔۔میں ادھر ہی اتار سکتا تمہیں"

وہ سچ میں ناراض تھا

"یار۔۔۔کم آن۔۔۔کیسے ہو ہر بات پہ ناراض۔۔۔

وہ بھی منہ بنا کہ بولی۔۔

"ادھر سے لیفٹ"

گھرا گیا تھا۔۔

چھوٹا سا گھر وہی اٹیلین انداز پہ بنا ہوا انتہائی خوبصورت رات ہو چکی تھی شاید 11 بج رہے تھے

اس نے ڈور بیل کہ ہاتھ رکھی اندر سے ایک نفیس شکل والی کوئی لڑکی باہر آئی آنکھوں پہ چشمہ۔۔ سلکی بال۔۔۔ چہرے پہ سنجیدگی۔۔

"کہاں تھی ماہا۔۔۔اتنا لیٹ"؟

www.novelsclubb.com

ماہا اس کہ گلے لگی

"سوری۔۔۔آپی"

"اندر سو" تیمور کو لگا وہ اسے نظر انداز کر رہی ہے وہ پلٹا

"رکو۔۔۔یہ تیمور چودھری ہے اپی۔۔۔"

ماہا کہ کہنے پہ ان دونوں نے ہیلو ہائے کی۔۔

"come inside"

وہ ان کہ ساتھ اندر گیا۔۔

اندر سے گھر باہر سے زیادہ خوبصورت نفیس تھا بلکل اس لڑکی کی طرح۔۔۔

"کھانا فریج میں ہے صبح میری ڈیوٹی ہے 5 بجے میں سونے لگی ہوں کل شام میں ملتے ہیں"

وہ کہہ کہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔وہ لاونج میں صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔وہ بیگز اپنے روم میں رکھ کہ آئی۔۔۔وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کھانا کھاو گے"؟

کھانے کا سن کہ وہ بھی پاکستانی فیملی اسکی بھوک بڑھ گئی

"ضرور"

وہ واش روم گئی منہ ہاتھ دھو کہ آئی اسے فریش ہونے کا کہا اتنے مین وہ کھانا ٹیبل پہ

لگا چکی تھی چھوٹا سا ٹیبل جس پہ چار لوگوں کہ کھانا کھانے کی گنجائش تھی۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا آیا

"یونو۔۔۔کتنا عرصہ ہو گیا مجھے رئیل پاکستانی کھانا کھاتے ہوئے۔۔۔آج مزہ آئے گا۔۔۔تم نے کھانا نہی لگایا ابھی تک"؟

وہ ٹیبل پہ موجود ایک باول دو پلیٹس کو دیکھ کہ حیران ہوا

"بیٹھ"

وہ کرسی کھینچ کہ بیٹھ گئی وہ بھی سامنے بیٹھا اس نے پلیٹ اس کہ آگے بڑھائی اور باول کا ڈھکن اٹھا کہ اسے دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیمور کا موڈ ایک دم بگڑا تھا۔۔

"یہ کیا دھوکا ہے۔۔۔کھانا کدھر ہے؟"

وہ پاستہ دیکھ کہ غصہ ہوا

"آپی کی کوکنگ اچھی نہی نا انکو انٹرسٹ۔۔۔بس پاستہ۔۔۔انڈے یا کوئی بھی

سمپل ڈش وچ شی کین ایزیلی کوک۔۔۔"

وہ اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا پاستہ لے کہ کھا رہی تھی وہ ہونک بن کہ اسکا منہ دیکھ رہا تھا

"i must go"

وہ اٹھا

?"where? why are you not eating"

وہ حیران تھی

you are just a trap ...i thought its a "

Pakistani family now i will eat some spicy

"food ..after long time ...but

وہ دانت پیس رہا تھا

"یہ کھانا ہے؟ یہ بنایا تمھاری آپ نے بہن آکہ کھائے گی؟ ہیل"

ماہا کو سمجھ نا ایا اسکو اصل غصہ ان کہ پاکستانی ہونے پہ ہے یا پاستہ پے

"میں بہت اچھا کھانا بناتی ہوں۔۔۔اگلی بار پکا۔۔۔ تمھاری دعوت ہو گی"

وہ خوش ہو کہ کہہ رہی تھی وہ ابھی بھی منہ پھولا کہ کھڑا تھا

"مجھے جانا ہے۔۔۔بائے"

"اپنا نمبر تو دے جاو۔۔۔کوئی میل۔۔کوئی فیس بک کچھ ؟"

وہ آگے آگے چل رہا تھا وہ اس کہ پیچھے پیچھے۔۔۔

"ڈھونڈ لینا۔۔۔ تیمور چوہدری کو۔۔۔مل گیا تو تمہیں بسٹ پزا کھلاوں گا۔۔اور تم مجھے پاکستانی کھانا۔۔۔اپنے ہاتھ کا بنا"

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی کا ڈور کھول رہا تھا

"اور تم اپنے ہاتھ کا بنا نہی کھلاو گے کچھ "؟

"ضرور"

وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔وہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

ایک لمبی جمائی لے کہ وہ اندر کی جانب چل دی۔۔۔اب اس نے نہا کہ کل دن تک سونا تھا۔۔۔بغیر کی ٹینشن کہ۔۔۔

****

؟****؟**؟****

وہ اپنے اپارٹمنٹ کہ اندر سو رہا تھا رات کو کافی دیر لگی اسے سونے میں کتنی دیر وہ ماہا کہ بارے میں سوچتا رہا اسکی آپی کہ بارے میں۔۔۔پھر شاید صبح کہ وقت اسکی آنکھ لگی جب جاگا تو 3 بج رہے تھے دوپہر کہ وہ کروٹ بدل کہ لیٹ گیا۔۔۔پردے گرے ہونے کی وجہ سے وہاں بلکل اندھیرا تھا ٹائم نا دیکھو پتا بھی نا لے دن ہے کہ رات۔۔۔وہ تھوڑی دیر بعد اٹھا پردے ہٹائے موسم آج پھر ابر آلود تھا جیسا کہ یہاں موسم ہوتا ہے دھوپ بہت کم نکلتی ہے۔۔۔بستر سیٹ کر کہ وہ باہر واش روم چلا گیا۔۔۔وہ کچھ بے چین تھا رات سے۔۔۔شاور کہ نیچے کھڑے ہو کہ کتنی دیر اپنی بے چینی کہ بارے میں سوچتا رہا۔۔۔پھر اس کو اماں کا خیال آیا ابا کا خیال آیا

۔۔اس کہ دل کی بے چینی مزید بڑھ گئی اس نے واش روم سے نکل کر سب سے پہلے کال ملائی پاکستان وہ نہی جانتا تھا آخری بار اس نے کب بات کی ان لوگوں سے ان کا حال پوچھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

گھر کہ لینڈ لائن سے کسی نوکر نے فون اٹھایا تھا۔۔

"میں تیمور بات کر رہا ہوں"

دوسری جانب وہ خوشی سے چلایا تھا

"ارے تیمور باو۔۔۔کیسے ہو۔۔۔بہت دن لگا دیتے ہو کال کرنے میں"

وہ بہت اونچی اواز میں بولا رہا تھا جیسے وہ فون کہ بنا اپنی آواز میلان پہنچا رہا ہو

"میں ٹھیک ہوں قا قا۔۔اپ کیسے ہیں باقی سب کیسے ہیں"؟

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔سب۔۔

بس اپ کی کمی ہے باو۔۔۔اپ کی کمی کوئی بھی پوری نہی کر سکتا۔۔۔"

تیمور نے بے ساختہ آنکھیں میچ لی تھی

"اماں کہاں ہیں"؟

وہ پوچھ رہا تھا اسکو لگ رہا تھا جیسے اسکی اواز بھیگ رہی ہو۔۔۔

"وہ تو پڑوس میں شادی ہے وہاں گئی تھی۔۔۔"

وہ چونکا

"کس کی شادی؟"

اس طرف خاموشی چھا گی تھی

"قاقا۔۔کس کی شادی ہے"؟

"وہ۔۔۔میرب کی"

فون پہ اس نے گرفت مظبوط کی تھی

"کس کہ ساتھ"؟

"ان کہ کسی جاننے والوں میں۔۔۔پر یہ ظلم ہے وہ خوش نہی رہے گی وہ کیسے خوش

www.novelsclubb.com

رہ سکتی ہے اسکا دل تو اذان باو کہ ساتھ جڑا ہے۔۔۔اپ نے دیر کر دی پہلے کر لیتے فون"

تیمور کہ پاس اب کوئی بات نہی تھی کرنے کی لیے اس نے فون بند کر دیا۔۔۔اس بھوک اڑ چکی تھی۔۔۔اسے شدید پیاس لگی اس نے فریج سے بوتل نکال کہ منہ سے لگالی۔۔۔اس کہ اعصاب بھاری ہو رہے تھے

****

****

وہ قریب کہ جنرل سٹور سے گروسری لے کہ آئی تھی۔۔۔اسے آپی کہ لیے بہت اچھا کھانا بنانا تھا۔۔۔واپس اکہ سب سے پہلے اس نے چائے بنائی ساتھ ساتھ سامان دھو کہ رکھا۔۔۔پھر چائے لے کہ لاونج مین اگئ

لیپ ٹاپ آن کر کہ اس نے فیس بک کہ نوٹفیکشنز دیکھے اسے بے ساختہ وہ یاد ایا۔۔۔

"ڈھونڈ لینا تیمور چوہدری کو مل گیا تو تمہیں بیسٹ پزا کھلاوں گا"

وہ قہقہ لگا کہ ہنسی کوئی پاس ہوتا اسے پاتک سمجھتا۔۔۔

اس نے اسکا نام سرچ کیا۔۔۔آخر کو مل ہی گیا تھا۔۔۔اسکی آئی ڈی اس کہ سامنے تھی۔۔۔وہ چائے کا سپ لیتے مسکرائی۔۔۔اسکو میسج لکھتے لکھتے اس کہ ہاتھ رک گئے

"میں کیوں کروں میسج؟اتنی اکڑ نمبر تک نہی دے کہ گیا"

وہ بیک کر کہ اسکی پیکچرز دیکھنے لگ گئی۔۔۔کسی ماڈل کی طرح اسکی پکس تھی بے حد شاندار وہ فوٹو گرافی کا شوق رکھنے والی داد دیئے بنا رہ نا سکی۔۔۔

اس نے ٹائم پہ نظر ڈوڑائی 2 گھنٹے باقی تھے آپی کہ انے میم اس نے فورا لیپ ٹاپ بند کیا اور کچن میں جت گئی۔۔۔اسے ہر اس چیز سے دلچسپی تھی جو آپ نے اندر رنگ رکھتی ہو۔۔۔جو کریٹور ہو۔کوکنگ بھی کریٹو لوگوں کا کام ہے۔۔۔اپ اپنے انداز سے چیز بناتے ہیں اپنی پسند سے کوئی حدود متعین نہی ہوتی۔۔۔

2 گھنٹے میں وہ کھانا ریڈی کر چکی تھی اپی وقت پہ اگئی تھی فریش ہو کہ وہ سیدھی ڈائنگ ٹیبل پہ آئی۔۔

چکن پلاو رائتہ بیف کڑاھی ٹیبل پہ اپنی خوشبو بکھیر رہے تھے۔۔۔

زونی نے چاول اور کڑاھی اپنے پلیٹ میں لی وہ اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماہا نے بھی چاول لیے۔۔۔

"کل رات جس کہ ساتھ آئی تھی وہ کون تھا"؟

زونی نے پوچھا

"پتا نہی۔۔۔ جھیل پہ ملا تھا تو۔۔۔"۔۔

ایک دم اسے احساس ہوا جو نہی کہنا چاہیے تھا کہہ گئی

"تو تم کل آتے ساتھ کو موگئی؟ اپنے سامان سمیت"؟

وہ چمچ منہ میں لے جاتی رک گئی

"ہر بار ہر جگہ سیف نہی ہوا کرتی۔۔۔بی کیئر فل"

وہ اسے کہہ کہ دوبارہ کھانا کھانے لگ گئی وہ سر ایسے ہلا رہی تھی جیسے سب سمجھ گئی ہو آئیندہ ایسا بلکل نہی کرے گی۔۔

"وہ دونوں کیسے ہیں"؟

ماہا جانتی تھی کس کہ بارے میں پوچھا جا رہا ہے

"دونوں اپنی زندگیوں میں مست۔۔۔"

"ہمممم"

"بابا نے اپنی بیگم کو ہیرے کا سیٹ گفٹ کیا ویڈنگ اینیورسری پہ"

وہ اب رائیتہ ڈال رہی تھی

"اور مما کو ان کہ شوہر نے گاڑی لے کہ دی"

زونی کہ چہرے پہ ابھی بھی وہی تاثرات تھے سپاٹ سرد۔۔۔

"ڈگری لے آئی"؟

وہ ایسے کر رہی تھی جیسے اس نے سنا ہی نا ہو کچھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تبھی لیٹ ہو گئی۔۔۔اسی چکر میں۔۔"

ماہا دیکھ رہی تھی وہ کھانے کی تعریف نہی کر رہی تھی

"کھانا بہت اچھا ہے"

اسے لگا زونی نے اسکی سوچ پڑھ لی ہو اکثر ایسا ہی ہوتا تھا وہ کوئی بات سوچتی زونی کو پتا چل جاتا۔

"سچ میں"؟

وہ چمچ پلیٹ مین رکھ کہ بولی

"سچ۔۔۔بہت اچھا ہے جب سے تم گئی یہ کھانا میں نے نہی کھایا زبان اس کھانے کا ذائقہ بھول رہی تھی۔۔۔ تھینکس"

اسے بہت پیار آیا اس پہ وہ بھاگ کہ اس سے لپٹ گئی

"i love you appi"

زونی مسکرائی

"i just love you"

اس نے بھی کہا۔۔

"مما بابا پوچھ رہے تھے اپ کب آئیں گی پاکستان"؟

وہ واپس اپنی کرسی پہ آ کہ بیٹھی

"تم نے شاپنگ کرنی ہوئی تو کل چلیں گے۔۔۔مجھے بھی کچھ لینا ہے شام ہو

ہو سپٹل اجانا"

وہ ٹال رہی تھی اسکی بات کو ماہا سب سمجھ رہی تھی۔۔۔نجان نہی تھی۔۔۔

مگر چپ تھی ہمیشہ کی طرح کیا کہتی؟جب وہ ان کی خیریت کہ علاوہ کچھ سننا نہی

چاہتی تھی تو۔وہ کیا کرتی۔۔۔

بس ملال تھا تاسف تھا۔۔۔

****

****

جولائی1990 پنجاب۔۔۔گجرات

جولائی کا آخر تھا مکئی پک کہ تیار ہونے کو تھی بس دس دن مزید لگنے تھے۔۔۔وہ سائکل پکڈنڈیو پہ دوڑاتا بہت خوش تھا میٹرک کا رزلٹ اگیا تھا۔۔۔کھیتوں میں موجود ابا کو خوش خبری سنانی تھی۔۔۔وہ برق رفتاری سے سائکل چلا رہا تھا۔۔۔ حبس زدہ موسم گرمی اپنے انتہاوں کو چھو رہی تھی۔۔۔جانے کونسے کھیت میم تھے اباوہ اب تیسرے کھیت میں جا کہ دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ بھی خالی تھا۔۔۔اس نے زور دار اواز لگائی۔۔۔

"ابا۔۔۔۔۔۔ابا جی ی ی ی"

اسکی اواز گونج رہی تھی دور دور تک

پسینے سے شرابور اسے ہوش کہاں تھا اسے تو بس میٹرک میں اول آنے کی خوشی تھی۔۔۔ابا کو بتانا تھا ان کا سب سے ذہین بیٹا پاس ہو گیا ان کا بڑا بیٹا پاس ہو گیا۔۔۔اول آیا ہے ضلع میں ابا کہ چہرے کی خوشی سوچ کہ ہی اسے خوشی ہو رہی

تھی۔۔۔اب وہ چوتھے کھیت کی طرف بڑھا۔۔۔وہاں سامنے آباد و چار پایاں رکھے دو اور بندوں کہ ساتھ موجود تھے۔۔وہ سائکل وہیں چھوڑ کہ بھاگا۔۔۔

"ابا۔۔۔میں پاس ہو گیا۔۔۔میں اول آیا پوری کلاس میں پورے ضلع میں"

وہ ان سے لپٹ گیا۔۔۔وہ بھی بہت خوش ہوئے

"ارے واہ۔"

وہ بار بار ان سے لپٹ رہا تھا۔۔۔

اسے ہوش نہی تھا ان کہ سفید بے داغ لباس بے شکن لباس کو وہ اپنے پسنے سے خراب کر رہا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو چوہدری حکم داد"

وہ دو آدمی انکو مبارک باد دے تھے حکم داد نے اپنی پگ کو ہاتھ لگایا۔۔

ان کا سر فخر سے بلند ہو گیا تھا۔۔۔سچ میں انکا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔یہی خوشی دیکھنے کہ لیے تو وہ دیوانہ وار بھاگا تھا۔۔۔وہ اب یک ٹک کھڑا ان کا مسکراتا چہرہ دیکھ رہا تھا

۔۔۔ان کی داڑھی کہ چند بال سفید تھے یوں کہیں تو اب سفید ہوتے جا رہے تھے

۔۔۔سیاہ داڑھی میں چند سفید بال انکو مزید پر وقار بناتے تھے۔۔

"چلو۔۔۔فیقے کو بولو شہر کی اچھی بیکری سے ڈھیر ساری میٹھائی منگواتے ہیں"

وہ اس کہ کندھے پہ ہاتھ رکھ کہ بولے وہ بھی ہاں ہ ان کرتا ساتھ چل دیا۔۔۔

اب میٹھائی آنی تھی پورے گاوں میں بٹنی تھی۔۔۔

ہر گھر میں سب باتیں کریں گے

"حکم داد کا بچہ اول ایا۔۔۔پورے ضلع میں۔۔۔اول۔۔واہ بھئی واہ۔۔۔"

اسے سوچ کہ ہی خوشی ہو رہی تھی۔۔۔بے پناہ خوشی۔۔۔

****

آج میلان میں پھر بارش برس رہی تھی موسم خوشگوار ہونے کہ ساتھ ساتھ ماہا موڈ بھی خوشگوار تھا۔۔وہ شام کو ریڈی ہو کہ نکلی آج شاپنگ جو کرنی تھی۔۔۔باہر سے بس میں بیٹھی اور سیدھی ہوسپٹل۔۔

زونی آف ہونے ہی ولای والی تھی وہ اندر چلی گئی تاکہ بارش سے بچ سکے۔۔۔زونی سٹاف روم میں اچکی تھی

"ہائے ماہا۔۔۔"

ایک ڈاکٹر نے پاس سے گزرے ہیلو ہائے کی وہاں کا تقریبا سارا اسٹاف جو جو زونی کہ ساتھ کام کرتا تھا وہ اسے جانتا تھا۔۔

وہ اب کو ہیلو ہائے کرتی اندر گئی۔۔۔

زونی موبائل پہ لگی تھی

"اپی۔۔۔اپ ریڈی ہیں"؟

زونی نے اسے دیکھا۔۔

وہی لاپرواانداز چیونگم چباتے ہوئے گلے مین مفلر جینز اور چھوٹی سی شرٹ کہ اوپر چکن کاٹاپ۔۔۔

"یہ کہان سے لائی"؟

اسے مختلف اور اچھا کگا

?"its good"

وہ خوش ہوئی

"it is"

"پاکستان سے لائی ہوں۔۔۔"

"بس ایک"؟

وہ اب پوچھ رہی تھی

"اپ کو بھی چاہیے"؟

زونی نے سر نفی میں سر ہلایا

"ہاہاہا۔۔۔یار۔۔۔اپ کہ لیے بھی لائی۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ سے اسے ساتھ لگا کہ بولی

"اچھا۔۔۔دیا کیوں نہی۔۔۔"؟

www.novelsclubb.com

وہ پوچھ رہی تھی

"

"یاد نہی تھا۔۔۔"

وہ منہ بسورتے بولی

زونی نے آنکھیں گھمائی۔۔۔ماہا کہ ڈراموں سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔۔۔وہ کوٹ اتار کر بیگ اٹھا کہ چل دی ماہا بھی پیچھے پیچھے۔۔۔

****

****

www.novelsclubb.com

1990۔۔۔جولائی

"ارے واہ۔۔۔رضا واہ۔۔۔تم نے تو کمال کر دیا"

وہ میٹھائی دینے گیا تھا ساتھ ساتھ گھروں میں اور ہر جگہ اس کی واہ واہ ہو رہی تھی

۔۔۔اماں سجو بھی نہال ہو رہی تھی۔۔۔

"ارے۔۔۔میرے پوتے کو بھی کچھ سمجھایا کر۔۔۔کملا بلکل نہی پڑھتا"

وہ ساتھ ساتھ اپنے پوتے کی شکایت بھی کر رہی تھی رضا۔ مسکراتا۔۔۔اتراتا سب سن رہا تھا۔۔۔

"چل اللہ تجھے کامیاب کرے"

وہ اسے دعا دے رہی تھی۔۔۔

"اماں۔۔۔کیا ہے یہ"؟

اس نے دیکھا بالوں کو بل دیتی چٹیا میں قید کیے۔۔۔بڑا سا پراندہ لہراتے وہ ارہی تھی ۔۔۔کاجے سے بھری آنکھیں۔۔جانے کیوں اس کی نظر ٹھہر گئی تھی۔۔۔اٹک گئی تھی۔۔۔

اس کہ چہرے پہ ایک دلکش مسکراہٹ تھی۔۔عجیب دل موہ لینے والی۔۔۔

"ارے۔۔روشنی بیٹا۔۔۔جاو۔۔۔یہ لے جاو۔۔۔سب کو دو"

اماں سجو پلیٹ اس کہ ہاتھ میں دے کہ بولی

وہ شرمندہ ہوا۔۔پلیٹ مین موجود لڈو اسے کم لگے۔۔جانے کیوں کم لگے

۔۔اسے لگا پورا ڈبہ ہونا چاہیے تھا۔۔۔ نہی بلکہ پورا ٹوکرا ہونا چاہیے تھا۔۔۔

وہ ایک لڈو کو ایک ناز سے ایک ادا سے کھاتی اندر جا رہی تھی۔۔۔ برآمدے سے

ہوتے ہوئے کمرے تک وہ اس کہ بل کھاتے پراندے سے نظریں نہی ہٹا سکا

تھا۔۔۔اماں سجو نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔اس نے انکو۔۔۔وہ تو سب

بھول گیا تھا۔۔سب کچھ ہی

ایک لمحے میں بلکہ چند لمحوں میں وہ اسکا دل اپنے پراندے کہ لچھوں میں باندھ کہ

لے گئی تھی۔۔۔وہ جان لیوا مسکراہٹ والی روشنی اسکا دل لے گئی تھی۔۔وہ اماں کو

کیا بتاتا۔۔۔

"چلیں باو"،؟

فیقے نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا تھا

"ابھی میٹھائی اور گھروں میں بھی دینی ہے جہاں اپ کی اماں ے کہا کہا آپ لازمی

جائین۔۔۔"

وہ واپس لیے تھے دونوں۔۔۔وہ جانتا تھا اس کا جسم جا رہا ہے روح تو وہیں رہ گئی ۔۔۔اماں سجو کی لکڑی کی دہلیز پہ۔۔۔وہ وہیں چھوڑ آیا۔۔۔جانے کون اسکا خیال رکھے گا۔۔۔جانے کون اسکی آبیاری کرے گا۔۔۔

"اماں سجو۔۔۔اور اپ کی دادی اماں سگی چچازاد ہیں۔۔۔اسی لیے آپ کی اماں نے کہا آپ لازمی جائیں ورنہ اپ کی دادی کہتی کمیوں کہ ہاتھ میٹھائی بھیج دی میرے میکے میں۔۔۔"

فیقا جانے کیا بول رہا تھا۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہی ارہا تھا۔۔۔

"آسمانی رنگ بہت خوبصورت ہوتا ہے نا فیقے"؟

وہ اس سے پوچھ رہا تھا بلاوجہ۔۔۔وہ آسمانی رنگ کہ کپڑوں میں ہی تو ملبوس تھی ۔۔۔

"ہاں۔۔۔آسمان کا رنگ سچ میں خوبصورت ہوتا ہے"

فیقہ اپنی فہم و فراست کہ مطابق جواب دے رہا تھا۔۔۔

وہ چلتے چلتے ایک جگہ رک گیا۔۔۔ایک درخت کہ نیچے بیٹھ گیا۔۔۔گھاس پہ فیقے نے پانی کی بوتل نکالی اس کی طرف بڑھادی۔۔۔

وہ غٹ غٹ کرتا آدھی بوتل پی گیا۔۔۔وہ بہت تیزی سے سانس لے رہا تھا۔۔۔فیقے نے پریشانی سے دیکھا

"باو۔۔اپ ٹھیک نہی تو گھر چلے جاو۔۔۔میں دئے اونگا۔۔۔یہ میٹھائی اب دو گھر ہی تو رہتے ہیں"

اس نے ٹرے کی طرف دیکھا۔۔۔

"ہاں۔۔میں تھک گیا ہوں"

وہ بھی شکر کر رہا تھا جان چھوٹنے پہ

"چلو۔۔۔پھر میں جاتا ہوں اپ یہ بوتل پاس رکھ لو۔۔اور گھر چلے جانا"

وہ تاکید کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے میں سر اثبات میں ہلایا۔۔۔وہ درخت کہ ساتھ ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا ۔۔۔آنکھیں بند کر کہ وہ ایک بار پھر اس منظر میں کھو گئا۔۔۔ نئ جوان ہوتی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔۔اسکا مسکراتا چہرہ اسکی آنکھوں کہ سامنے لہرا رہا تھا۔۔

اانے اسے بے خیالی میں اپنا ہاتھ اپنے دل پہ رکھا۔۔۔دل جیسے منہ زور ہو رہا ہو ۔۔۔باہر آنے کو بے تاب۔۔۔

"روشنی۔۔۔"

اس نے اسکا نام اپنے لبوں پہ لیا۔۔۔اسے بلکل یہ نام پرایا نہی لگا۔۔۔اسے لگا یہ نام اس کی روح سے آشنا ہو جیسے۔۔۔جیسے ہر روز وہ اس نام کو پکارتا ہو۔۔۔

وہ بے چین تھا۔۔۔مگر ایک خمار میں بھی تھا وہ خمار اس کہ رگ وپہ میں سکون ہی سکون ڈال رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں ستانے کہ بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔گھر جانے کہ لیے۔۔۔۔

****

****

شاپنگ کر کہ ماہا کی ایک ہی ضد تھی ائس کریم کھانے کی۔۔۔

"ماہا۔۔۔یار گھر لے چلتے ہیں نا۔۔۔وہیں بیٹھ کر کھالیں گے"؟

وہ اسے منانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

"آپی۔۔۔جب تک ائس کریم نہی کھاوں گی یہاں کا سٹریا نہی اترنا۔۔۔اپی پلیز یار۔۔وینیلا آئس کریم شیک پیتے ہیں۔۔۔اٹس سوپرب"

وہ کسی صورت ماننے کو تیار نا تھی

"یہ عجیب سٹریس ہے۔۔۔"

زونی نے منہ بنایا۔۔۔مجبوراسامنے موجود آئس کریم پارلر کا رخ کیا۔۔۔

وہاں مینیو کارڈ پہ چیزیں انگلش میں بھی لکھی ہوئی تھی۔۔اس لیے ماہا کو آسانی ہو رہی تھی۔زونی بھی کچھ خاص اٹیلین نہی سمجھتی تھی۔۔۔مگر یہاں کہ بسٹ

www.novelsclubb.com

ہوسپٹل کا جاب آفر وہ ٹھکرا نہی سکتی تھی۔۔۔

دو سال سے وہ یہاں تھی۔۔۔

"اپی۔۔۔ مما۔۔ بابا ہمیں مس کرتے ہیں"

ماہا نے ایک بار پھر ٹاپک چھیڑا

زونی نے اپنی توجہ اس پہ سے ہٹائی۔۔۔

"یاد ہے۔۔۔جب ہم کالام گئے تھے بچپن میں؟ وہاں ہم ٹھنڈ میں ائس کریم کی ضد کر رہی تھی۔۔۔اور بابا۔۔ہاہاہاہا۔۔۔وہ لے بھی آئے تھے۔۔۔۔ہاہاہا"

ماہا ہنس رہی تھی کھل کہ

"مجھے یاد ہے۔۔۔اس کہ بعد تم بیمار ہو گئی تھی۔۔۔اور پھر جو ہوا۔۔۔۔۔۔"

زونی کی آنکھیں ڈبڈبائی تھی۔۔۔

"اپی۔۔۔ کیا ایسا نہی ہو سکتا ہم اچھے پل یاد رکھیں۔؟ کیا ایسا نہی ممکن کبھی مما اور بابا کو ہم مل لیا کریں"؟

www.novelsclubb.com

ماہا کی بات پہ اس نے شیک سائڈ پہ کیا تھا

"ہم ان کو ملیں گے۔۔۔ مگر ہم ان کو ایک ساتھ نہی دیکھ سکتی۔۔ کیا یہ اذیت ناک نہی؟ مما کسی اور کی بیوی کہ روپ میں بابا کو کسی اور کہ شوہر کہ روپ میں دیکھنا۔۔۔ کیا یہ آسان ہو گا؟ ان اجنبی لوگوں کی نظریں۔۔۔ میں نہی سہ پاوں گی"

ماہا کہ پاس اب کوئی جواز نا تھا اسکو قائل کرنے کا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ پچھلے کچھ دن جو وہاں گزار کہ آئی تھی بہت کچھ محسوس کر کہ آئی تھی۔۔۔ مگر وہ بہت جلد سب بھول جانے والوں میں سے تھی۔۔ زونی مختلف تھی اسے کانٹا چب جاتا تو برسوں وہ اس کانٹے کی ٹھیس محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

وہ خوشیوں کو اس انداز سے سیلیبریٹ نہی کرتی جیسے ماہا۔۔ وہ دوں ون مختلف تھی ۔۔۔یکسر۔۔

ائس کریم شک کہ بعد وہ لوگ گھر کو نکلی تھی۔۔۔

****

******؟**********

میوزک کی تھاپ پہ رقص جاری تھا۔۔۔یہ میلان کا ایک بہت مصروف بار تھا جہاں شام سے ہی میوزک اون ہو جاتا سکول کالج آفس سے فارغ ہونے کہ بعد دن بھر کی تھکن اتارنے کی لیے سب وہاں کا رخ کرتے۔۔۔

وہ تیسرا پیگ لگا رہا تھا۔۔۔اور وہاں موسیقی پہ تھرکتے وجود دیکھ رہا تھا۔۔۔لڑکیاں آدھی ننگی۔۔۔جن کہ وجود پہ مردوں کہ رینگتے ہاتھ۔۔۔اسے عجیب کراہت محسوس ہوئی

www.novelsclubb.com

گورے اور متناسب جسم یہ لوگ یقینا اپنے فگر کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔ایک سے ایک اسٹائلش انداز کہ کپڑے پہنے خوبصورت میک اپ جدید تراش خراش کہ بال۔۔۔مرد وزن سب کہ سب خوش لباس

وہ اکثر آتا وہاں۔۔۔بلکہ یورپ میں جدھر بھی رہا وہ بار ضرور جاتا تھا۔۔۔اسے سمجھ

نہی آتی تھی کیوں؟ پینے کہ لیے وہ اپنے اپارٹمنٹ میں بھی لے جا سکتا تھا سامان مگر۔۔۔وہ وہاں کا رخ کرتا۔۔۔اسے کبھی کوئی چہرہ قابل قبول بھی نا لگا۔۔۔اچھا لگنا یا بہت پیارا لگنا بہت دور۔۔۔اسے گھن آتی ان آدھی ننگی عورتوں سے جو ہر مرد کہ آگے بچھ رہی ہوتی۔۔۔اتنے سال وہاں گزار لینے کہ باوجود بھی اس نے کبھی کوئی گرل فرینڈ نہی بنائی تھی۔۔۔یقینا یہ ایک تعجب کی بات ہے مگر وہ ایسا ہی تھا

۔۔۔

اسکا سر اب گھوم رہا تھا۔۔۔

اسے نشے میں دھت ہر بار اپنا گاوں یاد اتا۔۔۔اماں یاد آتی ابا جی یاد آتے۔۔۔

لوگ پی کہ بہکنے لگتے اور وہ پی کہ یادوں میں ڈوب جاتا۔۔۔وہ ہر بار پینے سے ڈرتا اور ہر بار وہ پی جاتا۔۔۔جانے اسکو وہ سب یاد کرنا اچھا لگتا تھا۔۔۔یا اسے پینے کی عادت تھی یہ وہ کبھی نا سمجھا۔۔

وہ وہاں سے نکل آیا۔۔باہر کا موسم کافی اچھا تھا ٹھنڈی ہوا شاید بارش ابھی ابھی تھمی

تھی۔۔۔اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔وہ جا کہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

"پتر۔۔۔ تیری ماں سے محبت کی تھی پر جانے۔۔۔جانے کس گناہ کی سزا دے رہی ہے وہ مجھے"

اس کہ کانوں میں ابا کہ جملے گونج رہے تھے۔۔۔۔

"اماں۔۔۔اپ ابا کو وقت کیوں نہی دیتی؟ وہ آپ سے توجہ چاہتے ہیں۔۔۔اپ کا ساتھ چاہتے ہیں۔۔۔اپ بے اعتنائی کیوں برت رہی ہیں۔۔؟

منظر دھندلانے لگے تھے وہ ماضی کی جھرکوں میں پہنچ چکا تھا۔۔۔

اماں کہ پاس بیٹھا۔۔۔وہ انکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔بے پناہ حسین عورت اسے لگتا تھا اسے اپنی ماں سے بڑھ کر آج تک کوئی خوبصورت عورت نہی دیکھی۔۔۔اور ایسا تھا بھی اس نے آج تک اتنا خوبصورت کسی کو محسوس نہی کیا تھا۔۔

ان کی لمبی بڑی سیاہ آنکھیں۔۔۔مڑی کوئی سیاہ گھنی پلکیں۔۔۔سفید رنگت۔۔وہ دھیمے سے مسکرائی تھی۔۔۔"افففف ابا کیسے نافدا ہوں اس حسن پہ؟اس مسکراہٹ

پہ؟"

اس نے کئی بار سوچا۔۔۔

"اماں۔۔۔بتائیں نا۔۔۔اپ happy couple کیوں نہی ہیں دونوں؟ جانتی ہیں اپک ی جوڑی چاند سورج کی جوڑی ہے۔۔۔اماں اپ ان کہ ساتھ چلیں تو یقین کریں راہ چلتی عورتیں حسد سے مر جائیں"

آخری جملہ اس نے سرگوشی میں کہا تھا۔۔

وہ اس کی بال اس کہ کانوں کی پیچھے کر کہ پھر سے مسکرائی۔۔

"تمھارے بابا سے محبت کی ہے میں نے تیمور۔۔۔اتنی محبت کہ۔۔اتنی شدید کہ سب کھو دیا۔۔ایک محبت کو پانے کہ لیے۔۔۔محبت پالی۔۔"

وہ نہی سمجھا تھا وہ اتنا کوئی نا سمجھ بھی نا تھا فرسٹ ائیر میں تھا۔۔۔

پھر بھی وہ محبت کا فلسفہ نہی سمجھا تھا۔۔اسے اسے محبت سے نفرت ہو رہی تھی جو ان کو قریب لانے کی بجائے دور لے گئی تھی۔۔۔

۔۔۔پچھلی گاڑی زور سے ہارن بجا رہی تھی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے حال میں واپس آیا تھا اسکی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی۔۔۔اس نے گاڑی سائیڈ پہ کی اسکی سپیڈ اب تیز ہو رہی تھی۔۔۔

****

وہ آج یونہی باہر نکل آئی تھی سٹی سنٹر گھومنے۔۔۔اٹلی وہ زونی کہ ساتھ شفٹ ہوئی تھی پہلے امریکہ میں وہ دونوں رہی۔۔۔ماہا زیادہ تر پاکستان ہوتی تھی پڑھائی کی وجہ سے اور زونی مریکہ پڑھائی کہ لیے مگر ماہا کا اصل گھر وہیں تھا جہاں زونی ہوتی ۔۔۔وہ اس کہ لیے ماں تھی اور باپ بھی بہن بھی بھائی بھی۔۔۔وہ اسکی سب کچھ تھی۔۔۔

اٹلی اسے امریکہ سے زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔خاص کر کو مولیک۔۔ مگر آج وہ میلان میں سٹی سنٹر گھومنے آئی تھی جو ٹورسٹ کہ لیے خاص اہمیت رکھتا تھا۔۔۔بہترین آرکیٹکچر اٹلی کو دوسرے ملکوں سے ممتاز کرتا ہے۔۔۔

وہ گھوم پھر کہ ایک شاپ پہ رکی جہاں بہت خوبصورت کی چیز پہ اسکی نظر پڑی ۔۔اتنے خوبصورت کہ بندہ رک کہ دیکھے بنا آگے نہی بڑھ پا رہا تھا۔۔۔مختلف انداز میں دنیا کی بہترین بلڈنگز یا بہترین اور نامور چیزوں کو سیپوں سے بنایا گیا تھا۔۔ آئفل ٹاور، وائٹ ھاوس، دیوار چین، اور بہت کچھ۔۔۔سب کا سب سفید سیپیوں سے بنا ہوا تھا نہایت شاندار۔۔۔

"it's hand made"

کوئی اس کہ قریب اکہ بولا تھا وہ نا جانے کتنی دیر سے تاج محل کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔وہ کی چین اسے باقی سب سے زیادہ اچھا لگا۔۔

"its mesmerising... i am just speechless"

وہ سرگوشی نما آواز میں بولی

".....how much"

اس نے نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا۔۔اسکا جملہ ادھورا رہ گیا۔۔وہ آج پھر اچانک اس

کہ سامنے تھا یہ اتفاق تھا؟اتفاق ہی ہو سکتا ہے

وہ پے منٹ کر رہا تھا۔۔۔

"یہ اتنا خوبصورت نہی تھا۔۔۔مگر تمھارے ہاتھون میں آ کہ حسین ہو گیا"

وہ اسے کہہ رہا تھا۔۔ماہا نے اس کہ ساتھ چلتے چلتے اپنے بیگ سے 25 یورو نکالے

۔۔۔کی چین کی قیمت۔۔وہ اسکی طرف بڑھا کہ اسے دیکھنے لگی۔۔

"واٹ؟"

وہ حیران ہوا

"اسکی قیمت"

"ہاہاہاہا۔۔۔کوئی بات نہی۔۔۔میں نہی لونگا"

وہ ہنس کہ بولا

"دیکھو۔۔۔نا میں اتنی غریب اور نا تم پرنس ہیری۔۔۔"

وہ رک گئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ بھی رک کہ اسے دیکھنے لگا

"خوداری۔۔۔۔واہ ایمپریسیو"

وہ اس کہ ہاتھ سے یورو لے کہ بولا

"تمہیں وہ پسند ہے"؟

وہ اب واک کر رہے تھے۔۔۔

"تھا"

تیمور نے اسے نظر بھر کہ دیکھا۔۔۔وہی کرلی بال وہی شاہانہ انداز۔۔۔

وہی مغرور ناک

www.novelsclubb.com

"اب کیوں نہی"؟

اسے وہ دلچسپ لگی

"اب اسکی شادی ہو گئی ہے"

وہ کی چین کو انگلی میں گھوم رہی تھی

"ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہ۔۔۔۔۔یار۔۔۔کمال"

وہ قہقہہ لگا کہ ہنسا۔۔۔ماہا نے بھویں اچکا کہ اسے دیکھا

"یار وہ تقریبا دنیا کی آدھی سے زیادہ لڑکیوں کا کرش رہا ہو گا۔۔ مگر سب ابھی بھی اسکو پسند کرتی ہون گی"

"ہاں۔۔۔اگر میں بھی سب کی طرح پسند کرو نگی تو میں الگ کیسے ہو گی"؟

وہ اسے نہی دیکھ رہی تھی سٹی سنٹر کہ سحر میں مبتلا تھی

"اپنی پہچان بنانے کا شوق ہے"؟

وہ پوچھ رہا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"تم کیا کر رہے تھے ادھر؟ تمھارا کوئی گھر نہی؟ بس ادھر ادھر کہیں بھی ٹکرا جاتے ہو"

وہ تاسف سے اسے دیکھنے لگا

"تمہیں چاہیے میرا شکریہ ادا کرو۔۔۔تم کیسی عجیب ہو۔۔۔ذرہ احساس نہی کتنی

ہیلپ کی میں نے تمھاری"

وہ ناراض ہوا

"اب جب جب ملو گے جتاو گے کیا"؟

وہ چپ ہو گیا

"بس یار۔۔۔کتنا چلو گی میں تھک گیا۔۔"

وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی

"نے چلو۔۔۔"

"بڑا نخرہ ہے تم میں۔۔۔کب کھلاو گی پلاو"؟

"جب مجھے میرے گھر کہ آس پاس ملے"

وہ اسکی بات پہ لب بھینچ گیا

"اب تمھارے گھر کہ چکر کاٹوں"؟

"نہی تو مہمان بن کہ اجاو"

www.novelsclubb.com

اس نے راہد یکھائی

"اوہ۔۔۔ کبھی بھی"؟

وہ پوچھ رہا تھا

"نہی۔۔۔منڈے ٹو فرائڈے شام میں کسی وقت"

وہ سر ہلانے لگا۔۔۔وہ پھر سے تاج محل میں کھو گئی اسے بہت اچھا لگا تھا یا کیا بات تھی وہ پوچھ نا سکا۔۔۔ مگر وہ اس سے نظریں نہی ہٹا پا رہی تھی۔۔

****

****

www.novelsclubb.com

اگست 1990

دن بدن حبس بڑھتی جا رہی تھی اور وہ اماں سجو کہ گھر کہ پھیرے دن میں دو سے تین بار مارتا۔۔۔اس آس پہ کہ وہ نظر آئے گی پتی دوپہروں میں بھی وہ اپنے آپ کو روک نا پاتا اس کہ قدم بے اختیار اماں سجو کہ گھر کی طرف اٹھتے تھے وہ دل کہ

ہاتھوں مجبور ہو جاتا۔۔ایک ٹرانس میں وہ وہاں جاتا جیسے کوئی غیر مرائی قوت ہو جو اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔

"رضا۔۔۔اوو۔۔۔رضا"

اس نے اواز کی سمت دیکھا وہ اسکا دوست تھا ساجد وہ اسے دیکھ کہ رکا۔۔۔

"کدھر جا رہا ہے یار"

وہ اپنی تیز سانسوں کو قابو میں لا رہا تھا

"کہیں نہی"

وہ بوکھلایا۔۔

"اچھا۔۔چل آادھر بیٹھ کہ بات کرتے ہیں"

وہ اپنے کرتے کو گردن سے پیچھے کرتے درخت کی چھاوں کی طرف اشارہ کرتے بولا

وہ اس کہ ساتھ چل پڑا

www.novelsclubb.com

"کیا سوچا پھر۔۔۔میں تو ابا جی کو بتا چکا میرا ایڈمیشن شہر میں کروائیں تو ہی پڑھوں گا ورنہ نہی۔۔تو بتا تیرا کیا ارادہ ہے"

وہ اس کہ ساتھ پکڈنڈی پہ بیٹھ گیا تھا۔۔

"آخر کو تو اول ایا۔۔۔تیرے ابا تو بہت خوش ہیں تیری ہر بات مانے گے"

رضا ایک گھاس کا تنکا اٹھا کر اسے توڑنے لگا۔۔

"مجھے لگتا ہے اب میں پڑھ نہی پاوں گا۔۔۔پڑھ بھی لیا۔۔۔اب اول نہی آ پاونگا۔۔۔مشکل ہے۔۔۔کسی حد تک ناممکن"

ساجد نے اسے غور سے دیکھا جو دن رات محنت کرتا تھا پاس ہونے کہ لیے اول آنے کہ لیے

"اب کیا ہو گیا یار؟"

"دل کہیں اور الجھ گیا ہے۔۔۔ایک ہی نظر میں ایک ہی وار میں ڈھے گیا ہے۔۔"

ساجد کرنٹ کھا کہ سیدھا ہوا تھا

"تجھے پیار تو نہی ہو گیا"؟

رضا نے اپنی سیاہ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور دوبارہ تنکے توڑنے لگا

"کون ہے وہ"؟

"نہی جانتا"

"کہاں ملی"؟

"ملی کب؟ میں نے تو اسے بس دیکھا ہے ایک نظر اس نے شاید دیکھا بھی نہی

۔۔۔پر میں اس پر سے نظریں نہی ہٹا پایا تھا۔۔۔ابھی بھی نہی ہٹا پا رہا۔۔۔وہ دل کہ

آر پار ہو گئی ہے یار۔۔۔ایک پل میں ہی کیا محبت ایسے ہی ہو جاتی ہے"؟

رضا کی آنکھوں میں بے تابی تھی

"کہاں دیکھا"؟

"اماں سجو کہ گھر۔۔۔روشنی نام ہے اسکا"

"ارے۔۔۔وہ"

ساجد کھی کھی کرنے لگا

"ہے تو رج کہ سوہنی۔۔۔پر یار وہ اپنے گاوں کی نہی ہے۔۔وہ ملک رحیم کی بیٹی ہے ۔۔اماں سجو کی پوتی ہے نازاراسکی دوست۔۔۔"

ساجد اس کہ بارے میں ساری معلومات رکھتا تھا

"نویں میں ہے۔۔اب پاس ہو کہ دسویں میں گئی ہو گی۔۔پر یار۔۔۔تو پڑھائی نا چھوڑ"

وہ اس سے التجا کر رہا تھا

"اس سے مل لے پر ماں باپ کو بھی دیکھ"

رضا کو لگا وہ رو دے گا

"ہمت نہی کہ مل سکوں۔۔بس دیکھنا چاہتا ہوں اسے"

"لے۔۔۔کوئی بات ہی نہی دو دن بعد امام بری کا میلا ہے۔۔۔اے گی نا"

www.novelsclubb.com

وہ ساجد کو بتا نہی پا رہا تھا دو دن اس کہ لیے بہت زیادہ ہیں پر اسے صبر کرنا تھا۔۔۔ہر حال میں

****

****

"میں تنگ اچکا ہوں تمھاری چخ چخ سے"

وہ مرد کافی زور سے پلیٹ پٹخ کہ چلایا

"میں کونسا خوش ہوں؟ایک دن سکون کا نہی دیکھا تمھارے ساتھ"

عورت اس سے زیادہ تیز آواز میں چلائی

وہ دنوں بچیاں سہم کہ کونے میں کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

بڑی بچی نے چھوٹی بچی کو سینے سے لگایا ہوا تھا۔۔

"اگر بچیاں نا ہوتی ابھی تمہیں فارغ کر دیتا"

عورت دو قدم آگے بڑھ کہ اس کہ سامنے تن کی کھڑی ہو گئی تھی

"میرا ابھی یہی کہنا ہے۔۔۔ورنہ تم جیسا آناپرست آدمی میرے قابل نہی"

مرد کا بس نہی چل رہا تھا وہ اس عورت ک گلا دبا دے

وہ دانت پیس رہا تھا

"تم جیسی عورتیں گھر بساتی بھی نہی۔۔۔جاو۔۔۔جا کہ سوشل گیدرنگز کرو جو تم جیسیوں کہ کام ہیں"

وہ تنز کر رہا تھا

"اور تم بھی جاو۔۔۔کسی آوارہ عورت کہ پیچھے جو تم جسیوں کہ کام ہیں"

مرد نے غصے میں ڈائنگ ٹیبل پہ موجود تمام برتنوں کو ایک جھٹکے سے ہاتھ مار کہ گرایا تھا۔۔چھوٹی بچی سہم کہ رونے لگی۔۔۔

"آپی۔۔۔۔"

ماہا نے لائٹ آن کی وہ بیڈ پہ سیدھی لیٹی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ چکی تھی۔

"اپ کی کال ارہی ہے"

زونی نے فوراً اٹھ کہ موبائل دیکھا۔۔۔ماضی میں کس قدر کھو گئی تھی کہ اسے حال کی خبر تک نہی تھی۔۔۔

سکرین پہ ڈاکٹر کیف زاہد کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

اس نے کال بند کر دی۔۔۔

اٹھ کہ بیٹھ گئی اپنے بال درست کیے۔۔۔

ماہا نے پانی اسکی طرف بڑھایا وہ جانتی تھی اسے موبائل کا ہوش کیوں نہی تھا

۔۔جاگتے ہوئے بھی

"آپی۔۔۔کال کیوں پک نہی کی"؟

www.novelsclubb.com

زونی نے پانی کا آخری گھونٹ بھر کہ اسے دیکھا

"یہ ٹائم غیر ضروری کالز پک کرنے کا نہی۔۔"

وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔۔

"ضروری نہی ہوتا۔۔۔ہمارا ماضی ہمارے مستقبل میں فرق نہ ہو۔۔دونوں ایک

جیسے نہی ہوتے"

ماہا کچھ کہنا چاہتی تھی جو وہ باخوبی سمجھ رہی تھی

"ڈاکٹر کیف بہت اچھے۔۔۔"

"تم آج سارا دن کدھر تھی"؟

اسکی بات کاٹ کر زونی نے پوچھا

"آج سٹی سنٹر گھوم کہ ائی۔۔۔واہ اپی واہ۔۔یہ اٹیلین آرکیٹکٹ کیا غضب کا دماغ رکھتے ہیں۔۔۔قسم سے ہم پاکستانی تو مر مٹتے ہیں"

ماہا بہت ایمپریس لگ رہی تھی

"ہاں۔۔۔دماغ تو ہے۔۔۔"

"کسی دن کو موچلتے ہیں نا"

وہ فورا بولی

"تمھارا دل نہی بھرتا ایک ہی جھیل کو سو بار دیکھنے سے"؟

www.novelsclubb.com

زونی نے ناک چڑھائی

"ارے۔۔۔عاشق کا محبوب سے دل بھر جائے۔۔۔ایسی عاشقی بھاڑ میں جائے"

"ہاہاہاہاہ۔۔۔ کہیں وہ چوہدری بھی تو۔۔۔۔"

زونی کہتے کہتے چپ ہو گئی

"....not yet... but"

?"but"

"کچھ نہی۔۔۔ہم کب جا رہے ہیں"؟

زونی نے اسے گھورا

"لائٹس آف کرو۔۔۔مجھے صبح اٹھنا ہے"

وہ تکیہ منہ پہ رکھ کہ لیٹ گئی

"یار۔۔۔۔"

ماہا نے منہ بنایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جاو"

اس نے پھر کہاماہالائٹس آف کر کہ باہر اگئی

****

اگست1990

"کیاسوچاپھر رضا۔۔۔آگے کاسب بچے ایڈمیشن کی تیاری کر رہے ہیں۔۔۔تم کیوں خاموش بیٹھے ہو"؟

کرم دادنے کھانا کھاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

نوالااس کہ حلق میں اٹک گیا۔۔

کرم داد سمیت اس کی ماں اسکی بہن اور بھائی بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اپ کو جو بہتر لگے"

وہ بامشکل بولا

www.novelsclubb.com

"بیٹا۔۔۔میں ان پڑھ سا بندہ ہوں تو ماشااللہ پڑھ لکھ رہا ہے تجھے بہتر سمجھ ہے۔۔۔

جو کالج چننا ہے چن لے۔۔۔"۔

وہ انکو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا

میں کہاں سمجھ سکتا ہوں کچھ ابا

مجھے لگتا ہے میں ساری سمجھ کھو بیٹھا ہوں۔۔۔میں خالی ذہن ہوں ابا جی۔۔۔بس

دل بھر گیا ہے کسی کی ایک جھلک سے کسی کی ایک مسکراہٹ سے بس وہی ہے

میرے چار سو۔۔۔میرے اندر باہر۔۔میں لٹ گیا اس کی ایک نظر سے بس ایک

نظر

www.novelsclubb.com

"رضا۔۔۔ابا جی کچھ پوچھ رہے ہیں"

اسے بھائی نے جھنجھوڑا اس نے پہلو بدلہ سوچوں سے باہر نکلا۔۔

"لاہور میں کروادیں ابا جی۔۔۔اسی بڑے کالج میں"

انہوں نے سر ہلایا۔۔۔

اماں اسے غور سے دیکھ رہی تھی

"تو کھا نہی رہا رضا"

اماں کہ لہجے میں فکر نمایاں تھی

"نہی اماں۔۔۔ کھا رہا ہوں بس وہ آج ساجد نے

دن کو لسی بہت پلادی تھی۔۔۔ بھوک کم ہے ابھی"

وہ ماں تھی بچے کا چہرہ انکو کچھ اور کہانی سنا رہا تھا۔۔۔

باقی سب انہاک سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

صبح صبح اسکی آنکھ کھلی تو ڈور بیل بج رہی تھی جانے کب سے بج رہی تھی۔۔ وہ ہڑبڑا

کہ اٹھی ننگے پاوں باہر بھاگی۔۔۔

باہر کوریئر والا تھا اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

پھول اور چھوٹا سا گفٹ اسے تجسس ہوا اسے کون بھیج سکتا تھا۔۔۔

بکے کہ اوپر لکھا تھا۔۔

"call me if you like the flowers"

نیچے نمبر لکھا تھا۔۔

وہ اندر آئی ڈور لاک کیا۔۔۔

اور گفٹ کھولا۔۔

اندر چاکلیٹس تھی اسکی فیورٹ۔۔وہ مزید الجھی۔دئے ہوئے نمبر پہ فورا کال ملائی۔

۔پہلی بیل پہ کال رسیو ہو گئی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سفید پھولوں پہ ہاتھ گھوما رہی تھی

"ماہازمان۔۔۔سالگرہ مبارک"

آواز جانی پہچانی تھی۔۔۔

"کون"؟

دوسری طرف قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"بھول گئی؟ چلو پلاو ریڈی کرو میں شام میں اونگا۔۔۔"

ماہا کہ لب ایک دم مسکرائے تھے

"تو پلاو کھانے کہ لیے گفٹس بھیجے"؟

"ہاہاہاہاہا۔۔تو کیا تمھاری گلی کہ چکر کاٹوں"؟

وہ قہقہہ لگا کہ اسی کہ انداز میں میں بولا تھا

"well...i'll wait"

اسے خود خبر نہی تھی وہ مسکرا کیوں رہی تھی

"پھر اتا ہوں شام 8 بجے"

"sure"

اس نے فون رکھ دیا ایک بار پھر ان سفید پھولوں کو دیکھا۔۔

****

"زونیناں زمان۔۔۔۔"

وہ ہوسپٹل کہ کوریڈور میں چل رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز آئی وہ ایک دم رک کہ پلٹی۔۔۔وہی تھا جس سے وہ ہر پل ہر لمحہ بھاگتی تھی وہ اسی کی طرف ارہا تھا ۔۔۔زونی نے اپنے ہاتھ پہ بندھی گھڑی پہ نظر گھمائی 4 بج کر 20 منٹ ہو رہے تھے۔۔۔۔اسکا اوف ہوئے آدھا گھنٹا ہونے ولا تھا

"کیا ہم کہیں بیٹھ کہ بات کر سکتے ہیں"؟

وہ اونچا لمبا گھنی موچھوں داڑھی والا شخص قیمتی لباس پہنے قیمتی پرفیوم لگائے بلکل اس کہ سامنے کھڑا تھا زونی اسکی مخمور آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔۔

"ایکچولی۔۔۔۔"

"بس تھوڑی دیر۔۔۔"

اس سے پہلے وہ انکار کرتی بہانا بناتی اس نے اسکی بات کاٹی

وہ بے بسی سے کب کچلنے لگی آخر کب تک وہ اسے ٹال سکتی تھی۔۔۔چار سال سے وہ

اس کہ پیچھے خوار ہو رہا تھا اور کتنا خوار کرتی وہ۔۔۔

وہ آگے چل پڑی وہ بھی اس کہ ہم قدم ہوا۔

وہ دونوں چلتے چلتے ہوسپٹل کہ باہر موجود ایک کافی شاپ میں بیٹھ گئے۔۔۔

زونی چپ تھی گہری سنجیدہ خاموشی لیے۔۔اسکا وجود چٹان جیسا مظبوط نظر اتا تھا۔۔

"تم مجھے اگنور کرتی ہو۔۔۔میرا فون نہی اٹھاتی۔۔کوئی ایسی جگہ بتادو جہاں میں تم سے مل سکوں۔۔۔خود سے چھپ کر مجھ سے مل لیا کرو"

اسکا لہجہ منت بھرا تھا۔۔۔ایک پل کو زونی نے اسے نظر بھر کہ دیکھا اسکی آنکھیں کچھ کہہ رہی تھی اداس تھی تنہا تھی۔۔

زونی اپنے ہاتھ پہ موجود گھڑی کو گھمانے لگی اسکی ہمت نہی تھی مزید ان آنکھوں میں دیکھنے کی

"تم محبت سے بھاگتی کیوں ہو"؟

زونی نے ارد گرد نظر دوڑائی

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر کیف زاہد۔۔۔میں کسی چیز سے نہی بھاگتی۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں بولی

"تم مجھ سے بھاگتی ہو زونی۔۔میری محبت سے بھاگتی ہو مگر میں تمہیں بھاگنے نہی دونگا تمہیں میری محبت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ دیکھنا ہو گا"

"کوئی زبردستی ہے کیا"؟

وہ ہولے سے چلائی

"ہاں۔۔کیونکہ تم اپنے ساتھ غلط کر رہی ہو۔۔مجھے نہی پتا ایسا کیوں کرتی ہو مگر تم غلط ہو۔۔مجھ پہ بھروسہ کر کہ دیکھو۔۔۔بس ایک بار۔۔۔دھوکے باز نکلا تو خدا کی قسم۔۔۔سر عام پھانسی دے دینا۔۔۔"

وہ مظبوط لہجے مین بول رہا تھا ہر ممکن کوشش کر رہا تھا اسے منانے کی جو ماننے کو تیار ہی نا تھی۔جانے کیا ڈر کیا خوف تھا اسے۔۔

"مجھے شادی نہی کرنی تو محبت کر کہ اپنا اور تمھارا وقت نہی برباد کرنا چاہتی"

وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔خوبصورت آنکھیں گندمی رنگت سیدھے سلکی بال ۔۔۔نہایت دلکش سراپہ۔۔کمی تو کہیں نہی تھی تو۔۔۔بظاہر کہیں نہی مگر کچھ تھا جو اس کہ دماغ میں تھا جو وہ دور کرنا چاہتا تھا۔۔

"میری طرف ایک قدم بڑھا کہ دیکھو۔۔۔شاید تمہیں اپنا فیصلہ غلط لگنے لگے"

وہ ہار ماننے کو تیار نا تھا۔۔۔

"تم میرے پیچھے اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔۔۔پلیز موو آن"

"ہمم۔۔۔اچھا مشورہ ہے۔۔۔ترکیب بھی ہو گی کوئی؟"

وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر تنزیہ بولا

وہ سر جھٹکنے لگی۔۔

"مجھے جانا ہے"

وہ اٹھی

"میں پیچھے نہی ہٹ سکتا۔۔۔کچھ بھی میرے بس میں نہی"

www.novelsclubb.com

وہ ختمی لہجے میں بولا وہ بے بسی سے اسے دیکھ کہ وہاں سے نکل گی۔۔۔

****

اگست1990

بیساکھی کا میلہ خوب سجا ہوا تھا گاوں کا ہر بڑا چھوٹا مزار پہ میلے میں شریک تھا۔۔۔

رضا آج سفید کاٹن کا کلف لگا سوٹ پہن کر بالوں کو سلیقے سے سیٹ کر کہ براون کھیڑی کہ ساتھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اپنے آپ پہ تنقیدی نظر ڈال کر وہ باہر نکلنے لگا جب بہن نے دبی دبی مسکان کہ ساتھ اسے دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا"؟

وہ سوالیہ نظروں سے اسے گھورا

"نہی۔۔۔کتابیں چاٹنے والے کو کبھی یوں سجتے سنورتے نہی دیکھا۔۔۔اب دیکھا تو لگا دلہا بن کہ کہیں جا رہے ہو"

اسکی بات پہ وہ جھینپ گیا

"آج اتنی تیاری کیوں؟اپ تو کبھی عید پہ بھی تیار نہی ہوئے"؟

وہ آگے بڑھی دروازے سے نکلنا کا اسکا راستہ بند ہو چکا تھا

اس کہ پسینے چھوٹنے لگے اسے لگا آج وہ بچ نہی پائے گا۔۔۔سب عیاں ہو جائے گا

۔۔

"بس۔۔۔دل کیا"

وہ لاچار بولا

وہ ہاتھ پہ ہاتھ مار کہ ہنسی

"اماں کو شک ہے بھائی اور مجھے یقین اور اب پختہ یقین"

"کیسا یقین"؟

وہ مزید گھبرایا

"اپ کا دل اب کچھ کچھ کہنے لگا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھا اس نے ہاتھ چوکھٹ پہ رکھ کہ اسے روکا

"شہلا"

اس کہ لہجے میں بے بسی تھی منت تھی۔۔

"چلو جانے دیا"

وہ شان بے نیازی سے بولی

"مگر۔۔۔۔شکر پارے لانے مت بھولیے گا"

وہ نکل گیا اس نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔وہ اپنے بال درست کرتا گیٹ سے باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

****

"افففف۔۔۔خوشبو بتا رہی ہے تمھارے ہاتھ میں لذت ہے۔۔۔واہ"

وہ ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

"no doubt"

وہ فخر سے بولی

چکن پلاو رائتہ شامی کباب کہ ساتھ ٹیبل سجا ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں بیٹھ گئے۔۔

وہ چاول ڈال رہا تھا ساتھ ہی ایک چمچ منہ میں ڈالے۔۔۔اسے بے یقینی سے دیکھا

ماہا نے اسے استفہامیہ انداز میں دیکھ

"unbelievable and unbeatable for sure"

وہ آنکھیں بند کر کہ جھوم کہ کہہ رہا تھا

وہ دل سے مسکرائی

"کہاں سے سیکھا"؟

اس نے پوچھا

"بس کبھی کس سے پوچھا کبھی کس سے اور زیادہ تر پکا پکا کہ سیکھ گئی۔۔"

وہ بھی ایک چمچ لے کہ بولی وہ اب مزے سے کھا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اب تمہیں بیسٹ پزا کھلانا تو لازمی ہے"

وہ منہ بھر کہ چباتے بولا

"ویسے۔۔۔ہم نے کبھی بھی برتھ ڈیز سیلیبریٹ نہی کی۔۔۔جب سے بڑی ہوئ ۔۔۔بلکہ ہم ہیں یاد تک نہی ہوتی۔۔۔بہت عرصے بعد کسی نے وش کیا وہ بھی اس انداز میں"

وہ اداس نہی تھی مگر اسکا لہجہ اداس لگ رہا تھا

"چلو۔۔۔اب میں ہر سال تمہیں وش کرونگا"

وہ انہماک سے کھاتے ہوئے بولا وہ کھاتے کھاتے رک گئ

"ہر سال"؟۔

اانے دہرایا

"ہاں۔۔۔وائے ناٹ"؟

وہ ہلکے پھلکے انداز میں مسکرایا

"تم نے بتایا نہی اپنی فیملی اور اپنے بارے میں"؟

ماہا نے سوال کیا

اس نے اب کی بار ماہا کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

اس کہ سیاہ گھنگریالے بالوں میں الجھا۔۔

"تیمور چوہدری اور جو تھا سب بتایا اور کیا؟ تم تو ایسے پوچھ رہی ہو جیسے مجھ سے شادی کرنی ہے"

وہ نفی میں سر ہلا کہ بولا

ماہا اسکی سیاہ آنکھوں میں ڈوبنے لگی وہ اسے کنارے لگا رہا تھا نہایت خوبصورتی سے

"تم بتاو"؟

وہ پوچھ رہا تھا مایا کا دل چاہا وہ اپنا دل کھول کہ اس کہ سامنے رکھ دے اسے اپنا ہر دکھ ہر سکھ ہر خوشی ہر غم بتائے۔۔۔جانے کیوں؟ اسکا دل چاہا وہ اسکو وہ باتیں بتائیں

جن سے وہ خوش ہوتی ہے وہ باتیں بتائے جن سے وہ اداس ہوتی ہے۔۔۔جانے

کیوں؟ جانے کیوں اسکا دل چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ یک دم اس کی ساحر آنکھوں سے نظریں ہٹا کر بولی

"nothing to tell"

وہ کھا چکا تھا کھانا

"تم نے کباب نہی لیا"

کباب ویسے کہ ویسے پڑے تھے

"بس۔۔۔میں نہی کھاتا"

"تمھارے پیرنٹس"؟

وہ پوچھ رہا تھا اور ڈر بھی رہا تھا وہ نا پوچھ لے

"وہ ہمارے ساتھ نہی ہیں"

وہ پیلیٹ کھسکا کہ بولی

www.novelsclubb.com

"اوہ۔۔۔اناللہ وانا الیہ راجعون"

ماہا نے اسے آنکھیں پھاڑ کہ دیکھا

"وہ زندہ ہیں۔۔۔بس ہمارے ساتھ نہی ہوتے"

اس نے تسخیی کی

وہ شرمندہ ہوا

"اوہ۔۔۔آئی ایم سو سوری"

وہ سر اثبات میں ہلا کہ مسکرائی

"اٹس اوکہ"

www.novelsclubb.com

****

اسکی آنکھ رات کہ آخری پہر اچانک کھلی جیسے کسی نے اواز دی ہو وہ بے چین ہو کہ جاگا کچھ لمحے دماغ کو جگانے میں لگے پھر وہ اگلے کئی منٹ اس اواز کی کھوج میں گزرے۔۔۔کیسی اواز تھی کس کی اواز تھی۔۔۔وہ اٹھا فون اٹھا کر کال ملانے لگا

۔۔اسکو سمجھ نہی آتی تھی ایسا کیوں تھا مگر وہ جب جب بے چین ہوتا گاوں کال کرتا جیسے کوئی اسے وہاں یاد کر رہا ہو۔۔۔ جیسے وہاں سے ہی کسی نے اواز دی ہو کال جا رہی تھی مگر کوئی اٹھا نہی رہا تھا اچانک اس نے ٹائم دیکھا اور فورا کال بند کی تین بج کر پچاس منٹ ہو رہے تھے۔۔اس نے سر پہ ہاتھ مارا۔۔ بھلا اس وقت وہ کیوں کال کر رہا تھا۔۔۔

کچن میں جا کر فریج سے پانی کی بوتل نکال منہ لگا کر آدھی بوتل پی گیا پانی سے اسکی بنیان بھی گیلی ہو گئی اس نے بوتل کاونٹر پہ رکھ کہ بنیان اتاری۔۔۔اسکو کرسی پہ پھینکا لاونج کی لائٹ آن کر کہ صوفے پہ لیٹ گیا۔۔۔

اواز کس کی تھی؟اس سوچ نے اسکا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔اسے لگا اسکا سانس بند ہو رہا ہے

اس نے اپنا دھیان بٹانے کہ لیے فیس بک آن کی سکرولنگ کرتے کرتے ماہازمان کی ڈی پی پہ رک گیا۔۔

ہنستا کھلکھلاتا چہرہ سیاہ لمبے گھنگریالے بال آنکھوں میں ایک عجیب چمک ایک عجیب روشنی اسے لگا اس کی ہنسی دنیا کی خوبصورت ترین ہنسی ہے۔۔اس کہ لب دنیا کہ کی سب سے خوبصورت لب جن کو چھو کہ اتی ہنسی دنیا کو روشن کر دیتی ہے۔۔ غیر محسوس طریقے سے اس نے محسوس کیا اسکی بے چینی ختم ہو گئی ہے۔۔۔ایک سکون سا اس کہ رگ وپے میں اتر گیا ہے اس نے ایک بار پھر اسکی مسکراتی رنگین تصویر دیکھی وہ سچ مچ میں ایک حسین رنگوں سے بھرپور لڑکی تھی۔۔اس کہ لب اپ ہے اپ مسکرانے لگے

"ماہازمان"

اس نے سرگوشی کی

"کیا تم میرا سکون ہو"؟

وہ اس مسکراتی تصویر سے باتیں کر رہا تھا

وہ حیران تھا اس کو ملے ابھی دن ہی کتنے ہوئے تھے وہ ایسا کیسے محسوس کر سکتا تھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔اس نے تو کبھی کسی کہ لیے ایسا محسوس نہی کیا تھا۔۔۔پھر یہ ماہازمان کیا تھی؟

کیااس کہ رنگ اس قدر شدید تھے جو تیمور چوہدری کہ سیاہ دل پہ نقش ونگار بنا

رہے تھے۔۔۔یا تیمور چوہدری کا رنگ پھیکا تھا جو ماہازمان کہ آگے ٹک نا سکا۔۔

وہ اپنے آپ کو پاگل سمجھ رہا تھا۔۔کیا کوئی یقین کر سکتا تھا وہ آدھی رات کو اٹھ کر

اس دور میں تصویر سے باتیں کر رہا تھا؟وہ کال بھی کر سکتا تھا۔۔مگر کیوں؟اس پہر

کیوں

وہ الجھنے لگا خود سے ہی اس نے موبائل سائیڈ پہ رکھ دیا۔۔۔اور آنکھیں موندلی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب اسکو نیند نہی انی تھی ہر گز نہی

****

1990اگست

"رضا۔۔وہ ادھر ہے میں خود دیکھا"

اسکا دوست ساجد ہانپتا ہوا آیا تھا

رضا نے بالوں میں ہاتھ گھمایا اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالا مگر اب وہ کہاں سمبھلنی تھی۔۔

وہ بنا بولے ہجوم کو چیرتا وہاں تک پہنچا۔۔۔موسم ابر آلود تو تھا۔مگر حبس بھی بے حد تھی وہ پسینہ پسینہ ہو گیا

کچھ اندر کی حالت بھی ایسی تھی کہ پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔

وہ سامنے تھی بے تحاشا ہنستے ہوئے۔۔

"مہرو۔۔۔۔پکڑ"

www.novelsclubb.com

اس نے دور کھڑی مہرو کو کچھ پھینکا اس نے کمال مہارت سے کیچ کیا

وہ جھولے کہ پاس کھڑی تھی جہاں اس کہ جاننے والے کچھ بچے یا گھر کہ بچے جھولے لے رہے تھے

"اب میری باری"

اس نے جھولا روک کہ بچے کو کہا وہ فورا اتر گیا۔۔

"ارے۔۔۔روشنی۔۔یہ بچوں کہ لیے ہے ٹوٹ جائے گا"

مہرو نے اسے روکا پر وہ کہاں رکنے والی تھی

"ارے چھوڑو۔۔۔ہم بڑے کہاں جائیں؟ترستے رہیں؟کیا ہمارا دل نہی ہوتا۔۔۔کیوں بھائی"؟

اس نے ساجد کو دیکھ کہ کہا ساجد نے رضا کو دیکھا جو اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا پھر اسے ہ ان میں گردن ہلا کہ دیکھا

"بھائی۔۔۔یہ ابھی اتر جائے گی۔۔۔بس تھوڑی دیر"

مہرو نے ساجد کو کہا

"ارے ابھی کیوں؟جب تک دل نہی بھرے گا نہی اتروں گی"

وہ واضح بولی مہرو نے اسے آنکھیں نکالی پر وہ دیکھتی تب نا

"اپ پیسے زیادہ لے لیجئے گا"

مہرو نے پھر ساجد کو کہا

ساجد جیسے ہوش میں ایا ہو وہ اسے جھولے کا مالک سمجھی تھی

"اپ غلط سمجھی"

وہ منمنایا

مہرو نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

ساجد نے رضا کو کہنی ماری رضا گہرہ سانس لے کہ اسے دیکھنے لگا۔۔

روشنی مزے سے جھولے جھول رہی تھی

"ارے۔۔۔تم وہی ہو نا۔۔۔وہ اول آنے ولاے لائق بچے"

ایک دم روشنی نے جھولا روک کہ پوچھا

رضا نے اثبات میں سر ہلایا

وہ اسے پہچان رہی تھی اسے اور کیا چاہیے تھا ابھی وہ اسے بھولی نہی تھی دماغ کہ کسی گوشے میں ہی سہی وہ تھا۔۔۔اب بس دل تک پہنچا تھا

"اتنا کیسے پڑھ لیتے ہو"؟

وہ حیران تھی

"بس"

وہ ہولے سے بولا

"ارے باجی اٹھو۔۔۔یہ بچوں کہ لیے ہے اپ اپنا وزن دیکھو ٹوٹ جائے گا"

جھولے کا مالک اکہ چیخا

"کیا مطلب وزن دیکھو؟45 کلو وزن ہے میرا"

وہ بھی چیخی

www.novelsclubb.com

"خدا کا خوف کرو باجی بیس پچیس کلو کا بچہ بیٹھتا ہے ادھر 45 کلو سے ٹوٹے کا ہی نا"

"

اب وہ لفظ باجی پہ تلملا اٹھی تھی

"باجی کس کو کہہ رہے ہو بابا جی۔۔۔توبہ توبہ میں تمھاری بیٹیوں کی عمر کی ہوں"

"روشنی بس۔۔۔چلو گھر"

مہرو نے اسے روکا

"رکو۔۔۔تم"

وہ اس پہ غصہ ہوئی

"میری بڑی بیٹی 8 سال کی ہے باجی"

روشنی کو لگا باجی اسکا تکیہ کلام ہے رضا کی بھی ہنسی چھوٹ گئی روشنی نے باری باری

سب کو گھورا دانت پیس کہ اسے دیکھا

"تو اس میں میرا کیا قصور وقت پہ شادی کرتے آج پوتے پوتیوں والے ہوتے"

مہرو اس کا بازو کھینچ کہ لے کہ جا رہی تھی

رضا اور ساجد بھی ان کہ پیچھے

"جھولا تمھارا نہی تو کیوں دانت نکال کہ وہاں کھڑے تھے"

اب روشنی ساجد پہ برسی

رضا آگے بڑھا

"ہم۔۔۔"

وہ چپ ہو گیا اسکی آنکھوں میں دیکھنا اس کہ بس کی بات ہی نا تھی کانچ جیسی صاف شفاف آنکھیں اسے گمراہ کر رہی تھی بلکہ کر چکی تھی وہ سارے راستے ساری منزلیں بھول چکا تھا بس ایک راستہ تھا جو روشنی کی طرف جاتا تھا ایک منزل تھی جس پہ روشنی کھڑی تھی۔۔

"کیا ہم"؟

وہ اسکو غور سے دیکھ کہ بولی

"کچھ نہی۔۔۔ہم چلتے ہیں"

ساجد نے رضا کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا۔

وہ اس کہ ساتھ چل دیا۔۔

وہ لوگ اس میلے سے نکل رہے تھے رضا ایک ٹرانس میں اس کہ ساتھ چل رہا تھا

www.novelsclubb.com

ساجد نے باہر آنے تک اسکا ہاتھ نہی چھوڑا تھا۔۔۔

****

"کیا بات ہے اپی اپ کھانا کیوں نہی کھا رہی"؟

ماہا مسلسل دیکھ رہی تھی زونی کا دھیان کھانے پہ بلکل نہی تھا

"بھوک نہی کچھ خاص"

وہ اسے ٹال رہی تھی

"کیوں"؟

وہ ماہا تھی ٹلنے والی تھی بھی نہی

"شام میں سینڈوچ کھایا تھا"

"اپ پریشان ہیں"؟

ماہا نے ڈائریکٹ پوچھا

وہ اسے دیکھے گئی بنا جواب دیئے

www.novelsclubb.com

"اپ شئیر کر سکتی ہیں آپی۔۔۔ کہتی کیوں نہی کم از کم آپ مجھ سے اپنی فیلنگز شئیر کیا کریں مجھ پہ بھروسہ ہے نا"؟

زونی نے اسے دیکھا اسکو لگا اسکی آنکھیں چھلک جائیں گی

وہ کھانا چھوڑ کر ٹیبل پہ بازوں ٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔اپنے ہاتھون کی لکیروں کو کھوجتے وہ۔۔۔اسے گویا ہوئی

" کبھی کبھی ہم نا آگے کہ رہتے ہیں نا پیچھے کہ ہمارے دل اور دماغ کہ مابین جنگ چھڑ جاتی ہے۔۔روح دل کا ساتھ دیتی ہے اور دماغ اس کی بات سے انکاری۔۔"

ماہا نے اسے دیکھا جو آج کچھ کہنا چاہتی تھی شاید

"مگر دل کی ضد بہت عجیب ضد ہوتی ہے دماغ تھکنے لگتا ہے اس کہ آگے جھکنے لگتا ہے۔۔۔ مگر انسان دل کہ آگے نہی جھکنا چاہتا۔۔۔ماہا تم سمجھ دار ہو ایسے میں کیا کرتے ہیں"؟

وہ اس سے پوچھ رہی تھی

زونینہ زمان ماہر سر جن زندگی کا فلسفہ سمجھنے سے عاری تھی

"ہمیں دل کو ایک موقع دینا چاہیے"

ماہا نے گویا

اپنا ووٹ ڈالا

"اور اگر قسمت دل کہ فیصلے کو رد کر دے تو"؟

زونی نے اسے امید سے دیکھا

"تو ہمیں بار بار موقع دینا چاہیے۔۔زندگی دوسرا موقع ہی ہوتی ہے اپی کچھ بھی مکمل نہی ہوتا ہمیں بہت سے راستے بند ملتے ہیں تو کیا ہم اپنا سفر وہی چھوڑ دیتے ہیں ؟ نہی ہم چلتے ہیں ہم جیتے ہیں کیوں کہ ہم زندگی کو دوسرا موقع دیتے ہیں۔۔ہم انسان ہیں اپنی قسمت سے ناواقف اگر ہمیں سب پتا ہو تو ہم خوش نا ہوتے ؟

ہمارے پاس وہ سب ہوتا جو ہمیں چاہیے۔۔سب اچھا ہوتا سب ٹھیک سب خوش مگر ایسا نہی ہے"

زونی پانی کا گلاس اٹھا کہ پینے لگی

"اگر یہ گلاس اپ کہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو کیا آپ پانی پینا چھوڑ دینگی ؟ نہی اپ دوسرے گلاس میں پانی پینئے گی دوسرا موقع۔۔۔ بار بار گرے تب بھی آپ یہی کرینگی اگر اپ کو جینا ہے ورنہ نہی"

زونی ایک پل کو وہی تھم گئی بے شک ماہا کی باتیں اسے سمجھا رہی تھی مگر پھر بھی وہ اس سب پہ اعتبار نہی کرنا چاہتی تھی وہ کسی صورت اسکو ایک موقع بھی نہی دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اٹل تھی اپنی ضد پہ۔۔۔

"کیا کوئی بات ہے"؟

ماہا نے اب ذرہ اور نرمی سے کہا

"نہی"

وہ نفی میں سر ہلانے لگی ماہا کو وہ انسان نہی پتھر کا مجسمہ لگ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

****

1990اکتوبر

کالج سے ایک ہفتے دن کی چھٹیاں ہوئی تو رضا اور ساجد گاوں بھاگے پہلی بار وہ گھر سے اتنی دور رہنے پہ مجبور تھے ورنہ وہ کبھی نا رہتے اپنا گاوں اپنے گھر کا سکھ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔۔۔

وہ بس سے اترے تو مغرب ہونے کو تھی پرندوں کی آوازیں اکتوبر کی خوشگوار ہوائیں کھیتوں سے اتی مٹی کی مہک درختوں پہ چہچہاتی چڑیاں سب کچھ انکو بہت دلفریب لگ رہا تھا انکو سچ مچ اپنے گاوں کی قدر اگئی تھی۔۔وہ دونوں اپنے اپنے بیگز کندھوں پہ ڈالے کچی پکی سڑک پہ چلتے جا رہے تھے جو سیدھی رضا کہ گھر تک جاتی تھی ساجد کا گھر رضا کہ گھر سے کچھ ہی فاصلے پہ تھا۔۔۔چڑیوں کا شور مزید بڑھ رہا تھا ساجد نے چھوٹا سا ایک پتھر اٹھایا اور ایک درخت پہ مارا پتھر لہراتا ہوا ٹالی کی شاخوں سے ٹکرایا تو چڑیوں کا ایک غول شور کرتا ہوا اس درخت سے اڑا۔۔ساجد

نے ایک جاندار قہقہ لگا یا رضا بھی دل کھول کہ ہنسا یہ انکا بچپن کا معمول تھا وہ ایسے ہی چڑیوں کا چھیڑا کرتے انکو انکی چہچہاٹ بہت پسند تھی۔۔۔ہر روز وہ ایسا کرتے

"رضا۔۔۔ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہم قید سے چھوٹے ہوں"؟

ساتھ چلتے چلتے ساجد نے سوال کیا رضا جو خاموش تھا ماحول کے حسن ماحول کی رعنایوں میں کھویا ہوا تھا دھیمے سے مسکرایا۔۔

"اپنے سچ سے اپنی جڑ سے الگ ہونا قید ہی تو ہے۔۔۔ہمارا سچ یہ گاوں ہے یہ کھیت ہیں یہ پگڈنڈیاں ہیں۔۔۔وہ اونچی عمارتیں وہ تنگ گلیاں وہ بڑے پلازے۔۔۔وہ سب ہمارے لیے قید ہی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ساجد نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

"سچ کہتے ہو۔۔۔انسان اپنے سچ اپنے اصل کہ ساتھ ہی دلی سکون محسوس کرتا ہے ۔۔"

اب وہ تقریبا رضا کہ گھر تک پہنچ چکے تھے رضا دو پل کہ لیے رکا تو ساجد نے مڑ کہ

اسے سوالیا نظروں سے دیکھا۔۔۔

"یار ساجد۔۔۔مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔چاہے مل نا سکوں۔۔۔اسے دیکھنا ہے"

عجیب چاہ تھی اسکہ لہجے میں سادگی ہی سادگی محبت ہی محبت۔۔۔ایک تڑپ تھی جو خاص عاشق کہ حصے اتی ہے اپنے محبوب کو ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ ایسی میٹھی آگ جو رگوں میں خون بن کہ دوڑتی ہو مگر انسان چاہ کہ بھی اس آگ کو بجھانا نا چاہے اا آگ میں عجیب ہی لذت ہوتی ہے۔۔الگ ہی سکون ہوتا ہے جو بس عاشق ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔

"ارے ے ے ے بڑے بھائی۔۔۔۔آ گئے۔۔بڑے بھائی آ گئے"

اس سے پہلے ساجد کوئی جواب دیتا سامنے سے بھاگتے رضا کہ بہن بھائی محلے کہ دوسرے بچوں کہ ساتھ بھاگتے ہوئے انہی کی طرف ارہے تھے رضا نے مسکرا کہ انہیں دیکھا باری باری ان سے گلے ملا اسکا بھائی اٹھویں مین تھا جب کہ بہن بہت چھوٹی تھی قریب کوئی 5 سال کی۔۔

"چلتا ہوں۔۔۔کل اوں گا چاچا چاچی سے ملنے"

ساجد اس کہ کندھے پہ ہاتھ رکھ کہ ہولے سے دباو ڈال کہ بولا رضا کی سیاہ انکھوں میں پل بھر کو کچھ ابھرا تھا۔۔۔جانے وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔۔۔مگر ساجد نار کا ابھی رکنے کا وقت بھی نا تھا مغرب کی ازان ہو رہی تھی اسے بھی اب گھر ہی جانا تھا۔۔۔

رضا اپنے بہن بھائیوں کہ ساتھ سیدھا اپنے گھر گیا جہاں اسکی ماں اور اسکا باپ اس کہ انتظار میں تھے

****

رات کا کھانا کھا کہ وہ سونے کہ لیے اپنا بستر درست کر رہا تھا جب اماں دروازے سے اندر ائیں اسنے بیڈ پہ چادر رکھی تکیہ رکھا بستر درست ہو گیا تھا اور اماں کو مسکرا کہ دیکھا۔۔

"نیند ائی ہے؟"

اماں نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا وہ وہیں قالین پہ گھٹنوں کہ بل بیٹھ گیا دونوں ہاتھ

اس کہ اسکی اماں کہ ہاتھوں پہ تھے

"اوپر بیٹھ رضا"

اماں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا

"نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔نیند تو ارہی ہے پر شاید سو نا سکوں۔۔۔"

"کیوں"؟

اماں فکر مند ہوئیں

وہ ہولے سے مسکرایا

"پتا نہیں۔۔۔نیند اب ویسی نہی اتی۔۔۔"

"کیوں؟کوئی شہری لڑکی بھا گئی کیا"؟

اماں نے شرارت سے کہا

وہ ایک پل کو بلکل چپ ہو گیا مسکرا بھی نا سکا

"چل جا۔۔۔آ بھی جائے تو کیا؟تیرے چاچا جانے کتنے چکر لگا چکے ہیں۔۔۔کہتے

ہیں رخصتی نہی بس بات تو پکی کرو۔۔۔لوگوں کو پتا چلے کرم داد کا بڑا بیٹا میرا بڑا داماد ہے"

رضا نے ایک گہرا سانس لیا اور اماں کہ ہاتھ چھوڑ کہ قالین پہ سہی ہو کہ بیٹھ گیا۔۔۔ دونوں ہونٹوں کو شدت سے دباتا وہ دور کہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کہ دل پہ ایک دم ضرب لگی تھی گرہ لگی تھی پہلی گرہ۔۔۔پہلا زخم ہونے کو دل تیار نہی تھا شاید ۔۔۔

"صائقہ نے دسویں کر لی۔۔کہتے ہیں آگے پڑھا کہ کونسا اسے استانی لگوانا ہے ہم نے۔۔۔خیر سے ساجد پڑھ لکھ جایے گا۔۔۔دونوں کی ملا کہ 20 جماعتیں تو ہو ہی جائیں گی۔۔ہاہاہاہاہا"

اخر میں اماں ہنسی تھی اور رضا نے ایک بے بس نگاہ ماں پہ ڈالی تھی ایک نگاہ کہ اماں کہ سینے کہ آر پار ہو گیی وہ ایک دم چپ ہوئیں انکہ ہنستے لب ایک پل میں سمٹ گئے ۔۔۔رضا کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھی۔۔۔۔

اماں کی گود میں اسنے سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں وہ انکو کیسے کہتا وہ کسی کی ایک جھلک پہ ہی جان ہار چکا ہے اسکا کچھ بھی اب اسکا نہی رہا اسکی دھڑکنیں اب کسی اور کہ کہ نام ہو چکی ہیں۔۔وہ بے بس ہو چکا ہے چاروں شانے چت ہو چکا ہے اسنے محسوس کیا اسکی اماں کا ہاتھ اب اس کہ بالوں کو سہلا رہا تھا۔۔۔وہ خاموش تھیں نا کوئی سوال ناجواب کچھ بھی نہی وہ ایسا کچھ چاہتا بھی تو نہی تھا۔اسکی آنکھوں کا گرم سفید پانی اماں کی قمیض میں قطرہ قطرہ گر رہا تھا۔۔ہلکی ہلکی پھوہار جیسا رات گہرہ ہو رہی تھی گاوں کا سناٹا چار سو چھا چکا تھا دور وہی سناٹا اس وقت کرم داد کہ گھر میں بھی چھایا ہوا تھا اسی سیاہ رات کی طرح۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

کتنے پل خاموشی میں گزر گئے کبھی کبھی ہمیں کچھ سننے یا کہنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی بس ایک چاہ ہوتی ہے کہ کوئی ہمیں سمجھ سکے۔۔۔پرکھے نا ہمیں جج نا کرے بس ہم جیسے ہیں ویسے قبول کرے اس ایک پل کہ لیے چن لحوں کہ لیے

کوئی ہماری کیفیت پہ اپنی رائے نادے بس۔۔۔۔ایک ہاتھ ہو جو رضا کہ سر پہ اسکی ماں کا تھا ایسا مہربان ہاتھ جو ہمارے بالوں کو سہلائے ہمیں حوصلہ دے خاموشی سے چپکے سے اب وہ رو نہی رہا تھا اسنے آنکھیں کھول دی تھی اماں کی گود سے سر اٹھا کر اسنے ان کہ ہاتھ چومے۔۔

"آپ جا کہ سو جائیں"

"ہمممم"

انہوں نے نہایت مختصر جواب دیا اور اٹھ کھڑی ہوئیں جاتے جاتے ایک بار پھر انہوں نے اسکی پشت دیکھی اس کہ شانے چوڑے ہو رہے تھے اسکا قد بھی نکل چکا تھا اس کہ سیاہ سلکی خوبصورت بال اسکی گردن سے تھوڑے اوپر تک تھے جنکو وہ ہر وقت سلیقے سے سیٹ کر کہ رکھتا تھا۔۔۔وہ جوان ہو رہا تھا بلاشبہ ایک وجیہہ جوان جسکا سب کچھ اسکا تھا سوائے اس کہ اپنے دل کہ۔۔۔

****

ٹھیک دو دن بعد وہ دونوں کنویں پہ موجود تھے ساجد نے رسی اور لوٹا نیچے پھینکا راضا سامنے درختوں کی چھاوں میں بنے پتھروں سے بنائی گئی بنچ نما جگہ پہ بیٹھا ہوا تھا لوٹا بھر چکا تھا ساجد نے آگے ہو کہ اینٹوں سے بھرے تاریک کنویں میں جھانکا جہاں چھوٹے چھوٹے سے شہتوت کہ پودے اگے ہوئے تھے

"یہ کنواں کتنا گہرہ ہو گا؟"

ساجد کہ سوال پہ رضا نے اسے دیکھا

"بہت پرانہ ہے شاید سو سال پرانا۔۔مجھے نہی پتا کتنا گہرہ ہے"

ساجد اب دونوں ہاتھوں سے رسی کو کھینچ کہ پانی نکال رہا تھا

"کنواں شاید بہت گہرہ ہے مگر اسکا پانی بہت زیادہ ہے اسی لیے رسی کم نیچے جاتی ہے ۔۔۔اور لوٹا بھرا ہوا واپس آتا ہے ٹھنڈا میٹھا پانی جو زیادہ فاصلے پہ نہی"

وہ لوٹا اس کہ پاس لے آیا

"پیو گے"؟

"پیاس نہی"

رضا نے کھوئے ہوئے انداز میں جواب دیا

"تم اب عاشق بن چکے ہو۔۔۔پکے عاشق جسکا دین دھرم سب محبوب۔۔۔وہ دکھ جائے تو صبح نا دکھے تو رات۔۔۔"

"دکھی بھی کب"؟

سنے اسکی بات کاٹی

"لوٹ آو۔۔۔راستہ مشکل ہے"

"کاش۔۔۔کاش۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہاتھ بالوں میں پھنسا کہ کھڑا ہو گیا

"اب کی بار اسے دیکھا نا تو میں پیپر نہی دے پاوں گا۔۔۔مجھے ایک پل چین نہی مجھے سکون چاہیئے بس۔۔۔"

ساجد کو اسکی حالت عجیب لگی وہ سچ مچ عاشق لگ رہا تھا

"رضا ہماری اصل پڑھائی اب شروع ہوئے ہے۔۔۔دیکھ زندگی کو مشکل نا بنا پڑھ لکھ لے تو بتا۔۔اس گاؤں کون ہو گا جو میرے یار کہ رشتے کو انکار کرے۔۔۔بس کچھ بن جا پہلے"

"کیا تو سچ مچ نہی سمجھ رہا مجھے؟دیکھ غور سے دیکھ مجھے۔۔۔بھوک نہی لگتی پیاس نہی لگتی نیندائے بھی تو سو نہی پاتا آنکھیں دیکھ میری۔۔۔"

اس نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسکہ کندھوں کو جھٹکا اور زور سے بولا

"کیا تجھے کچھ نظر نہی اتا"؟

اب کی بار اسکی اواز دھیمی تھی

"تو"؟

"بس اسے دیکھ لوں۔۔آنکھوں کو ٹھنڈک ملے دل کو تازگی ملے بس اتنا ہی"

اب ساجد اسی بنچ پہ بیٹھا گہرا سانس لے کہ اسے دیکھا

"ٹھیک۔۔۔کل ہو گا کام"

www.novelsclubb.com

رضا نے ایک پل کہ لیے آنکھیں بند کی اور اس کہ ساتھ آ کہ بیٹھ گیا

اگلے دو دن کہ اندر اندر ساجد نے کسی بھی طرح کر کہ اسکی معلومات اکھٹی کی وہ

دسویں میں تھی سکول آنے جانے کہ علاوہ وہ گھر سے باہر کم ہی نکلتی تھی بس ایک

یہی طریقہ تھا کہ اس سے راستے میں ملا جائے مگر کیسے۔۔۔؟؟؟ یہ سوال مشکل تھا

رضا کسی بھی طرح اسے بدنام نہی کرانا چاہتا تھا وہ آتے جاتے اکیلی ہوتی بھی نا تھی

اپنی سہیلیوں کہ ساتھ ہوتی تو سوچ بچار کہ بعد طے یہ پایا کہ

وہ اسے راستے میں جاتے بس دیکھے گا اتنا ہی ہو سکتا تھا فلحال وہ دونوں نا تو کوئی اوباش

لونڈے تھے نا ہی کسی ایسی ویسی فیلمی سے اول تو ان کہ اندر ہمت نا تھی کسی حرکت

کی مگر کچھ کرتے بھی تو ان کہ گھر والے انکی خوب دھلائی کرتے۔۔وہ دونوں چھٹی

سے ادھا گھنٹہ پہلے سکول کی طرف جاتے راستے میں ایک بڑے سے پیپل کہ

درخت کہ نیچے بیٹھ گئے رضا کی بے چینی سوا تھی دو پل کو بیٹھتا تو پھر اٹھ کھڑا ہوتا

کبھی کرتے کہ اوپر کہ بٹن کو کھول کہ کالر پیچھے کر کہ ہوا لگواتا اسے لگتا کہ اسکا حلق

خشک ہو رہا ہو جیسے پھر بٹن بند کرتا اور تیز تیز قدموں سے چلنے لگتا

ساجد گھاس پہ بیٹھا اس کی حالت دیکھ رہا تھا وہ وقت آچکا تھا وہ دور سے چلتی آرہی تھی رضا کہ تیز چلتے قدم ایک پل میں تھم گئے وہ اکیلی نا تھی سکول کی چار سہیلیاں اور بھی تھی ساتھ وہ ان سب میں مختلف تھی سرخ و سفید رنگت باوقار سراپہ پر اعتماد

"رضا۔۔۔رضا"

ساجد نے زور سے آواز دی رضا جیسے خواب سے جاگا ہو اسنے چونک کہ دیکھا تو ساجد نے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا وہ فورا اسکی طرف گیا کیوں کہ وہ لوگ کافی قریب آچکی تھی وہ پاس سے گزر رہی تھی رضا نے نگاہ اٹھا کہ اسے دیکھا وہ لوگ اپنی باتوں میں لگی تھی مگر انکو دیکھ کہ ان کہ قہقہے فورا تھم گئے

"روشنی"

رضا کا دل پکارہ اسکا دل چاہا وہ ایک بار اسے پلٹ کر دیکھے مگر وہ نار کی نا دیکھا مگر ایک

خوشبو کہ ٹھنڈے جھونکے کی طرح اسکہ دیدار نے رضا کہ دل کو سکون بخشا تھا

اسے لگا اب کچھ دن گزر جائیں گے ساجد نے کھڑے ہو کہ اس کہ کندھے پہ ہاتھ رکھا

"بیدرد زرا انصاف تو کر!

اس عمر میں اور مغموم ہے وہ

پھولوں کی طرح نازک ہے ابھی

تاروں کی طرح معصوم ہے وہ!

یہ حسن، ستم! یہ رنج، غضب

منبور ہوں میں! مظلوم ہے وہ

مظلوم پہ یوں بیداد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!"

رضا کہ لبوں سے بے اختیار شعر نکلے تھے وہ جا چکی تھی مگر اسکی نظریں اسی راستے پہ

www.novelsclubb.com

تھی جن سے وہ گزری تھی اسے لگا اسکی خوشبو ابھی بھی اس فضا میں موجود ہے

"اے عشق ہمیں برباد نہ کر"

وہ پھر سے بولا تھا

اس کہ لبوں اے جیسے التجا نکل رہی تھی

"اے عشق خدارا دیکھ کہیں

وہ شوخ حزیں بدنام نا ہو

وہ ماہ لقا بدنام نا ہو

وہ زہرہ جبیں بدنام نہ ہو

ناموس کا اس کے پاس رہے

وہ پردہ نشیں بدنام نہ ہو

اس پردہ نشیں کو یاد نہ کر"

ساجد کو لگا اسکی ہچکی بند گئی ہے وہ چپ ہو گیا تھا اسکی آنکھیں اب لال ہو رہی تھی وہ

www.novelsclubb.com

رو نہی رہا تھا مگر شاید اس کہ آنسو اس کہ اندر گر رہے تھے اسکا ظاہر نہی اسکا باطن بھگو رہے تھے

"اے عشق ہمیں برباد نہ کر

اے۔۔۔۔

عشق۔۔۔۔۔"

اس سے آگے وہ بول نہی پایا تھا

ساجد نے بے اختیار اسے گلے سے لگایا وہ دونوں یار کتنے لمحے ایک دوسرے کہ گلے لگے رہے ساجد کو اس پہ ترس آرہا تھا وہ سچ مچ بے بس ہو چکا تھا سب کچھ اس کہ اختیار سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔

"ایک خط لکھ"

ساجد کی بات پہ وہ ایک دم اس سے الگ ہوا

"کیسا خط"؟

اسکی آنکھوں میں حیرت تھی

"اپنا حال دل بیان کر۔۔وہ مان گئی تو یک طرفہ محبت کی اذیت نہی رہے گی"

رضا نے درخت کہ تنے سے ٹیک لگائی

"تیری محبت میں طاقت ہے۔۔۔تو پتھر کو موم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تیرے اندر عشق کا لاوہ ہے جسے راستہ نا ملا تو پھٹ جائے گا۔۔۔اس لاوے کو ٹھنڈا رکھ۔۔۔ایک خط لکھ دے کل اس تک پہنچ جایے گا ہماری واپسی سے پہلے جواب بھی مل جائے گا"

رضا نفی میں سر ہلا رہا تھا

"کسی کہ ہاتھ لگ گیا تو؟"

اسے خدشہ تھا

"میں ہوں نا۔۔۔تو فکریں چھوڑ بس لکھ"

"پکا"؟

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔پکا"

ساجد پر یقین تھا اور رضا کو اس کہ یقین پہ بھروسہ۔۔

****

اپریل2022

میلان میں اج پھر بارش ہو رہی تھی وہاں کا موسم ایسا ہی تھا بارش کا کوئی پتا نہیں کب شروع ہو جائے تیمور آج پھر اسکا مہمان بنا ہوا تھا ماہا نے اس کہ لیے مٹن کڑاہی بنائی تھی اسے سلاد بنانے کا سامان دیا خود اٹا فریج سے نکال کر شیلف پہ رکھا

"آپ کہ ہاں مہمان سے کام کروایا جاتا ہے"؟

تیمور نے خفگی دیکھائی

"ہمارے ہاں ایسے لوگ جو ائے دن مہمان بن کہ آجائیں انکو گھر کا فرد سمجھتے ہوئے کام دیئے جاتے ہیں"

ماہا نے دانت نکال کہ کہا تیمور نے نفی میں سر ہلا کر چھری پکڑی

"تم جاب کیوں نہی کرتی"؟

"بس۔۔۔شاید کر بھی لوں"

وہ اب اٹھے کہ پیڑے بنا رہی تھی

تیمور نے اسے سر سے پاوں تک دیکھا جینز اور شرٹ میں ملبوس شرٹ کہ بازو کو اوپر فولڈ کر کہ گھنگریالے بالوں کا جوڑا بنا کہ وہ انماک سے کام کر رہی تھی۔۔وہ شاید کہیں جانے کو تیار تھی کہ وہ آ گیا

کانوں میں سیاہ پلرز کہ ٹاپس گلے میں نیکلس بلکل نازک سا وہ بلاشبہ بہت خوبصورت لڑکی تھی جسکی آنکھیں اداس سی تھی مگر اسے وہ خود کبھی اداس نا لگی ہنستی کھیلتی رہتی

"کیوں؟ کبھی کوئی لڑکی نہی دیکھی"؟

ماہا کہ کہنے پہ اسنے نظریں چرائی

"ہاہاہاہاہایا۔۔۔تم جیسی نہی دیکھی۔۔۔جو باہر سے ویسٹرن اندر سے ایسٹن

ہو۔۔۔ تمہیں دیکھ کہ کون اندازہ لگائے گا کہ تمہیں روٹی بنانی آتی ہے۔۔۔ تم کوئی ماڈل لگتی ہو جسنے کبھی کچن میں جھانکا بھی نا ہو"

ماہا نے توار کھا اور ایک ہاتھ کمر پہ ٹکا کہ اسے دیکھنے لگی

"یہ کام نا تو مشکل ہیں نا ہی برے۔۔ ہم کھاتے ہیں تو پکانا بھی انا چاہیے"

"تمھارا میاں لکی ہو گا"

تیمور کھیرا کاٹتے ہوئے بولا

"تم اسے یہ نہی کہو گی اپنا کھانا خود گرم کرو"

ماہا کہ ہاتھ ایک پل کو تھم گئے تھے پیڑا ہاتھ میں لیے وہ سامنے کیبنٹ کو گھور رہی تھی

"میں سوچتا ہوں اگر عورت گھر کا کام کرتی ہے تو کوئی بری بات نہی مرد بھی تو باہر جھک مارتا ہے اپنی عورت اپنی فیلمی کہ لیے۔۔۔ مگر آج کی عورت کو جانے کیا ہو گیا ہے۔۔۔"

وہ اسے بنا دیکھے بولے جا رہا تھا

ماہا کا ذہن منتشر ہوا تھا سامنے کیبنٹ پہ دو سائے لہرائے تھے

"میں تمھاری نوکر ہوں کیا تمھارا گھر دیکھوں بچے پالوں؟۔۔۔کیا یہ صرف میری ذمے داری ہے"؟عورت چیخی تھی

"تو۔۔۔؟میں کما کہ نہی لاتا؟ذلیل ہوتا ہوں دن رات باہر گھر آو تمھاری چخ چخ۔۔۔ایک پل سکون نہی مجھے یہاں۔۔۔"

مرد اس سے بھی دگنی آواز میں چیخا تھا

"تو وہاں جاو نا۔۔جہاں دل لگتا ہے تمھارا۔۔۔"

عورت کی آواز پھر سے بلند ہوئی تھی

"لہسن ادرک کی بو میرے جسم میں بس گئی ہے۔۔۔عورتیں باہر جاتی ہیں کٹی پارٹیز کرتی ہیں کلبز جاتی ہیں اور میں؟۔۔۔تمھارے اس جہنم میں قید"

"ماہا۔۔۔۔ماہا"

تیمور نے اسکی آنکھوں کہ اگے چٹکی بجائی سائے غائب ہو چکے تھے

"تو اجل رہا ہے۔۔۔مہربانی فرما کر ہوش میں اجائیں۔۔۔۔"

ماہا ایک دم ہنسی

اب وہ بڑی مہارت سے روٹی بیل رہی تھی تمیور اس کہ ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا

"تم کیا کہتی ہو؟"

"کس بارے میں"؟

ماہا نے روٹی توے پہ ڈالتے پوچھا

"مرد اور عورت کا یعنی میاں بیوی کا رشتہ کمپرومائز اور بیلنس زمے داریوں پہ چلتا ہے نا؟ عورت گھر دیکھتی ہے مرد باہر کہ معملات۔۔ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ نہیں"؟

"ہاں۔۔۔دونوں کو اپنی زمئ داریوں کا احساس ہونا ضروری ہے۔۔ایک دوسری کی محنت کو سراہنہ ضروری ہے"

تیمور کی نظریں ہنوز اس کہ ہاتھوں پہ تھی وہ پھلکا توے پہ ڈال چکی تھی

"لیکن۔۔۔۔ کبھی کبھی اس سب سے ضروری چیز محبت ہے۔۔۔ میرا خیال ہے میاں بیوی کہ بیچ محبت ہو تو دونوں ہر چیز کہ لیے قربانی دے سکتے ہیں۔۔۔ محبت ہو تو کھانا خود گرم کرو جیسے نعرے نہیں نکل سکتے۔۔۔"

اب وہ روٹی پلٹ رہی تھی ساتھ ساتھ دوسرا پیڑا بیل رہی تھی

"محبت دنیا کا دوسرا بڑا سے زیادہ طاقت ور جذبہ ہے جو سب کچھ کروا سکتا ہے"

تیمور نے ہیرانگی سے اسے دیکھا

"اور پہلا"؟

اسنے بے اختیار پوچھا

"نفرت"

تیمور جو آنکھوں میں حیرت بھرے اسے دیکھ رہا تھا پل بھر میں اسکا منہ کھل گیا

"انسان کو چاہیئے وہ دعا کیا کرے اسے بھلے کسی سے محبت ہو جائے عشق ہو جائے وہ

www.novelsclubb.com

اس عشق میں فنا ہو جائے تباہ ہو جائے۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ دعا کرے اسے کسی سے نفرت نا ہو۔۔۔ نفرت صرف تباہی ہے بس"

تیمور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ کر اسے دیکھ رہا تھا

"لیکن۔۔۔ کبھی کبھی انسان سے ایسی تباہیاں بھی ہو جاتی ہیں جو نا محبت نا نفرت سے مشروط ہوتی ہیں۔۔۔ وہ ان دونوں جذبوں کی غیر موجودگی کی پیداوار ہوتی ہیں۔۔"

وہ اسے کہہ نہی پایا تھا وہ کبھی کسی کو نہی کہہ پایا تھا۔۔۔ اج پھر اسے وہ خواب انا تھا وہ چند سیکنڈ کا خواب اسکی پوری رات برباد کر دیتا تھا وہ رات ہمیشہ وہ کسی نشے کہ سہارے گزراتا تھا وہ اس خواب کا اثر زائل کرنے کہ لیے اپنے آپ کو مدہوش رکھتا تھا۔۔ لیکن کیا سچ مچ وہ خواب تھا؟ یا اسکا وہم؟ یا۔۔۔ یا پھر اسکا پچھتاوا جو اکثر سر اٹھاتا

"کھانا تیار ہے مسٹر مہمان۔۔۔ تشریف لائیں"

وہ کھانا ٹیبل پہ لگا چکی تھی اسے پتا بھی نا چلا کب۔؟

وہ جا کہ کرسی پہ بیٹھا ماہا نے اس کی طرف سالن کیا

اسکی بھوک غائب ہو چکی تھی دیسی کھانے کی چاہ ختم ہو چکی تھی مگر اسے کھانا تھا وہ ماہا کی محبت ضائع نہی کرنا چاہتا تھا۔۔اسنے پیلٹ میں سالن ڈال کر ہاتھ روٹی کی طرف بڑھایا۔

****

عشق کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ محبوب کی ایک جھلک عاشق کہ لیے صبر کہ میٹھے پھل جیسی ثابت ہوتی ہے وہ اس ایک جھلک کی تازگی لیے مسرور رہتا ہے اسکا دل ایسی ٹھنڈک محسوس کرتا ہے جیسے برسوں کی پیاس بجھ گئی ہو انسان سیراب ہو گیا ہو۔ویسا ہی کچھ رضا محسوس کر رہا تھا چھٹی گزار کر اسنے جب واپسی کی راہ لی تو اسکہ دل میں کوئی جلن کوئی تپش کوئی انتظار نہ تھا جیسے اسنے سب پالیا ہو جانے کیوں اسے اب یقین ہو چلا تھا روشنی اسکی ہے وہ اور کسی کی ہو ہی نہیں سکتی بھلا ہو گی بھی

کیسے ؟وہ جنون کی حد تک اسے چاہنے لگا تھا اسکا جنون اسے اپنا کہ ہی رہے گا اسے پتا تھا۔۔۔

وہ واپس گیا اب اسے امتحان کی تیاری بھی مشکل نہی لگ رہی تھی کبھی کتاب میں اگر اسکا چہرہ ابھرتا بھی تو وہ مسکرا کر رہ جاتا اگلے لمحے اسکا چہرہ غائب ہو جاتا جیسے کہہ رہی ہو میں پھر آو نگی۔۔۔

وہ پھر یکسوئی سے پڑھنے لگتا وہ زہین تو تھا ہی اسے زیادہ محنت کی ضرورت پڑتی بھی نہ تھی مگر۔۔۔ مگر اب اسے محنت کرنی پڑتی تھی ایک سبق بہت بار دہرانا پڑتا تھا وہ جانتا تھا اس بار وہ پوزیشن نہیں لے پائے گا۔۔اس بار وہ صرف پاس ہو گا مگر اچھے نمبروں کہ لیے اسے محنت کرنی تھی۔۔۔

****

میلان۔۔۔اٹلی

زونی اپنے دھیان میں آگے چلتی جا رہی تھی ہو سپٹل کہ کوریڈور اج رش بلکل کم

تھا اسنے آج اسکا کوئی آپریشن بھی نہ تھا اسکا دل چھٹی کا تھا مگر ایک ضروری میٹنگ کہ لیے اسے انا پڑا۔۔

ٹرن لیتے ہوئے سامنے سے آتے شخص سے وہ ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

اسے دیکھ کر اس شخص کہ چہرے پہ ایک مسکراہٹ ابھری ابھری تھی وہ ہر جگہ ہر بار اسے اگنور ہی تو کرتی تھی یہی قسمت تھی جو وہ یوں ٹکرا گئی۔۔

"تمہیں نہیں لگتا قسمت ایسے ہی ہمیں ملانا چاہتی ہے؟"

کیف کا چہرہ سرشار تھا

"اگر میں یوں کسی بھی شخص سے ٹکرا جاوں تو کیا یہی مطلب ہو گا"؟

زونی نے سپاٹ لہجے میں کہا

"بلکل نہیں۔۔۔کیونکہ تم مجھے اگنور کرتی ہو تو یہ مطلب نکلتا ہے۔۔۔کہ۔۔۔۔"

وہ اس کہ بغل سے ہو کے سنی ان سنی کر کہ آگے چلنے لگی وہ اس کہ پیچھے پیچھے تھا۔۔

مگر اسنے بات مکمل نہیں کی تھی وہ اس کہ پیچھے آفس تک آگیا تھا۔۔

"زونی۔۔۔۔"

اسنے لمبا سانس لے کر اسے پکارا

اس کہ لہجے میں سنجیدگی نمایاں تھی۔

"میں نہیں جانتا تمھارے کیا خدشات ہیں جو جانتا ہوں وہ میرے نزدیک بے مطلب ہیں۔۔۔"

زونی اب فائل کھول کر کھڑی تھی وہ کچھ نہیں پڑھ رہی تھی بھلا اس کی موجودگی میں وہ کیسے کچھ پڑھ سکتی تھی۔۔اسکی طرف پیٹ کر کہ کھڑی وہ اب سامنے دیوار کو گھور رہی تھی کیف نے اپنے بالوں میں ہاتھ گھمایا جیسے وہ خود کو کمپوز کر رہا ہو ۔۔اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے وہ پھر سے گویا ہوا۔۔

"میری اماں ائی ہیں۔۔۔میں چاہتا ہوں تم ایک بار ان سے مل لو۔۔۔بس ایک بار وہ تمہیں اچھی نا لگیں یا پھر تمھارا کوئی خدشہ ہو یا۔۔۔۔یا کچھ بھی جس بیس پہ تم

انکار کرو گی۔۔۔میں مان لونگا۔۔۔

":i promise i will never disturb you again

زونی نے فائل بند کی اور اسے پلٹ کر دیکھا اس شخص کی آنکھیں چیخ چیخ کر اس کہ سچے ہونے کا ثبوت دے رہی تھی وہ کوئی نوجوان نہیں تھا چالیس کہ قریب اسکی عمر تھی اور بلاشبہ آج تک اسکی کوئی بات سامنے بھی نہ آئی تھی کہ زونی شک کرتی۔۔۔

وہ سلجھے ہوئے مزاج کا انسان تھا اور زونی اور اس سے زیادہ جانتی بھی نا تھی

"بولو نازونیناں۔۔۔کچھ کہو تو سہی"

وہ منت بھرے لہجے میں بولا

زونی نے تھوک نگلا

"مجھے وقت چاہیے تھوڑا۔۔۔۔میں۔۔۔وہ"

وہ جانے کیا کہنا چاہتی تھی مگر کیف کہ لیے تو اتنا بھی کافی تھا اس نے سوچنے کا وقت مانگا بھلا اج سے پہلے کب مانگا تھا یہ بات اس کہ لیے خوشگوار تھی

"یقین رکھو۔۔میں تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگا۔۔۔سارے خدشات سارے وہم جو تم نے پال رکھے ہیں سب کہ سب ختم کر دونگا۔۔۔یہ وعدہ نہیں یہ میرا ایمان ہے۔۔۔"

وہ مسکرا رہا تھا اسکی مسکراہٹ بڑی دلکش تھی۔۔۔یہ آج زونی نے بات مان لی تھی ۔۔

****

1990، ستمبر

"تم نے خط لکھا"؟

www.novelsclubb.com

وہ دونوں دوست اج باہر کھانا کھانے آئے تھے یہاں کا کھانا انکو بہت پسند تھا وہ دونوں مٹن کڑاہی کے شوقین تھے

اور پیپرز کہ بعد آج انکو اتنا موقع ملا تھا کہ وہ باہر جا کہ کچھ وقت گزار سکیں تازہ ہوا لے سکیں۔۔۔

"رضا"؟

ساجد نے پھر پکارا

"نہیں یار۔۔۔۔"

اسکی بات پہ رضا کا پارا ہائی ہوا

"سمجھ نہیں آتا خط کہاں سے شروع کروں۔۔۔کیسے لکھوں وہ سب جو میں محسوس کرتا ہوں۔۔۔کہیں کوئی چوک ہو گئی تو وہ ناراض نہ ہو جائے۔۔۔"

ساجد کو اسکی بات پہ غصہ ایا

"یار۔۔۔کہتا تو ہوں میں سب سمبھال لوں گا۔۔۔یار کہ ہوتے فکر کیسی۔۔۔بس تو آج ہی خط لکھ۔۔۔۔"

رضا کی گہری آنکھوں میں پل بھر کو چمک ابھری تھی خط رابطے کا حسین زریعہ ہوتا ہے اپنے ہاتھ سے لکھی گئی تحریر ہو کہ سامنے والے کہ ہاتھ سے۔۔۔دونوں صورتوں میں یہ آدھی ملاقات ہی ہوتی ہے۔۔۔

******

خط تو روشنی کو مل گیا تھا مگر جواب کیا دینا تھا یا دینا بھی تھا کہ نہیں اس سوچ نے اس کہ کئے ہفتے لے لیے سہیلیاں پوچھتی تو ایک دھیمی سی مسکان اس کہ لبوں کا احاطہ کر لیتی۔۔۔جانے کیوں یہ چاہے جانے کا جذبہ اتنا طاقت ور ہوتا ہے؟ جانے کیا بات ہوتی ہے اس جذبے میں کہ انسان پل میں خود سے وابستہ کسی کی امید سے کسی کی چاہ سے کسی کہ انتظار سے مہکنے لگتا ہے دنیا کا ہر محبوب ظالم واقع ہوا ہے کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے اپنے لیے تڑپتے انسان کو دیکھ کہ جانے کونسی رگ ہوتی ہے جو تسکین پاتی ہے جانے دل کا کونسا حصہ ہوتا ہے جسے ٹھنڈک ملتی ہے۔۔۔وہ شعوری طور پہ خط کا جواب نہ دے کر رضا کا امتحان لے رہی تھی وہ اسکی تڑپ اسکی محبت کی حد دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اور اسکی امید برائی تھی۔۔۔

مسلسل تین ہفتے گزرنے کہ بعد رضا کا صبر جواب دے گیا تھا اسکا دماغ پھر سے ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا روشنی کی طرف سے خاموشی اسے تڑپانے لگی تھی وہ بیقرار

بے چین ہو کہ رات کہ اخری پہر پھر سے کاغذ قلم اٹھا چکا تھا۔۔۔

ٹیبل پہ بیٹھ کہ اسنے لائٹ آن کی اور ایک نظر پر سکون سوئے ساجد پہ ڈالی اسے

اسکی پر سکون نیند پہ رشک آرہا تھا۔۔اور اپنی بے چینی بے آرامی رونا۔۔اس کہ

گال ٹپ ٹپ گرتے گرم آنسوؤں سے اب تر ہونے لگے تھے۔۔۔

راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے ہیں

رو رو کہ دعائیں کرتے ہیں آنکھوں میں تصور دل میں خلش

سر دھنتے آہیں بھرتے ہیں

اے عشق یہ کیسا روگ لگا

جیتے ہیں نہ ظالم مرتے ہیں

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

اسنے سوائے ان اشعار کہ اور کچھ نہیں لکھا تھا انویلپ میں ڈال کر خط ایڈریس لکھ کر

www.novelsclubb.com

وہ باہر نکل گیا اب خط اسنے نے لیٹر باکس میں ڈالنا تھا۔۔۔

ہر طرف مکمل خاموشی تھی جامد سناٹا ہوسٹل کہ برامدے میں چلتے ہوئے اسے اپنے قدموں کی اواز بہت اونچی سنائی دے رہی تھی۔۔دور کہیں کتے کہ بھوکنے کی آواز بھی اس خاموشی کو توڑ رہی تھی۔۔۔

لیٹر باکس میں خط ڈال کر اسنے اپنی آنکھوں کو زور سے رگڑا۔۔پھر سے اسی برامدے میں واپس چلتے ہوئے اسے چوکیدار نے آواز دی

"لڑکے۔۔۔کدھر جا رہے تھے"؟

"خط پوسٹ کرنا تھا"

اس کہ جواب پہ چوکیدار حیران ہوا

"اتنی رات کو ایسی کیا آفت تھی؟"

رضا بنا جواب دیئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا جہاں ساجد ابھی تک چین کی نیند سو رہا تھا وہ اپنے بستر پہ لیٹا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔نیند تو شاید ہی آتی

www.novelsclubb.com

**********؟؟**؟؟*******

"عالیہ بیٹی پانی دینا۔۔۔۔"

کرم داد نے ہاتھ میں اٹھائی چھڑی سائیڈ پہ رکھی خود صحن میں بچھی چارپائی پہ بیٹھ گیا

۔۔۔

"جلدی سے پانی لاو۔۔۔۔"

انکی بیگم نے بھی آواز دی اور سامنے رکھی چارپائی پہ بیٹھ گئی

"کیا بنا پھر"؟

وہ پریشانی سے بولی

عالیہ نے پانی کا گلاس انکو دیا وہ ایک سانس میں پی گئے

اب وہ گہرے سانس لے رہے تھے جیسے تھک گئے ہوں۔۔۔ پگ اتار کر سامنے پڑے ٹیبل پہ رکھی۔۔۔انکی نظریں سامنے کیاریوں اور صحن کہ س حصے کو جہاں گھاس اگائی ہوئی تھی کو پانی لگاتی عالیہ پہ تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی نہیں مانتی۔۔۔۔کہتی ہیں ایک رشتہ توڑو گے تو دوسرا بھی ٹوٹے گا۔۔۔

"

"وہ نہیں مانے گا۔۔۔"

اماں کا لہجہ اب بھیگ رہا تھا ان کہ آنسوؤں سے

"اسے ماننا پڑے گا یہی ریت ہے۔۔۔وٹے سٹے کہ رشتے اسی لیے ضروری ہوتی ہیں خاندان ایسے ہی قائم رہتے ہیں۔۔۔ورنہ باہر شادیاں کرنے لگے بچے تو خاندان میں طرح طرح کی نسلیں نکلیں گی۔۔۔مسائل پیدا ہونگے۔۔۔۔"

کرم داد نظریں جھکا گئے تھے

"میرا بچہ خوش نہیں رہ پائے گا۔۔پھر؟"

انکی روتی آواز ابھری تھی

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔بھابھی نے کہا ہے کہ۔۔۔سردیوں کی چھٹیوں میں سادگی سے رضا اور نیلم کی شادی کر دیں گے ابھی عالیہ اور سلطان کی ہو جائے

گی۔۔۔اگر رضا کو چھٹیاں ہوتی تو ابھی دونوں شادیاں ایک ساتھ ہو جاتی۔۔۔"

ایک اور بم پھوٹا تھا ان کہ کلیجے پہ

"دیکھو صفیہ۔۔۔یہ جو رنگ رنگ کی لڑکیاں وہ لاہور دیکھتا ہے ناوہ گھر نہیں بساتی۔۔۔اسکو سمجھاو۔۔۔گھر خاندانی عورت سے بستا ہے نسل اس سے چلتی ہے یہ شہر کی پلی لڑکی کو کیا پتا رشتوں کی قدر کیسے کرنی ہے؟"

وہ روئے جا رہی تھی بیٹے کو وہ جانتی تھی صابر لائق بچہ جسنے شاید پہلی فرمائش کی تھی آج تک وہ مانتا ایا تھا اب ایک بات وہ منوانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر یہاں رشتے خاندان اور نسل کی بقاء ضروری سمجھی جا رہی تھی ایک انسان سے زیادہ اسکی خوشی اس کہ زہنی سکون اس کہ جذابات سے زیادہ۔۔۔

"شادی کی تیاری کرو اب۔۔۔بیٹی کو رخصت تو کرنا ہے ناں۔۔۔اور بیٹی کا گھر بھی بسا کہ رکھنا ہے سوچو بھا بھی سلطان کہ لیے منع کر دیتی تو؟ ہم کیا کرتے؟ عالیہ کی زندگی داو پہ لگ جاتی۔۔۔پتا نہیں میں اپنے بیٹے کی محبت میں یہ کیسے بھول گیا کہ

کسی کی بیٹی تباہ ہو جائے گی۔اب نہیں رونا۔۔۔

بس۔۔۔

اوراسکو بھی سمجھادو۔۔۔دوبارہ مجھے کچھ نہ کہناپڑے"

وہ کہہ کر چھڑی اٹھا کر گھر کہ اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے تھے انکی پگ ادھر ہی میز پہ پڑی تھی۔۔۔

صفیہ نے اس بے داغ پگ کو دیکھا جواب پھر سے دھندلانے لگی تھی۔۔۔انکی آنکھوں میں پھر سے پانی ابھر آیا تھا۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

شادی کی تاریخ اسے مہینے کہ آخری ہفتے میں رکھی گئی تھی۔۔۔رضا دس چھٹیاں لے کر آیا تھا اسے بہت سے کام تھے ان سب کاموں میں وہ کچھ دن بھول گیا کہ اسے دوسرے خط کا بھی جواب نہیں ملا۔۔

سارا دن بازاروں میں اماں اور بہن کہ ساتھ گھوم گھوم کہ وہ رات کو تھکا ہارا لوٹتا اور

بستر پہ ڈھے جاتا۔۔۔

اسکا دل چاہتا بس چارپائی ہو اور وہ اسکی ساری تھکن اتر جائے۔۔۔۔

مہندی والے دن وہ ساجد کہ ساتھ مل کر ٹینٹ لگوا رہا تھا کبھی دیگوں کی طرف بھاگتا کبھی مہمانوں کی طرف سارے کام ختم کرتے اسے 8 بج گئے پھر جا کہ کہیں وہ دوبارہ نہا کر تیار ہوا کاٹن کہ سفید سوٹ میں کالے بالوں کو سلیقے سے جمائے جب وہ شیشے کہ آگے کھڑا ہوا اسکا بے اختیار دل چاہا آج وہ یہاں ہوتی اسے دیکھتی وہ اس کہ تاثرات دیکھتا اسکی آنکھوں میں اپنے آپ کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا۔۔۔

"رضا۔۔۔نیچے سب بلا رہے ہیں یا آجا۔۔۔"

ساجد اسے بلانے اوپر آگیا تھا

"واہ یار۔۔۔بچ رہا ہے تو"

ساجد نے اسے سراہا

وہ مسکرایا

www.novelsclubb.com

"چل جلدی آ۔۔۔"

وہ اسے کہہ کر نکل گیا اور رضا نے آخری نگاہ شیشے میں موجود اپنے سراپے پہ ڈالی اور باہر نکلا

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اسے اپنے بازو کا بٹن نظر آیا جو ٹھیک سے بندھا نہیں تھا وہ بٹن بند کرتے کرتے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا جب اسے اچانک کسی وجود سے ٹکر محسوس ہوئی ایک تھال تھا جو گیندے کہ پھولوں موتیے کہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا وہ آسمان کی جانب اچھلا اور نیچے گرا ان دونوں کی نظریں اس تھال کہ ساتھ نیچے ہوئی گیندے کہ پھول اور موتئے کہ پھول جگہ جگہ پھیل چکے تھے رضا نے اس پہ نظر ڈالی اور نگاہ واپس پلٹنا بھول گئی۔۔۔

****

جی چاہتا ہے اک دوسرے کو

یوں آٹھ پہر ہم یاد کریں!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھوں میں بسائیں خوابوں کو

اور دل میں خیال آباد کریں!

خلوت میں بھی ہو جلوت کا سماں

وحدت کو دوئی سے شاد کریں!

یہ آرزوئیں ایجاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

گیندے اور موتیے کے پھول چار اطراف پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ نگاہیں ملی تھی رضا کے دل کا شور اس کے کانوں تک پہنچ رہا تھا۔۔۔ اس نے بے اختیار سوچا واللہ کون کہتا ہے دعائیں قبول نہیں ہوتیں؟ یہ قبولیت ہی کے تو لمحے تھے وہ بنا خط کا جواب دیئے بنا کسی اشارے کے بنا کی بات کے اس کے سامنے موجود تھی۔۔۔ شاید یہی قسمت تھی۔۔۔ اگر یہی قسمت تھی تو اج رضا خود کو بخت کا سکندر سمجھ رہا تھا۔۔۔ کاجل سے بھری سیاہ آنکھیں کشمیری رنگت، گلاب سے کومل لب وہ سراپہ حسن

تھی۔۔۔وہ پری تھی وہ ماہ جبیں تھی وہ روشنی تھی۔۔۔رضا کے دل کے آر پار ہوتی اس کی نگاہیں اسکی خوشبو اس کے ہاتھوں کا اپنے وجود پہ محسوس کرتا لمس۔۔۔یہی لمحے تو حیات تھے۔۔۔

روشنی نے اس سے دور ہو کر تھال ڈھونڈا۔۔۔مگر رضا تو وہاں کہیں تھا ہی نہیں۔۔ وہ ہواوں میں تھا۔۔بلندیوں پہ۔۔۔

روشنی نے تھال اٹھایا اور بیرونی دروزے کی طرف بھاگی۔۔۔چوکھٹ پہ رک کر اس نے پلٹ کر رضا کو دیکھا۔۔۔

ہولے سے مسکرائی۔۔۔اور آگے بڑھ گئی۔۔۔وہ اپنا دل اپنا آپ آخری سیڑھی پہ کھڑے اس شخص کے حوالے کر آئی تھی جو جانے کب سے اس کے سپنے دیکھتا تھا۔۔

روشنی کی چال میں الگ بے خودی تھی۔۔اس کی نشیلی آنکھیں محبت کا خمار لیے تھیں۔۔دل باغی ہو چکا تھا۔۔

اسکی اماں رشیدہ اسے ڈھونڈتے باہر آئی ڈھولک بجاتی لڑکیوں سے پوچھا۔۔انہوں نے اسی طرف کا اشارہ کیا جہاں درخت سے ٹیک لگائے روشنی مسکراتے ہوئے ڈھولک کی تھاپ اور ان لڑکیوں کے گیت سن رہی تھی

۔

"کیا کر رہی ہو ادھر اندھیرے میں کھڑی۔۔۔اس وقت درختوں کے نیچے نہیں کھڑے ہوتے جن چمڑ جائے گا۔۔۔"

انہوں نے اسے بازو سے کھینچتے کہا

"چل آ۔۔۔دیکھ عالیہ پہ کیسا روپ آیا ہے۔۔۔تیری سہیلی ہے ساتھ رہ اس کے"

وہ اسے تاکید کر رہی تھیں

"جی اماں۔۔۔بازو تو چھوڑو"

وہ چڑ کر بولی

"جلدی کر۔۔۔تھوڑا وقت اس کے ساتھ گزار تیرے ابا اور بھائی کب سے کہہ

رہے نکلو۔۔۔واپسی پہ تانگہ بھی نہیں ملنا اگر دیر ہو گئی اتنا پیدل چل لے گی"؟

رشیدہ اسے پیار سے کہہ رہی تھیں

"چل لو نگی اماں۔۔۔فکر نہ کریں"

وہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے بولی

عالیہ اندر ایک کرسی پہ بیٹھی مایوں کا پیلا جوڑا پہنے سچ مچ پیاری لگ رہی تھی۔۔

اور خوش بھی شاید یہی خوشی دل کا سکون ہی ہے جو چہرے کا رنگ روپ بدل دیتا

ہے۔دلہنوں کا روپ اسی خوشی اسی سرشاری سے آتا ہے۔

"ارے رضارک۔۔۔"

www.novelsclubb.com

روشنی کے کانوں سے آواز ٹکرائی کسی اماں نے پکارا تھا اسے بے اختیار اس نے

چاروں طرف نظریں گھمائیں۔۔۔وہ باہر برامدے پہ کسی اماں کے پاس کھڑا تھا

شاید انہوں نے ہی آواز لگائی تھی۔۔

سفید کاٹن کے کلف لگے سوٹ میں بالوں کو سلیقے سے جمائے بہت اچھا لگ رہا تھا

۔۔۔یا اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔

محبت جب دل پہ دستک دیتی ہے تو یونہی سب کچھ اچھا لگنے لگتا ہے محبت کی خوشی سرشاری ہی ہوتی ہے کے آس پاس کسی چیز کی فکر نہیں رہتی۔۔۔بے فکری۔۔۔ اور سوچوں میں ڈوبی آنکھیں۔۔۔ مسکراتے لب

رسمیں شروع ہونے کے بعد اسکو اماں نے پھر سے گھیرا۔۔۔وہ آخری بار اسے پھر سے دیکھنا چاہتی تھی جو نجانے کہاں مصروف تھا۔۔۔ مگر ایسا ممکن نہیں ہوا۔۔۔وہ سیدھی عالیہ کی طرف گئی جو ایک صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔۔ایک چھوٹا لکڑی کا میز اس کے آگے دھرا تھا جس پہ مٹھائی، مہندی اور تیل پڑا تھا ایک چھوٹے سے تھال میں پیسے بھی تھے جو مہندی لگانے آتے وہ اپنے حساب سے اس تھال میں شگن ڈالتے جاتے۔۔۔

"اچھا عالیہ میں کل پھر آوں گی۔۔۔اللہ حافظ"

وہ اس سے گلے مل کر بولی۔۔عالیہ نے اسکا ہاتھ اپنے میں لے کر دبایا

"ضرور آنا۔۔۔تم میری سب سے پکی سہیلی ہو"

روشنی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

اسے آنے کی تسلی دی۔۔

"چل آجا روشنی تیرے ابا حویلی کی دوسری طرف تانگہ روک کے کھڑے ہیں دیر ہو گئی تو غصہ ہوں گے"

رشیدہ نے ایک بار پھر اسکو کہا

"جی اماں"

وہ ان کے سنگ ہو لی۔۔وہ دعائیں کرتی باہر آئی کے وہ نظر آجائے لیکن وہ جانے کہاں مصروف تھا۔۔۔

"لو جی حافظ مجید۔۔۔دھی رانی آگئی ہن چلیے"؟

تانگے والے نے روشنی کے ابا کو کہا۔۔

"جی جی چلیں"

روشنی نے چادر سمیٹ کر ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا۔۔لوگ گھروں کو روانہ ہو رہے تھے۔۔چہل پہل تھی

جانے کیوں اسکا دل اداس ہوا۔۔۔

تانگہ آگے بڑھ رہا تھا کچی سڑک پہ ہچکولے کھاتا گزر رہا تھا۔۔۔

اسکا دل اس حویلی کے کسی حصے میں اٹک گیا تھا۔۔

کہاں؟۔۔۔سیڑھیوں کے اس پاس۔۔

گیندے اور سفید موتیے کے بکھرے پھولوں میں۔۔

کسی کے سفید کرتے میں۔

کسی کی محبت لوٹاتی آنکھوں میں۔

**********،،،،**********؟*******

**

"وہ سچ مچ تجھ سے ٹکرائی تھی"؟

www.novelsclubb.com

چھت پہ چارپائیاں ڈالے مرد سب سو رہے تھے عورتیں نیچے۔۔رضا نے اسے رات کا سارا قصہ سنایا۔۔وہ دونوں بلکل سرگوشیوں میں بات کر رہے تھے انکی چارپائیاں ساتھ جڑی تھی۔۔۔ساجد ایک کہنی تکیے پہ ٹکا کر رضا کی جانب کروٹ کیئے لیٹا تھا۔۔رضا کی نظریں آسمان پہ موجود چودھویں کے چاند پہ تھیں۔۔۔

"افففف۔۔۔۔چوتھی بار تو ایک ہی سوال کر رہا ہے۔۔۔ہاں ہاں ٹکرائی تھی۔۔۔ ایک لمحے کو اسکا ہاتھ یہاں۔۔۔۔پہ آ کر لگا تھا"

اسنے اپنے سینے پہ دل والی سائیڈ اشارہ کر کے کہا

"وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں مجھ سے دور ہوئی ہو گی۔۔لیکن اس کے ہاتھ کا لمس یہاں ٹھہر گیا ہے یار۔۔۔عجیب سکون آیا مجھے۔۔۔عجیب۔۔۔۔"

وہ چپ ہوا

ساجد نے اسکی آنکھوں کو چاند کی روشنی میں دیکھا۔۔۔جن کے کونے اب بھیگ رہے تھے

"او۔۔۔پاگل۔۔۔اب کیا ہے"؟

ساجد نے اسے جھنجھوڑا

"اب بے چینی ہو رہی ہے۔۔۔لگتا ہے سب کچھ بوجھل ہو رہا ہے۔۔۔جہاں دل پہ سینے پہ اسکا ہاتھ لگا تھا وہاں اب درد بڑھ گیا ہے"

ساجد نے گہرا سانس لیا

"وہ تیرے اتنے پاس تھی تو نے پوچھا کیوں نہیں وہ خط کا جواب کیوں نہیں لکھتی"؟

رضا نے بے اختیار آنکھیں میچ لی

"ہمت نہیں پڑی"

"عاشق کو کبھی بزدل نہیں دیکھا۔۔۔تو کیسا عاشق ہے؟

یاد نہیں اس دن وہ ماجا کیا کہہ رہا تھا؟اس نے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔عاشق تھا ناں۔۔۔ہمت دی عشق نے۔۔ایک تو ہے بات بھی نہیں کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکتا۔۔۔ گھگی بندھ جاتی ہے تیری۔۔۔اب رو"

ساجد تپ کر بولا

رضا نے دوسری جانب کروٹ بدلی ساجد کی طرف پیٹھ کر کے لیٹ گیا

"تو ڈرتا ہے"

ساجد پھر سے بولا

رضا نے آنکھیں میچ کر دانتوں کو دبا لیا۔۔ساجد نے اوپر ہو کر اسکی جانب دیکھنا چاہا

۔۔۔ کہیں وہ سو تو نہیں گیا۔۔

"رضا"؟

www.novelsclubb.com

اسنے پکارا۔۔جواب نہ پا کر وہ سیدھا ہو کر لیٹ گیا

چودھویں کا چاند مکمل روشن تھا

"دیکھ۔۔۔ہر آنکھ الگ منظر دیکھتی ہے۔۔۔یہی چاند ہے جس میں عاشقوں کو

محبوب نظر آتا ہے۔۔۔یہی چاند ہے جس میں بچے بوڑھے چرخہ کاتنے والی اماں

دیکھتے ہیں۔۔۔"

رضا چپ چاپ اسے سن رہا تھا۔۔

ساجد بھی اب چپ ہو گیا۔۔

"شادی گزر جائے میں اس سے ملوں گا"

رضا کی سرگوشی ایک بار پھر سے ابھری تھی۔۔

"تیرے ڈر کا کیا ہو گا؟ میری مان ایک بار ماجے سے کلاس لے لے۔۔ کیا پتا تیرا خوف ختم ہو جائے"

رضا نے اسے گھورا

"بکواس نہ کر۔۔۔ سو جا"

"عشق تجھے ہوا لیکن نیندیں تو نے میری بھی اڑا کر رکھ دی۔۔۔ خیر وٹے سٹے کا کیا ہو گا"؟

ساجد نے ایک اور فکر رضا کے سر پہ ماری

www.novelsclubb.com

"تو جانتا ہے ناں۔۔عاشق ٹوٹ جائے گا جھکے گا نہیں"

رضا وثوق سے بولا

ساجد نے خوش ہو کر اسے دیکھا

"یہ بات میرے یار"

"چل اب سو۔۔۔ صبح بارات آئے گی کام ڈبل ہو گا"

رضا نے اسے کہہ کر آنکھیں بند کر لی۔

مہوش الہی

****

www.novelsclubb.com

بارات کا دن تھا وہ اج دھج کے آئی تھی، ہلکے گلابی چوڑی دار پاجامے اور گھیرے دار فراک پہنے، ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں چھن چھن کرتی چوڑیاں، بالوں کی لمبی چوٹی، آنکھوں میں گہرا سیاہ کاجل، ہونٹوں کی لالی

پوری حویلی کا چکر کاٹ آئی تھی وہ اسے وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا آخر کو اپنی سہیلی کے

پاس آکر بیٹھ گئی

صحن میں کرسیاں بچھائی گئی تھیں، سامنے ہی برامدے میں ایک چھوٹا سا سٹیج بنوایا گیا تھا۔ جہاں دلہا دلہن کو بٹھانا تھا

"کیوں جی نہیں ملا رانجھا"؟

روشنی نے گھور کر اسے دیکھا

"بس کر فرخندہ کتنی بار بولا کے اسے رانجھا نہ بولا کر"

فرخندہ کھل کے ہنسی

"تو؟ کوئی نام بتا جو رکھا جا سکے؟؟ تیرا عاشق ہے عاشق کے لیے رانجھا سب سے اچھی مثال ہوتا ہے"

روشنی نے دانت کچکائے

"اچھا چل۔۔۔ آجائے گا اداس مت ہو"

فرخندہ نے اس کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اسے مزید تنگ نہیں کیا۔۔۔ وہ دونوں

ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی

"وہ دیکھ"

فرخندہ نے اسے اشارہ کیا

روشنی کا بے چین دل ایک پل کو رکا, جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو

بنا پلکیں جھپکائے وہ اسے دیکھ رہی تھی، براؤن کاٹن کے کرتا شلوار میں وہ اسے بے

حد اچھا لگا

صحن میں لڑکوں سے مزید کرسیاں منگوا کر سیٹ کروا رہا تھا

"ایک بات ہے، رانجھا بہت مصروف ہے, اسے فرصت۔ ہیں اپنی لیلا کو دیکھے جو

خاص اس کے لیے ائی، سج دھج کے"

روشنی نے اسے گھورا

فرخندہ پھر سے ہنسی

"دیکھ ناں۔۔ کیسے نہ میرا دل باغی ہو، دیکھ تو سہی۔۔۔ اس کو"

روشنی نے دھیمے لہجے میں کہا

"چل بول اسے رشتہ بھیجے"

فرخندہ نے حل پیش کیا

"کیا؟؟؟ میں کیسے بول سکتی ہوں شرم کر"

روشنی دبی دبی آواز میں چیخی کوئی سن نہ لے

"تو؟ کون بولے گا؟ یا یونہی بس چکر ہی ہے یہ"

روشنی تڑپ کر اسے دیکھا

"تو مجھے بس اتنا ہی جانتی ہے کیا؟ چکر چلاؤں گی میں"؟

روشنی کی آواز میں دکھ تھا

"روشنی۔۔۔اووو روشنی آجا دھی، عالیہ کو سٹیج پہ لاؤ"

اماں رشیدہ اسے آوازیں دے رہی تھی

"چل۔۔۔۔ تیرا کام بن گیا"

www.novelsclubb.com

فرخندہ نے پھر سے چھیڑا

++++++++++++++++

رُخصتی کا وقت آ چکا تھا وہ پیچھے ہٹ گئی صحن میں لگے درخت کی چھاؤں میں کرسی رکھ کے رو دے سارا منظر دیکھنے لگی، سب گلے مل کر اسے رخصت کر رہے تھے اسکا دل بھر آیا، اسکی ہمت نہیں تھی وہ جاتی اس کے گلے مل کے اسے الوداع کہتی۔

اچانک ایک بچے ان اسکا ہاتھ پکڑا اس میں ایک رقعہ ڈالا اور بھاگ گیا رو شنی اسکی شکل بھی نہ دیکھ پائی

ہاتھ میں تھامے رقعے پہ اسکی نظریں جمی تھیں، اسنے چاروں طرف نظریں گھمائی کسی نے دیکھ نہ لیا ہو پھر رقعہ کھولا

"کل دوپہر کو تمہارے گھر کے پچھلے کھیت میں لگے آموں کے باغ میں آؤنگا، ٹھیک دو بجے۔۔۔ہو سکا تو آنا

رضا کرم داد"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک پیغام تھا،اسنے شدت سے اس کاغذ کو اپنی مٹھی میں بھینچا،اسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی،دل بے قابو تھا

اسے پھر خبر نہیں ہوئی وہ رخصتی کب ہوئی،وہ واپس گھر کب آئی بس اس کی مٹھی میں قید وہ کاغذ اس کے جذبات کی حدت کو محسوس کر رہا تھا،گھر آ کر اپنے کمرے کا دروازہ لاک کر کے اسنے پھر سے رقعے پہ لکھے پیغام کو پڑھا،بار بار پڑھا

"رضا کرم داد"

اس کے لبوں نے سرگوشی کی آنکھیں چھلکی،اسنے آنسوؤں کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے صاف کیا۔۔

www.novelsclubb.com

++++++++++++++++++++++++++

"تو سچ میں ملے گی اس سے؟!!"

فرخندہ حیران تھی۔روشنی اگلی صبح اس کے گھر موجود تھی،وہ چارپائیوں پہ چادریں بچھا رہی تھی،

"ہاں"

"حیرت ہے"

فرخندہ نے طنز کیا

"کیوں"؟

"کچھ نہیں۔۔۔یونہی۔۔۔۔"اس کے تیز چلتے ہاتھ پل بھر کو تھمے،اسنے سر سے پیر تک روشنی کا جائزہ لیا

"عشق توانسان کو بے غیرت بنادیتا ہے روشنی۔۔۔تو بھی بن گئ"

روشنی کو اسکی بات بری لگی

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا،بس اتنا جانتی ہوں۔۔۔اسے دیکھے بنا سکوں نہیں اتا۔۔۔اس رات نیند نہیں اتی جس رات اس کا خط نہ پڑھوں۔۔۔بار بار نہ پڑھوں۔۔۔سوچ۔۔خط آدھی ملاقات ہے۔۔۔مجھے پوری ملاقات کا سندیسہ آیا ہے،کیسے چھوڑ دوں۔۔اور اگر نہ گئی وہ سمجھے گا مجھے اسکی قدر نہیں"

روشنی نے اپنا مدعا بیان کیا

"چل پھر اسے بول۔۔۔گھر والوں کو بیجھے،۔۔آموں کے باغ عشق کی بدنامیاں اپنی خوشبو کی طرح پھیلائیں گے۔سوچ سمجھ کے قدم اٹھانا،"

فرخندہ نے اپنی کہہ کر تکیوں کے غلاف اتارے

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی، پھر وہاں سے نکل آئی اسے پرواہی اب کہاں تھی کسی کی،

++++++++++++++++

دوپہر کو سب کے سعنے کے بعد اسنے دھیرے سے گیٹ کھولا اور منہ چھپاتی باہر نکل آئی۔۔کھیت کی پکڈنڈی پہ چلتی اور آموں کے باغ کی طرف تیز قدموں سے چلی۔آگے ٹھنڈی چھاوں تھی مکمل خاموشی دور کہیں کوئل کی کوک،اور پتوں کی سرسراہٹ تھوڑی ہی فاصلے پہ رضا زمین پہ بیٹھا تنکوں کو توڑ رہا تھا روشنی کے قدموں کی چاپ سن کے وہ فوراً کھڑا ہوا۔کپڑے جھاڑے،کالر سیدھا کیا بالوں پہ

ہاتھ گھمایا،

روشنی اس کے قریب تھی، چادر سے آدھا چہرہ ڈھکا ہوا تھا مگر اسکی سیاہ آنکھیں رضا صاف دیکھ رہا تھا، روشنی نے چہرے سے چادر ہٹائی، رضا نے بے اختیار آنکھیں بند کیں، روشنی نے نظریں جھکائی، ایک تیز ہوا کا جھونکا گزرا رضا نے اسکی خوشبو محسوس کی بہت قریب سے

"مجھے معاف کر دینا۔۔۔میرے دل پہ میرا بس نہیں چلا، اسلیے یہاں بلایا"

رضا نے بات کا آغاز کیا

روشنی خاموش تھی

"تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو دل ہار آیا تھا، آج تمہیں یہاں اپنے پاس دیکھا تو محسوس ہوتا ہے تمہارا دل جیت لیا ہے، یقین کرو، تمہارا دل میرے دل سے زیادہ قیمتی ہے میرے لیے اب"

روشنی کے لب مسکرائے

www.novelsclubb.com

رضا نے آگے بڑھ کر اس کے سفید مرمریں ہاتھوں کو تھاما،

"میرا ساتھ دو گی؟امید، بھروسہ، آس کیا کچھ نہ تھا اس ایک جملے میں, اسکی آنکھیں لودے رہی تھی روشنی دوسری جھلک دیکھ نہ پائی،

رضا نے بے تابی سے اس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مظبوط کی

"بولو"

"اس آس پہ۔۔۔۔کہ تم مجھے زندگی کے کسی موڑ پہ تنہا نہیں چھوڑو گے۔۔۔ہر مشکل ہر درد میں ساتھ دو گے"

پہلی بار وہ بولی تھی،اس کے لہجے میں خدشہ تھا،ڈر تھا

جو کسی بھی لڑکی کو ہو سکتا ہے

رضا نے گہرا سانس لیا

"اپنی آخری سانس تک۔۔۔تمہارا ہوں۔یہ کوئی عہد ہے نہ دعوا یہ ایک محبت کرنے والے دل کی آواز ہے۔"

روشنی نے دھیرے سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا

"ہمیں یوں نہیں ملنا چاہیے"

وہ بولی

"لیکن۔۔۔۔جب تک ہم ایک نہیں ہو جاتے۔۔۔میرا مطلب"

وہ رک گیا

"تو رشتہ بھیجو"

روشنی نے تجویز دی

"ہاں۔۔۔مگر۔۔۔تم خط کا جواب نہیں دیتی۔۔۔"

"اب دے دونگی"

"لیکن" اوہ الجھا

"یہ سب ٹھیک نہیں" روشنی اس کی الجھن سمجھ رہی تھی

"لیکن۔۔۔سچ یہ ہے تمہیں دیکھے بنا چین نہیں آئے گا اب،"

www.novelsclubb.com

وہ بے بسی سے سر جھکا کر بولا

"چلتی ہوں" روشنی نے قدم واپس بڑھائے۔۔۔رضا نے بسی سے اسے جاتا دیکھا

"مجھے معاف کر دو۔۔۔آئیندہ نہیں بولوں گا پلیز۔۔"

اسے لگا وہ روٹھ گئی۔

روشنی نے آخری نگاہ اس پہ ڈالی اور آموں کے باغ سے نکل گئی۔

$$$#

******

"مجھے تم سے یہ امید قطعی نہیں تھی۔۔تم اتنی بہادر تو نہیں۔۔۔اتنی بے خوف"؟

فرخندہ اس کے بالوں میں کنگھی کرتے حیرت سے بولی روشنی نے سارا قصہ اس کے گوش گزار دیا تھا وہ ہولے سے مسکرائی فرخندہ کو اسکے تاثرات نظر نہیں آرہے تھے،

"اسے بولا رشتہ بھیجے"؟

اسنے اگلا سوال کیا

"کہاہے۔۔۔۔"

مختصر جواب

"ویسے۔۔۔روشنی شاید تجھے ایک بات کی خبر نہیں"

فرخندہ نے اسکو کہا تو اسنے آنکھیں موندے ہی سوال کیا

"کونسی"؟

"عالیہ تیری پکی سہیلی بنتی ہے مگر گھر کی بات تجھے نہیں بتاتی۔۔۔"

"کونسی بات بھلا"؟

www.novelsclubb.com

روشنی زچ ہوئی

"رضا کی منگنی بچپن سے اسکی پھپھو کی بیٹی سے ہوئی ہے" روشنی نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں فرخندہ کے اس ہاتھ جس میں کنگھی تھی کو زور سے دبوچہ اس کے ہاتھ چوڑیاں کڑک کی آواز سے ٹوٹی فرخندہ زور سے چیخی

"پاگل ہے کیا تو؟ چھوڑ ڑ ڑ"

روشنی اسکی طرف پلٹی اس کو بازو سے کھینچ کے اپنے قریب کیا فرخندہ کے چہرے پہ درد نمایاں تھا

"وہ بات نہ کیا کر جس سے کسی کا دل اُجڑنے کا خطرہ ہو"

ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا

"جا"

اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگی فرخندہ نے اپنی کلائی کو دیکھا جہاں ٹوٹی ہوئی چوڑی کا ایک ٹکڑا چبھا ہوا تھا خون رسنا شروع ہو گیا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"دل اجڑنے کا تجھے خوف ہے۔۔۔ باقی کسی بات کا نہیں، سہیلی ہے ناں تو، دعا ہے اللہ کرے تیرا عاشق تجھے مل جائے بھلے زمانہ چھوٹ جائے تیرا۔۔۔ پھر پوچھوں گی۔۔۔۔ دل کے بسنے کا درد کیسا ہے"؟

وہ کہہ کر رکی نہیں تھی ایک جست میں کمرے سے نکلی

روشنی نے اسے جاتے ہوئے دیکھا ایک ہنکارا بھرا اسکی نظر اسکی ٹوٹی ہوئی چوڑیوں پہ پڑی۔

++++++++++++++++

کرم داد نے پگ اتار کر ٹیبل پہ رکھی۔چارپائی پر بیٹھتے ہوئے فیقے کو سبزیاں نیچے رکھنے کا اشارہ کیا اسنے بڑا سا ٹوکرا نیچے رکھا وہیں بیٹھ گیا

"رضا کی ماں۔۔۔۔لو آج سبزی بناو"صفیہ دوپٹے کو سر پہ درست کرتی وہاں آئی دوسری چارپائی بیٹھ گئیں

"جی بن جائے گی"

ان کے لہجے میں اداسی تھی فیقے نے ماتھے سے پسینے پونچھا اور سلام کر کے نکل گیا

"اداس ہو کیا"؟

کرم داد نے استفامیہ لہجے میں پوچھا

www.novelsclubb.com

"عالیہ کے بغیر دل نہیں لگتا"

"اس میں کیا ہے۔۔۔جا کے مل آئیں گے۔۔ویسے بھی شادی کی تاریخ تو لینی ہے ان سے جانا تو ویسے بھی ہے کل ہی چلتے ہیں"

کرم داد نے کہتے ہوئے جوتے اتارے دونوں پاوں اوپر کر کے لیٹ گیا

"کس کی شادی"؟صفیہ نے حیرت سے پوچھا

"رضا اور نیلم کی شادی کیا یاد داشت کھو چکی ہو بیگم ؟کہا نہیں تھا سردیوں میں انکی شادی ہو گی ؟ایک ماہ ہی ہے اب سمجھو۔۔۔خریداری میں ہی تم نے یہ مہینہ لگا دینا ہے"

www.novelsclubb.com

صفیہ کا دل مٹھی میں آگیا

"رضا راضی نہیں ہے آپکو۔۔۔۔"

"بس۔۔۔صفیہ بیگم بس۔۔۔اسے سمجھانا تمہارا فرض ہے اسے بولو بہن کا گھر بسنے دے۔۔۔"

انہوں ہاتھ اٹھا کر صفیہ بیگم کی بات کاٹی

"میں بہن کو زبان دے چکا ہوں۔۔۔اب انکار کی گنجائش نہیں"

انہوں نے اپنی کہہ کر تکیے پہ سر رکھا

"اگلے ہفتے آئے گا تو زرا ٹھیک سے سمجھانا، میں نہیں چاہتا میں اس پہ غصہ کروں۔۔۔پیار سے مان جائے۔"

وہ آنکھیں بند کر کے کہہ رہے تھے

صفیہ بیگم خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی۔۔وہ بحث نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

++++++++++++++

www.novelsclubb.com

"چل مان جاناں اب"

روشنی پچھلے ایک گھنٹے سے دو دن پہلے کے رویے کی معافی مانگ رہی تھی مگر فرخندہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں کچن سے صحن میں بظاہر کام کرتے اسے نظر انداز کر رہی تھی

"کلائی تو دکھا"

بلا آخر اسنے اسکا ہاتھ تھاما

"معاف کر دے" روشنی کے لہجے مین منت تھی فرخندہ نے لب کچلے،

"سمجھ آ گیا مجھے، عشق کیسے کسی کی مت مارتا ہے،"

روشنی دل کھول کر ہنسی فرخندہ نے اسے حیرت سے دیکھا اس کا رنگ ڈھنگ ہی اب الگ تھا، ہنستی تو بلاوجہ ہنستی جاتی، آنکھیں چمکدار ہو چکی تھیں جیسے روشنی پھوٹ رہی ہو ان سے، اور روشنی کے انگ انگ سے لگتا کوئی خوشبو ہوا میں تحلیل ہو رہی ہو اس کے گلابی لب شوخ نغمے گنگناتے، اسکی چال میں سرمستی تھی

وہ ہنس ہنس کر بے حال ہوئی تو صحن میں لگی چارپائی پہ بیٹھ گئی روشنی نے موٹر لگائی پائپ اٹھایا اور کچے صحن پہ پانی چھڑکانے لگی

سوندھی سوندھی مٹی کی خوشبو نے پورے گھر کا احاطہ کیا روشنی نے لمبا سانس لیا

"اففففففف یہ خوشبووووو"

فرخندہ نے بڑے غور سے اسے دیکھا

"چاچی چاچا کدھر ہیں"؟روشنی نے پوچھا

"آج کھیتوں میں پانی کی باری ہماری ہے ادھر گئے ہیں سب اماں پڑوس میں"

فرخندہ کی بات ختم ہوئی روشنی فورا اٹھی اس سے پائپ کھینچا اور پانی کا رخ فرخندہ کی طرف کیا

"روشنی نہ کرررر" وہ چلائی مگر روشنی کے قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے

اسنے فرخندہ کی ایک نہ سنی

"رک تو" وہ مکمل بھیگ چکی تھی اسنے پائپ کھینچ کر روشنی کو بھی بھگو دیا۔۔۔

وہ دونوں ہنس رہی تھی، صحن مکمل بھیگ چکا تھا جیسے بے حد بار کے بعد ہوتا ہے

فرخندہ نے بھاگ کے موٹر بند کی

"تجھے کیا ہو گیا ہے روشنی،۔۔۔ بلکل پاگل ہے تو"

فرخندہ مسکراتے ہوئے بولی

"میں بہت خوش ہوں سہیلی۔۔۔بہتتتتت دل چاہتا ہے، چیخ چیخ کر زمانے کو بتاؤں، میرے من کر اندر لڈو پھوٹ رہے ہیں یقین کر۔۔۔اس محاورے کو آج سمجھا"

"پتا نہیں۔۔۔مجھے تم پاگل لگتی ہو، دیوانی سی"

فرخندہ نے کہا تو روشنی نے اسکا ہاتھ پکڑا

"اسنے مجھے یہاں چھوا ہے فرخندہ۔۔۔ابھی تک اسکا لمس موجود ہے، ابھی تک میری سانسوں میں اسکی خوشبو ہے، بھی تک وہ لمحے میری آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہے ہیں، یہ سب پاگل پن ہے کیا"؟

روشنی نے بے چارگی سے کہا

"تو بہت آگے نکل چکی ہے، بہت آگے"

روشنی نے نفی میں سر ہلایا

"میں تو کہیں نہیں۔۔۔کہیں بھی نہیں۔"

****

ساجد اور رضا دو اور لڑکوں کے ساتھ ہوسٹل کے کمرے میں رہتے تھے وہ دونوں سو چکے تھے ساجد بھی کروٹیں بدل رہا تھا جب اسکی نظر رضا کے بیڈ پہ پڑی تو اسے خالی پا کر وہ چونک گیا، کمرے میں نظر گھمائی، واش روم کی بھی لائٹ آف تھی، وہ بستر سے اٹھا جوتا پہنا اور باہر نکل گیا کوریڈور بلکل خالی تھی اسنے دائیں بائیں دیکھا کوریڈور کے آخر میں نیچے جاتی سیڑھیوں پہ اسے رضا کی پشت نظر آئی وہ سیدھا اسی طرف گیا وہ دو سیڑھیاں چھوڑ کر تیسری سیڑھی پہ ہاتھوں میں خط لیے بیٹھا تھا، ساجد پہلی سیڑھی پہ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"بھلا اس وقت کیا تک ہے یہاں بیٹھنے کی؟ خط پڑھنے کی؟ قسم سے تم عاشقوں کا بھی کوئی حال نہیں دن رات نہیں دیکھتے جگہ نہیں دیکھتے۔"

ساجد کی بات پہ رضا نے خط اسکی طرف بڑھایا۔ ساجد نے خط پڑھ کر گہرا سانس لیا

"اب؟" ساجد کے سوال پہ اس نے ریلنگ سے ٹیک لگا کر اسے دیکھا

"ابا کا حکم ہے، حکم "اسنے حکم پہ زور دیا

"مجھے نہیں لگتا بارویں کے امتحان دے پاوں گا"

ساجد نے نفی میں سر ہلایا

"اُلٹا ہی سوچنا، وہ باپ ہیں تمہارے ماں باپ ایموشنل فول ہوتے ہیں تم رونا دھونا دیکھنا جذباتی ہو کر رشتہ ختم کر دیں گے "ساجد اسے تسلی دے رہا تھا

"تم شاید حکم کا مطلب نہیں جانتے، ابا نے صاف لکھا ہے، مجھے نیلم سے شادی کرنی ہے یہ انکا حکم ہے اگلے مہینے کی دس تاریخ بھی طے ہو گئی ہے بس اسی مہینے کے آخر میں نکاح بھی طے کر دیا، اب بتا؟ کیا بچا ہے"؟

رضا بے بسی سے بولا

"کیا سوچا ہے پھر"؟

"روشنی کے علاوہ کچھ نہیں سوچا، نہ سوچ سکتا ہوں میرے دماغ کی نسیں پھٹنے لگتی ہیں جب اس کے بنا زندگی کا تصور بھی کروں، یار یہ ماں باپ کیوں نہیں سمجھتے؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اولاد پہ جان دے دیں گے مگر اس کی خوشی قربان کر دیں گے اپنے فیصلے مسلط کریں گے ایسے کیوں ہوتے ہیں"؟وہ رو دینے کو تھا اسکی آنکھوں کی ڈوریاں لال۔ہو رہی تھیں

"میں چاچا سے بات کرونگا"

رضا نے نفی میں سر ہلایا"اس ہفتے جا کر بات کرونگا".

"اگر نہ مانے تو"؟ساجد نے پوچھا

"تو آپشن بی۔۔۔روشنی سے ملوں گا ہم کورٹ میرج کریں گے"

ساجد کی آنکھیں پھیل گئی

"یہ انتہائی قدم ہے رضا۔۔وہ مان جائے گی؟؟"

"اسکی مرضی۔۔۔آخری فیصلہ اسکا ہو گا"رضا نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

++++++++++++++++++

"بھینسوں کے باڑے کی آج صفائی ہو رہی ہے اسی لیے بھینسیں پورا دن ڈیرے پہ

ہو نگی"

فیقے نے کرم داد کو بتایا کرم داد نے چھڑی چارپائی کے ساتھ ٹکائی سفید کاٹن کے

سوٹ میں ملبوس کرم داد نے حقہ سیدھا کیا

"چل۔۔۔۔دیکھ لینا، کسی کا کھیت نہ برباد کریں"

حقے کا کش لیتے ہوئے کرم داد نے کہا

"ارے چودھری صاحب فکر نہ کریں"

"فیقے؟ وہ اپنا سلطان ہے کیا"؟

کرم داد نے چشمے کی اوٹ سے دیکھا دور سے آتا سلطان اسے دکھائی دیا

"جی جی۔۔۔اپنا جوائی ہی ہے جی"

فیقے نے کہتے ہوئے دوسری چارپائی کی چادر درست کی

"اسلام علیکم ماما جی"

کرم داد نے اٹھ کر اسے گلے لگایا

"وعلیکم سلام بچے، کیا حال ہے"

"سب ٹھیک الحمدللہ"

"میری دھی کیسی ہے"؟

وہ بھی ٹھیک ہے ماما جی" سلطان نے مسکرا کر کہا وہ فکر مند تھے عالیہ کے لیے

"خیر ہو؟ ڈیرے پہ کیوں آئے مجھے پیغام بھیجتے میں گھر آجاتا" کرم داد نے دوبارہ حقے کا کش لیا

"مامی نے بتایا آپ کچھ دیر پہلے نکلے میں نے سوچا خود حاضری دے دوں"

کرم داد نے اثبات میں سر ہلایا

"میں لسی کا انتظام کرتا ہوں"

فیقہ وہاں سے لسی کا کہہ کر نکل گیا

"ماما۔۔۔ نکاح کے بارے میں کیا سوچا پھر؟ اماں پریشان ہیں جب سے کسی نے انکو بتایا رضا نہیں مان رہا تب سے وہ بہت پریشان رہتی ہیں"

www.novelsclubb.com

سلطان کے لہجے میں فکر اور خدشات نمایاں تھے

"میری بہن کو بول۔۔۔بھائی کا وعدہ ہے نیلم میری ہی بہو بنے گی فکر کاہے کی"؟

سلطان سر جھکا گیا

"ماما۔۔۔ڈر تو ہوتا ہے ناں۔۔۔نیلم بھی روتی ہے کے رضا کی مرضی کے بناوہ گھر کیسے بسائے گی"؟

"یہ دو چار دن کا انکار ہے۔۔۔شادی ہو جانے دو دیکھنا کیسے خوش خوش گھومیں پھریں گے دونوں۔۔"

کرم داد نے وثوق سے کہا

"اماں کہتی ہیں وہ رضا سے بات کریں گی"

سلطان کی بات پہ کرم داد نے دھواں ہوا میں اڑاتے نفی میں سر ہلایا

ء"اسکی ضرورت نہیں۔۔۔وہ انکار کر ہی نہیں سکتا میرے آگے "انکی آواز میں پختہ یقین تھا۔سلطان چپ ہو گیا

www.novelsclubb.com

++++++++++

ٹھیک اسی ہفتے رضا گھر تھا کھانا کھانے کے بعد صحن میں لگی چارپائیوں پہ کرم داد رضا اور نفیسہ بیگم بیٹھے تھے، رات کی رانی کی خوشبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی، رضا نے چائے کا گھونٹ بھر کر کرم داد کو دیکھا جنکی نظریں سامنے لگے پودوں پہ تھیں

نفیسہ بیگم نے اسکو اشارہ کیا بات کا آغاز کرنے کے لیے رضا نے تھوک نگلا

"ابا" اسنے بلا آخر پکارا

"میری زندگی کا معمالا ہے، میری۔ خوشی کا" کرم داد خاموش تھے

"میں اسے بھی خوش نہیں رکھ پاؤں گا، دو زندگیاں تباہ ہو جائیں گی"

کرم دادا بھی تک کچھ نہ بولے رضا نے ماں کو دیکھا

"آج کا دور مختلف ہے، ہم ان پہ زبردستی نہیں کر سکتے, کیا حرج ہے آخر اس میں"؟

نفیسہ بیگم کی آواز پہ انہوں نے پہلی بار سامنے پودوں سے نظریں ہٹائیں

"جاؤ۔۔۔دو ہفتے بعد نکاح ہے تمہارا، اپنی پسند کے کپڑے لو، نفیسہ بیگم اسکو پیسے دے دو، شہر سے شاپنگ کرنا"

وہ ختمی لہجے میں بولے رضا نے ایک بے بس نگاہ ماں پہ ڈالی

"ابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسنے ایک پھر پکارا، حکم داد نے اسے وہیں روک دیا قہر الود نگاہوں سے اسے دیکھا،

رضا ایک جھٹکے سے اٹھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا

"یہ سب تمہاری شہہ ہے ورنہ آج تک اسنے میرے حکم پہ دوسری بات نہیں کی،

بس کر دو اسے سمجھاؤ نہیں تو بیچ سے ہٹ جاو میں دیکھ لوں گا"

نفیسہ بیگم بنا کچھ کہے وہاں سے اٹھ گئیں

اندر وہ کھڑکی کے پاس کھڑا دونوں ہاتھ کھڑکی پہ رکھے غصے سے بے حال ہو رہا تھا

--

نفیسہ بیگم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

""میں مر جاؤں گا، بھاگ جاؤں گا کچھ بھی کر لونگا مگر وہیں شادی کرونگا جہاں میں چاہتا ہوں"

نفیسہ بیگم نے اسے حیرت سے دیکھا

"کہاں"؟رضا کا یہ روپ آج دیکھا تھا انہوں نے جنونی آگ برساتا ہوا

"صبر رکھیں۔۔۔دو دن بعد بتا کر جاوں گا بس دو دن"

ہاتھ سے دو کا اشارہ کر کے مٹھیاں بھینچ کر وہ باہر نکل گیا نفیسہ بیگم اسے جاتا دیکھتی رہ گئی

www.novelsclubb.com

++++++++++++++++++++++

اگلی صبح وہ ساجد کے پاس تھا اسے لے کر نہر پہ چلا گیا سارا قصہ اسے سنایا اور پیغام بھیجنے کو کہا روشنی کو۔

"یہ چھپ چھپ کر ملنا خطرے سے خالی نہیں، خط لکھ لے"

رضا نے پتھر پانی میں پھینکا ایک بلبلا بنا اور پتھر ڈوب گیا، مگر دائرے کتنی دیر ابھرے رہے

"تو بس پیغام بھیج، مجھے اس سے ملنا ہے آج رات اس کی چھت پہ۔۔۔اسے بول بارہ کے بعد وہاں آ۔جائے"

رضا نے دوسرا پتھر پھینکا

"بول دو نگا، میں ساتھ چلوں گا تیرے، کوئی اونچ نیچ نہ ہو جائے، اسکی سہیلی کے گھر آج پیغام بھیجتا ہوں۔۔۔باقی دیکھو وہ آتی ہے کے نہیں"

"آئے گی،"

رضا وثوق سے بولا

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔تو موڈ ٹھک کر اب" ساجد اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

"موڈ میرا اس لیے خراب نہیں کے اس سے ملنا ہے, مجھے اس مسلئے سے نکلنا ہے بس"

www.novelsclubb.com

ساجد نے اسکا کندھا تھپتھپا

******

ساجد نے کسی ذریعے سے فرخندہ تک پیغام بھیجا تھا کیونکہ فرخندہ کا چھوٹا بھائی اور ساجد کا بھائی ایک ہی کلاس میں تھے اور دوست بھی تو ایک چھوٹا سا رقعہ فرخندہ تک پہنچانا مشکل بھی نہ تھا اسنے تفصیل تو نہ لکھی مگر اسے ملنے کے لیے چھت پہ پہنچنے کا کہا، فرخندہ وہی رقعہ لے کر اس کے گھر پہنچی

"افففففف کوئی دیکھ لیتا تو"؟

روشنی کو سب سے پہلی فکر یہی ہوئی اسنے گود میں رکھی کتابیں سمیٹیں اور رقعہ لے کر پڑھنے لگی، فرخندہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی، جہاں بظاہر کوئی خوف نہیں تھا، عجیب سی چمک در آئی تھی اس کے چہرے پہ اسکی آنکھوں میں اس کے لبوں کی مسکراہٹ بہت گہری تھی۔

"مجھے لگتا ہے تم مل نہیں پاو گی" فرخندہ نے خدشہ ظاہر کیا

"کیوں"؟روشنی نے بھونیں سکیڑ کر کہا

"مشکل ہے ناں، تمہارے بھائی گھر ہوتے ہیں، اگر کوئی جاگ گیا؟اول تو یہ بھی ممکن ہے سب سوئیں نہ، کسی نے اسے ہی چھت پہ چھڑھتے دیکھ لیا تو"؟فرخندہ کے لہجے میں خوف ہی خوف تھا بھلا محبت کیا ہے جو ایک کمزور سی لڑکی کو بہادر بنا دیتی ہے بے خوف بنا دیتی ہے کسی حد تک نافرمان بھی وہ سوچے جا رہی تھی، روشنی نے چارپائی پہ رکھی ساری کتابیں اٹھائی اور شیلف پہ رکھی،

"دیکھو، اول تو سب دن کے تھکے دس بجے ہی سو جاتے ہیں اگر کوئی جاگ بھی گیا تو دیکھ لیں گے"

www.novelsclubb.com

روشنی کا لہجہ مظبوط تھا

"تو؟تُو ملے گی؟آدھی رات کو"؟

فرخندہ اچھل کے کھڑی ہوئی۔

"آہستہ بول۔۔۔رات کو کوئی پکڑے یاناں ابھی تو پول کھول دے"

فرخندہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا

"اتنا اچانک اسنے بلایا۔۔۔۔میں خود کو روک نہیں پا رہی اسے کیسے روکوں؟سچ کہوں تو میرے دل میں کوئی خیال نہیں آرہا کے پکڑی گئی تو"؟

روشنی کی بات پہ فرخندہ کا چہرہ مزید حیرت سے پھیل گیا

"روشنی۔۔۔۔۔چائے بنا خالا کو ثر آئی ہیں"اماں رشیدہ کی آواز کمرے تک آئی

"لو جی۔۔۔۔تمہاری خالا کے چکر بڑھتے جا رہے ہیں جا میٹھی چائے بنا، گڑ زیادہ ڈالنا"فرخندہ نے اسے چھیڑا روشنی نے اسے گھورا

"بکواس نہ کیا کر۔۔چل چلیں"

www.novelsclubb.com

++++++++++++++++++++

"یہ نکاح کا سوٹ ہے نیلم کا اور یہ تیرا۔۔۔۔"صفیہ بیگم نے رضا کے آگے کپڑے رکھے اسنے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔

صفیہ کا دل کٹ کر رہ گیا

"دیکھ بیٹا،مان جاعالیہ کو تو دیکھ"

صفیہ نے التجہ کی

"صفیہ کو دیکھوں اور اپنے دل کو؟اماں وہ پھپو پھو ہیں انکار کریں ہم دو چار دن ناراض ہوں گی پھر سب ٹھیک ہو جائے گا آپ سمجھتی کیوں نہیں؟وہ اتنی ظالم نہیں کے عالیہ کو گھر سے نکال دیں"

"اللہ نہ کرے۔۔"صفیہ کا دل ہول گیا رضا نے نفی میں گرن ہلائی

"سسرال تو سسرال ہی ہوتا ہے،چاہے سگی پھپو پھو ہو یا ماسی اپنے رنگ دکھا دیتے ہیں سب"

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم خالہ"ساجد نے سلام کیا تو صفیہ نے بات وہیں چھوڑ دی

"وعیکم سلام۔۔۔ساجد آ گیا اب سمجھا اسکو۔۔۔ہماری عزت داؤ پہ لگا دی تمہارے دوست نے سمجھاو اسکو۔۔۔۔بڑھاپہ مشکل کر دے گا یہ ہمارا اب"

صفیہ کے لہجے میں دکھ تھا

"سب ٹھیک ہو جائے گا خالہ "ساجد نے تسلی دی رضا ہنوز کھڑکی سے باہر نظریں جمائے کھڑا تھا۔صفیہ اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی

"یہ کپڑے ہیں۔۔۔واہ سوٹ تو پیارا ہے "ساجد نے اسے چھیڑا رضا نے سوٹ اٹھا کر صوفے پہ پھینکا

"اچھا یار۔۔نہیں اچھا۔۔چل خوش ہو جا"

ساجد نے اسکو کندھے سے لگا کر کہا

"مجھے نہیں پتا رات کب آئے گی،مجھے بہت بے چینی ہے لگتا ہے اس نے انکار کیا تو وہیں ڈھیر ہو جاؤں گا،اور انکو اپنی عزت کی پڑی ہے"

رضا کی آنکھیں بھیگی تھیں

"یار،اچھے کی امید رکھ"

"مجھے نہیں پتا امید کیا ہوتی ہے۔۔بس صرف بے چینی ہے "ساجد خاموش ہو گیا

رضا نے دونوں کہنیاں کھڑکی پہ ٹکائی اسکی نظریں باہر گھنے درختوں پہ تھیں۔

++++++++++++++++++++++

رات کو بارہ بجے وہ لوگ روشنی کے گھر کے باہر موجود تھے چھت پہ چڑھنا آسان نہیں تھا رضا نے نیچے ایک لوہے کا ڈول رکھا اس پہ کھڑا ہو گیا مگر حویلی کی دیوار ابھی بھی اونچی تھی ساجد اس کے ساتھ ڈول پہ چڑھا وہاں دونوں کے کھڑے ہونے کی جگہ نہیں تھی ساجد نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"میرے کندھے پہ چڑھ کے اوپر ہو جا"

رضا نے نفی میں سر ہلایا

"ڈول گر جائے گا" ساجد نے نچے ہلتے ہوئے ڈول کو دیکھا زرا سا بھی توازن بگڑنے پہ وہ دونوں نیچے گر سکتے تھے

ساجد نے ساتھ لگے درخت کی ٹہنی کو لپک کر پکڑا ڈول زور سے ہلا درخت اندر کی جانب لگا تھا، جسکی شاخیں باہر تک تھیں مگر نیچے سے شاخ کو پکڑنا تقریباً ناممکن تھا

"گر جائے گا تو کیا کر رہا ہے"؟ رضا نے غصے سے اسے دیکھا

"مظبوطی سے کھڑا رہ۔۔۔ڈولکے دونوں سروں پہ پاوں رکھ"

رضا نے اسکی ہدایت پہ عمل کیا ساجد نے ایک جست میں چھلانگ لگائی اس شاخ سے۔لپک کر جا کر درخت کی دوسری شاخ کو مظبوطی سے پکڑا رضا۔کی آنکھیں پھیل گئیں

اب وہ درخت پر چڑھ رہا تھا جو حویلی کی دیوار سے بہت اونچا تھا

وہ باآسانی درخت سے دیوار پہ ہوا اور رضا کو کھینچ کر اوپر کیا دھیرے دھیرے وہ لوگ دیوار سے ہوتے ہوئے چھت پہ۔چڑھ گئے "کیا ہو جاتا تیرا سسر یہی پیڑ باہر لگاتا؟ہم سیدھا درخت پہ چڑھ کے اجاتے"

www.novelsclubb.com

ساجد کی بات پہ رضا دبی دبی مسکراہٹ سے ہنسا

چل اس کونے میں جا کر انتظار کر میں ادھر بیٹھا ہوں

رضا نے دیوار کے سہارے جھک کر سامنے بنی ممٹی کے کونے میں پناہ لی

****

انتظار کی گھڑیاں لمبی ہی ہوتی ہیں،ایک ایک پل انسان سولی پہ لٹکے گزارتا ہے دل چاہتا ہے وقت مختصر ہو جائے مگر اسی انتظار کے حاصل کو صبر کا پھل کہتے ہیں،رضا کو نہیں معلوم کتنا وات بیت گیا تھا وہ دونوں چھت کے دو الگ الگ سروں پہ بیٹھے تھے بیٹھ بیٹھ کر اس کی کمر اکڑنے لگی تھی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا دیوار کا سہارا لیا اچانک اسے سیڑھیوں سے قدموں کی اہٹ سنائی دی،اس نے سانس روک کر آنکھیں بند کی تیز ہوا کے جھونکے کے ساتھ اس نتھنوں سے خوشبو ٹکرائی اسنے بے ساختہ آنکھیں بند کی۔وہ آچکی تھی اس کی ایک آواز پہ،ایک پیغام پہ اس سے بڑھ کر محبت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا تھا بھلا؟

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکی طرف آیا چودھویں چاند کی روشنی اتنی تیز تھی کے رضا اسکو صاف صاف دیکھ سکتا تھا،اسنے سیاہ چادر میں چہرہ ڈھکا ہوا تھا،اسکی سیاہ چمکدار آنکھیں اج بھی کاجل سے بھری ہوئی تھیں،اس کے ہاتھوں پہ مہندی لگی تھی،اسکا جسم خوشبویں بکھیر رہا تھا بلاشبہ یہ محبوب سے ملنے کی تیاری تھی۔

رضا دو قدم اگے بڑھا روشنی نے چہرے سے چادر سرکائی رضا کا دل زور سے ڈھڑکا

یہی تو وہ انتظار کا پھل تھا، اتنا حسین پر سکون لمحہ جو شاید زندگی بھر وہ بھول نہیں

پائے گا

"روشنی" رضا نے اسے پکارا

روشنی نے نظریں اٹھائی

"مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میرے دل پہ میرا اختیار نہیں رہا، تمہیں نہ سوچوں تو دماغ

کی نسیں پھٹنے لگتی ہیں، سمجھ نہیں آتا مجھے کیا ہو گیا ہے" روشنی نے بے اختیار

نظریں جھکائی

www.novelsclubb.com

"تم میرا سکون ہو"

روشنی کے ہاتھ کپکپانے لگے

رضا پیچھے مڑا، دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا

"اباجی نے میری ایک نہ سنی، پتا نہیں ماں باپ کیوں اولاد کے چہرے نہیں پڑھ

سکتے ؟اس ایک معاملے میں،انکو کیوں سمجھ نہیں آتا میں اپنا آپ کھو چکا ہوں،"

روشنی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"مجھے حکم دیا کہ میں۔۔۔۔۔آہ"اسنے گہرا سانس لیا

"میں انکی بھانجی سے شادی کر لوں"

روشنی ایک پل میں پیچھے ہٹی تھی،اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔اسنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر خود کو روکا

"میں۔۔۔انکی نہیں مان سکتا،میرا دل نہیں مانتا"روشنی کے آنسو ٹپ ٹپ برس رہے تھے

www.novelsclubb.com

"تم رومت۔۔میری بات سنو"

"کیا سنوں؟خواب دکھاتے ہوئے تمہیں سوچنا۔چاہیے تھا،اب میں کیا کرونگی؟؟ کیا؟"وہ تڑپی

"ہم کورٹ میرج کریں گے"

روشنی نے ہنکارا بھرا

نفی میں سر ہلایا وہ مسلسل رو رہی تھی

"ہم یہاں سے بہت دور اپنی دنیا بسائیں گے، ایکبار نکاح ہو گیا پھر ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکے گا" وہ اسکی طرف بڑھا

"ایسا ممکن نہیں۔" وہ بولی

"کیا تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں"؟ رضا نے اس کے ہاتھ تھامے، روشنی نے اسے دیکھا

"کیا تمہیں اپنی محبت پہ یقین نہیں"؟

"یقین ہے۔۔ مگر یہ سب ٹھیک نہیں۔ میں یہ نہیں کرونگی" وہ ٹھوس لہجے میں بولی

"روشنی۔۔۔" رضا نے اسے اپنے قریب کیا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھاما

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں مر جاؤں گا" روشنی نے اپنا سر اس کے سینے پہ رکھا

"میرے ساتھ چلو" روشنی نے نفی میں سر ہلایا رضا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے

وہ چپ ہوا اسکو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں قید کیا، وہ کتنی دیر روتی رہی رضا کا سینہ اس کے آنسوؤں سے تر ہو گیا

"میرا ساتھ دو۔۔۔" اس نے التجا کی

روشنی نے پھر سے انکار کیا "نہیں" اسکی آواز سسکی بن کر ابھری تھی

رضا نے آنکھیں میچی روشنی پہ اپنا گھیرا مزید تنگ کیا۔ موسم کے تیور بگڑ رہے تھے ہوا تیز ہو رہی تھی چودھیوں کا چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپ رہا تھا،

روشنی نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کیا۔

"تم کر لو شادی"

رضا گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

"نہیں۔یہ میرے اختیار میں نہیں" وہ تڑپ رہا تھا،

"چلتی ہوں۔۔۔موسم خراب ہو رہا ہے لگتا ہے بارش ہو گی، تم گھر جاو"

وہ کہہ کر وہاں سے پلٹی

"روشنی" رضا نے پکارا اس کے قدم پھر سے تھم گئے

رضا نے جیب سے سرخ گلاب کی کلی نکالی اسکی طرف بڑھائی

"اپنی آخری سانس تک تمہارا انتظار کرونگا،"

روشنی نے پھول کو تھاما آخری نگاہ اس پہ ڈالی اور چلی گئی

رضا پھر سے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ساجد بھاگ کر اس کے قریب ایا

"رضا۔۔۔ہوش کر"

اسنے اسکو کندھوں سے تھاما وہ اس کے سینے سے لگ کر بے اواز رونے لگا

ساجد سارا ماجرا سمجھ گیا تھا اس نے کچھ نہیں پوچھا اسکی پیٹ تھپتھپائی۔

"چل میرے یار۔۔۔بہت دیر ہو رہی ہے۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو مصیبت روشنی پہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آئے گی"

اسنے اسکو کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا رضا۔اس کے ساتھ ہو لیا

++++++++++++++++++

"ہائے ربا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فرخندہ نے منہ ہاتھ رکھ کر روشنی کو دیکھا، جس کے چہرے کی لو بجھ گئی تھی آنکھوں کی چمک کی جگہ اداسی ٹھہر گئی تھی، ہونٹوں پہ جامد چپ تھی

"روشنی ایسا نہ کرنا"فرخندہ نے اسے مشورہ دیا

روشنی نے کتاب سے پھول نکالا وہ ابھی تک تازہ لگ رہا تھا

اسکی خوشبو سونگھی

"پھر کیا کرے گی"؟اسنے پھر پوچھا

"اسے بول دیا۔۔۔کر لے شادی"

"یہ اچھا کیا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمممم"

"وہ ساتھ والے گاؤں کے چاچے ماجے نے بھاگ کے شادی کی تھی آج تک کوئی گاوں کا بندہ نہیں بھولا یہ بات۔۔۔۔اور وہ صبا کی پھپھو۔۔۔پتا ہے ناں بھاگی تھی تو گھر والوں نے بلا کر گھر میں قتل۔کر دی تھی اسکھ تو لاش بھی کسی کو نہیں ملی تھی"۔فرخندہ اسے قصے یاد دلا رہی تھی

"وہ کہتا ہے وہ آخری سانس تک میرا انتظار کرے گا"روشنی نے کہا

"جھوٹ بولتا ہے۔۔۔شادی ہونے دے دیکھنا یہ عشق معشوقی پہ ہنسے گا روشنی نے بے یقینی سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"اگر وہ ہنسنا ہی بھول گیا تو"؟روشنی کی بات پہ پہلی بار فرخندہ کی بولتی بند ہوئی تھی

"اسکی آنکھیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں وہ شخص جھوٹا نہیں،فریبی نہیں"روشنی کے لہجے میں اداسی تھی

"پھر بھی روشنی۔۔۔۔بھاگنا غلط ہے"فرخندہ نے اسے پیار سے دیکھ کر کہا

"ہاں۔۔۔غلط ہی ہے "روشنی نے پھول کتاب میں رکھا کتاب بند کی

++++++++++++++++++++++++

"رات سے بخار میں تپ رہا ہے، کہاں گئے تھے تم لوگ "؟صفیہ ساجد پہ برہم ہوئیں

"خالہ باہر ہی تھے بارش میں بھیگ گئے تھے شاید اسلئے۔۔۔میں ڈاکٹر کو لیکر اتا ہوں "وہ رضا کے پاس سے اٹھا

"مراد جو بھیج دیا ہے "صفیہ رضا کے سرہانے بیٹھی اس کے ماتھے پہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔۔اسکا جسم اگ برسا رہا تھا۔

"اندر آئیں ڈاکٹر صاحب "مراد ڈاکٹر کو لیکر اندر آیا

ساجد رضا کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھا آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بہت گہرے تھے

"بخار بہت شدید ہے "ڈاکٹر نے تھرمامیٹر پہ دیکھتے ہوئے کہا

"ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں یہ کچھ دوائیں ہیں یہ بھی لے آئیں"

اسنے پرچی مراد کی طرف بڑھائی

"کل تو میرا بچہ بلکل ٹھیک تھا"

صفیہ نے تڑپ کر کہا

"اماں۔۔۔حوصلہ رکھیں"مراد نے ماں کا کندھا تھپتھپایا۔

ساجد نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ کر اسے دیکھا جو سب اسے بے خبر تھا

ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا۔

اب تسلی کے چند خروف یا ڈھارس کچھ بھی اس کے کام نہیں آنا تھا۔وہ ٹوٹ چکا تھا

ریزہ ریزہ

کونسی دوا تھی ایسی جو اسکا دل جوڑ دیتی؟کونسا لفظ تھا جس میں یہ طاقت تھی کے اسکا

درد مٹا دیتا۔

کیا سمجھے تھے اور کیا نکلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ سوچ کے حیران ہیں ہم!

ہے پہلے پہل کا تجربہ اور

کم عمر ہیں ہم، انجان ہیں ہم

اے عشق خدارا رحم و کرم

معصوم ہیں ہم نادان ہیں ہم

نادان ہیں ہم! ناشاد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

++++++++++++++

www.novelsclubb.com

رضا کی حالت سمبھلی نہ تھی، تین دن گزر گئے تھے جوں جوں نکاح کا دن قریب آ رہا تھا اس کے اعصاب جواب دے رہے تھے، ساجد اس جے بیڈ کے ساتھ کرسی رکھے دونوں کہنیاں گود میں ٹاکئے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا رضا نے کروٹ بدلی دھیرے سے انکھیں کھول کر اسے دیکھا پھر آنکھیں موند لیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رضا" ساجد نے اسے پکارا

"آنکھیں کھول ناں یار۔۔۔بس کر دے ابھی بہت کچھ سہنا ہے ابھی سے ہار گیا تو آگے کیا ہو گا"؟ ساجد کے لہجے میں فکر نمایاں تھی

رضا نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا ساجد مسکرایا۔"چل ٹھیک ہو جا، ہم مل کر سب ٹھیک کریں گے"

"تم ایک کام کرو" رضا کی آواز مدھم تھی نحیف جیسے اس سے بولا نہ جا رہا ہو

"ایک آخری خط لکھو۔۔۔۔" رضا کی آنکھ کا کونہ بھیگا تھا، ساجد کا دل پسیج گیا۔وہ کہاں بھولا تھا اسے؟ اور اسنے بھولنا بھی کہاں تھا، جانے رگوں میں کیسے وہ سرایت کر گئی تھی اس کے، دل کے آر پار، ذہن کی ہر پرت میں

"اسے کہو۔۔۔اسے جب بھی لگے۔۔۔۔جب بھی۔۔۔۔تو وہ آ جائے۔۔۔ہم بہت دور چلے جائیں گے۔۔۔بہت۔۔۔دور" ساجد نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

"اسے کہنا، مجھے جینے کے لیے اس کی ضرورت ہے، کچھ ایسا لکھنا، وہ آ جائے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی ایسا لفظ، جو جادو کرے،"

ساجد نے اس کے ہاتھ کو دبایا

"تجھے جادو کی ضرورت نہیں ہے میرے یار۔۔۔ تیرا کہنا کافی ہے۔ میں لکھ دوں گا ،اور تو ٹھیک ہو جا۔۔۔ آگئی تو دیکھ کے کیا کہے گی"؟

رضا ایک بار پھر غنودگی میں چلا گیا۔ ساجد نے اسے پھر پکارا مگر اس نے آنکھیں نہیں کھولی۔۔

"یہ کیا ہے خالا"؟ صفیہ کو اندر آتے ایک لمبا دھاگا دروازے کے بیچ اوپر باندھتے دیکھ وہ حیران ہوا

www.novelsclubb.com

"تعویز بھیجا ہے اسکی پھپھو نے کہتی ہے اس کو اگ لگاؤ تاکہ یہ دیکھے سایہ ہوا تو اتر جائے گا" ساجد نے غور کیا دھاگے کے آخری سرے پہ کچھ باندھا ہوا تھا کاغذ میں لیپٹ کر

"خالا یہ سب شرک ہے۔۔۔ مت کریں" اانے روکا

"مجھے اپنا بچہ صحیح سلامت چاہیے۔۔۔اسے جگاؤ۔۔"ساجد جانتا تھا اب کچھ بھی کہنا فضول ہے اسنے رضا کو اٹھایا

"اسکو تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھاو"ساجد نے ویسا ہی کیا رضا بند ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

صفیہ نے تعویز کو اگ لگائی وہ دھیرے دھیرے سلگھنے لگا اور آگ پکڑ لی رضا آنکھیں ان شعلوں پہ تھیں۔کچھ منٹ میں تعویز اور دھاگہ جل گئے تو ساجد نے اسے پھر سے لٹا دیا۔

اب صفیہ اس پہ دم کیا ہوا پانی چھڑک رہی تھیں۔

"یہ عشق ہے خالہ۔۔۔۔سایہ ہوتا تو شاید بھاگ جاتا۔۔اسکی دوا محبوب ہے"ساجد نے دل ہی دل میں کہا

"اب سونے دو اسکو"وہ کہہ کر چلی گئی۔ساجد کی نظریں پھر سے رضا پر تھیں

++++++++++++++

رات کو سب کھانا کھا کر اپنے کمروں میں گئے تو روشنی نے اپنے کمرے میں آ کر سب سے پہلے اج موصول ہونے والا خط کھولا۔اسکی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی ہاتھ کپکپا رہے تھے،

"اسلام علیکم

میں ساجد ہوں۔رضا کی طبعیت بہت خراب ہے۔کوئی دوائی کوئی تعویز دھاگہ اثر نہیں کر رہا،بے سدھ پڑا ہے اس دن سے جس دن سے آپ سے مل کر گیا ہے۔ اگر ہو سکے تو۔اسکی بات مان لیں۔وہ کہتا ہے وہ آپ کے ساتھ دنیا بسانہ چاہتا ہے۔ آپکو جب بھی لگے۔آپ ایک اشارہ دیں۔بس وہ یہاں سے لے جائے گا آپکو"

چند سطروں کا یہ محض ایک پیغام تھا۔مگر روشنی کو لگا اسکا دل کسی نے مٹھی میں لیکر مسل دیا ہو۔

"یہ کیا ہے"؟

اسے اندازہ بھی نہیں ہوا کب اماں کمرے میں آئی دودھ کا گلاس ہاتھ میں لیے وہ

ہو چھ رہی تھی

"وہ۔۔۔آج ٹیسٹ تھا بس وہی۔۔"

اسکا لہجہ بھیگا ہوا تھا چہرے کا رخ موڑ لیا اسنے

"تُو رو رہی ہے"؟انہوں نے پوچھا ان کے لہجے میں شک تھا

"نہیں" وہ پلٹ کر مسکرائی

"اج کل نہ تو کھاتی پیتی ہے، نہ ہنستی بولتی ہے۔۔۔کیا بات ہے"؟وہ اس کے قریب آئیں اسنے کتاب کھول کر اپنا چہرہ جھکا لیا، وہ ماں تھی کہیں آنکھوں کا لکھا پڑھ لیتی تو؟یہی خوف اسے نظریں جھکانے پہ مجبور کر رہا تھا

"بھوک نہیں لگتی ماں۔۔۔"وہ خود کو نارمل کر کے بولی رشیدہ کی نظروں میں کچھ تھا۔۔۔جیسے وہ سمجھ رہی ہوں۔۔۔اور کچھ کہنا نہ چاہیں

"دودھ پی لو"انہوں نے کہا

اسکی آنکھوں کے سامنے پھر سے ساجد کی تحریر دوڑ گئی۔

اس کے دل نے دہائی دی "وہ بے سدھ ہے تو میں کیسے ہوش میں آسکتی ہوں"؟

"روشنی" رشیدہ نے پھر سے پکارا

"جی ماں" وہ ہڑبڑائی

"کچھ ہے کیا؟ ایسا لگتا ہے جیسے تیرا کچھ کھو گیا ہے۔ کچھ بہت قیمتی"

انکی ٹٹولتی نظریں اسے خود پہ محسوس ہوئی

"اپکا وہم ہے ماں"

اسنے ٹالا

"اللہ کرے"

انہوں نے دعا کی

"سو جا۔۔۔ دودھ لازمی پینا" وہ اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولی

روشنی نے بامشکل آنسوؤں کا گولا گلے میں اتارا

وہ چلی گئی تھی مگر ایک پھانس تھی ھو اس کے حلق میں اٹکی ہوئی تھی، اسنے پانی کا

www.novelsclubb.com

گلاس پکڑا ایک گھونٹ بھی وہ حلق میں نہ اتار سکی اسنے کھڑکی سے باہر کلی کر دی۔

دل جیسے زخمی ہو۔۔۔اور جسم ان زخموں کی تکلیف سہہ نہ پا رہا ہو۔آنکھوں سے

آنسوؤں کی جھڑی بہی تھی اس بار اسنے خود کو نہیں روکا۔۔۔منہ پہ ہاتھ رکھ کر وہ

وہیں فرش پہ بیٹھ کر بے آواز روئی۔۔۔اسکا گلا درد سے پھٹ رہا تھا

اسکا دل چاہا وہ چیخے، چلائے سب کو پکڑ پکڑ کر بتائے وہ بہت اذیت میں ہے۔

شاید وہ سب سہہ جاتی اگر رضا کی حالت بہتر ہوتی، مگر شاید

شاید کہ سہنا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔

راتوں کو اٹھ کر روتے ہیں،

رو رو کے دعائیں کرتے ہیں

آنکھوں میں تصور، دل میں خلش

سر دھنتے، آہیں بھرتے ہیں

اے عشق یہ کیسا روگ لگا

www.novelsclubb.com

جیتے ہیں ناں، ظالم مرتے ہیں

++++++++++++++++++++++++

رضا کی حالت بلا آخر سمبھلی تھی، نہا کر نکلا تو مراد سامنے کھڑا تھا۔اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اماں کہہ رہی ہیں پرسوں نکاح ہے۔۔۔کچھ بھی لینا ہے تو ہم آج جا کر لے آتے ہیں" مراد نے کہا تو اسنے گھنکھی اٹھا کر اسے نظر انداز کیا مراد کو لگا اسنے سنا نہیں

"بھائی۔۔۔پرسوں نکاح ہے۔۔۔۔"

"کس کا"؟

www.novelsclubb.com

رضا نے بات کاٹ کر پوچھا

"آپکا" مراد نے ہاد دہانی کروائی

رضا اب شیشے پہ نظر آتے اپنے سراپے پہ نگاہیں جمائے ہوے تھا

اندر کو دھنسی آنکھیں، آنکھقں کے گرد سیاہ حلقے پیلی رنگت، وہ صدیوں کا بیمار لگ

رہا تھا

جس دن سے ملے ہیں دونوں کا

سب چین گیا آرام گیا

چہروں سے بہار صبح گئی

آنکھوں سے فروغ شام گیا

ہاتھوں سے خوشی کا جام چھٹا

ہونٹوں سے ہنسی کا نام گیا

"بھائی" مراد نے پھر سے پکارا وہ بنا جواب دیئے باہر نکل گیا

اسے ساجد کو ڈھونڈنا تھا اس سے پوچھنا تھا کیا پیغام آیا ہے؟ ایا بھی ہے کے نہیں

اسکی بے چینی عروج پہ تھی

اگلے پندرہ منٹ میں وہ اس کے گھر کے باہر کھڑا تھا

"اندر کیوں نہیں آیا"؟ ساجد نے اتے ساتھ ساتھ پوچھا

"اندر بات نہیں ہو سکتی۔۔۔تو بتا۔۔۔اسنے کیا کہا"؟

اسنے بیتابی سے پوچھا اسکا انگ انگ جواب کا منتظر تھا

ساجد خاموش ہو گیا

"بول یار۔۔۔کچھ تو بولی ہو گی"

وہ بے چینی سے ٹہلنے لگا

"چل۔۔۔آ کنویں پہ جا کر بات کرتے ہیں"

اسنے رضا کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا وہ اس کے ساتھ ہو لیا

کنویں پہ جا کر ساجد نے اسے پکڈنڈی پہ بیٹھنے کو کہا وہ کھڑا رہا

"اگر اسنے جواب دینا ہوتا دے دیتی تین دن گزر گئے "ساجد نے کہا رضا نے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچا

"پرسوں میں سولی چڑھنے لگا ہوں۔۔۔اسے کیوں پروا نہیں؟ کیوں خاموش ہے یار۔۔۔کیوں"؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ رو دینے کو تھا

"اس دن۔۔۔اس دن جب وہ۔میرے سینے سے لگی تھی اس دن لگا تھا وہ مجھے چھوڑ نہیں پائے گی۔۔۔اب نہیں چھوڑ پائے گی۔۔۔مگر وہ۔۔تم نے بتایا تھا میں مر رہا ہوں؟اس دن سے جس دن سے اس کی ناں سن کر آیا"؟

رضا نے ساجد سے پوچھا

"سب لکھا تھا"

رضا نے جواب سن کر ایک پتھر اٹھایا پورے زور سے پھینکا

جیسے وہ اپنا درد اس پتھر کے ساتھ کہیں دور پھینک دینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔

"کیا اسکی محبت اتنی تھی؟بس اتنی؟؟؟ایک امتحان نہ پاس کر سکی"؟

وہ اب آنسوؤں سے رو رہا تھا

"میری کوئی نہیں سنتا،مجھے کوئی نہیں سمجھتا۔۔۔کوئی نہیں سمجھتا کے وہ نہ ملی تو مر جاؤں گا۔۔۔کوئی کیوں نہیں سمجھتا؟ارے وہ بھی تو نہیں سمجھ رہی"

وہ سسک رہا تھا

"یہ جگہ جلتی ہے۔۔۔ایسے جیسے کسی نے کوئلہ رکھا ہو اور ہولے ہولے اس کوئلہ کو دہکا رہا ہو۔بہت درد میں ہوں بہت تکلیف میں"

ساجد چپ تھا

شاید اسکے پاس جواب ہی نہ تھا

*****

انسان کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لے یا پھر بھاگ کر کہیں دور چلا جائے،سچ یہ ہے کہ جو مشکل جو وقت نصیب میں لکھا ہو وہ ٹل نہیں سکتا ہم روئیں، چیخیں چلائیں جو بھی کریں وہ دن آئے گا،رضا کا بھی دن آیا تھا،اسکا نکاح تھا۔نہ لاکھ کوشش کے باوجود روشنی سے نہ رابطہ ہو سکا نہ اسنے رابطہ کیا۔وہ ایک زندہ لاش کی مانند ساجد کے ساتھ ہو لیا تھا ساجد اسے تیار کروانے نائی کی دکان پہ لے کر گیا تھا۔نائی نے بال بنائے داڑھی بنائی اسے نہا کر نکاح کا جوڑا پہننے کو بولا،ساجد نے

اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا رضا نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔درد،اذیت،دکھ ،غصہ اور محبت کی ناکامی کی کسک کیا کچھ نہ ان سیاہ آنکھوں میں،وہ اٹھا غسل خانے کی طرف گیا آدھے گھنٹے بعد وہ تیار تھا۔ساجد نے رسمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا

یہی وہ لمحہ تھا جب وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا،نائی نے حیرانگی سے دیکھا ساجد اس کے قریب نہیں گیا۔دیوار سے ٹیک لگا کر دوسری طرف مڑ گیا

نائی آگے بڑھا ساجد نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا

"رونے دے۔۔۔آج نہیں رویا تو ساری عمر یہ آنسو اس اذیت دینگے،یہ غبار یے اس کے اندر،"نائی نے اثبات میں سر ہلایا

رضا فرش پہ بیٹھا دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں لے کر رو رہا تھا،

وہ راز ہے یہ غم آہ جسے

پا جائے کوئی تو خیر نہیں

آنکھوں سے جب آنسو بہتے ہیں

آجائے کوئی تو خیر نہیں

ظالم ہے یہ دنیا، دل کو یہاں

بھا جائے کوئی تو خیر نہیں

اے ظلم مگر فریاد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

کتنی دیر گزر گئی، ساجد نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا،

"چل۔۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے"

رضا نے نفی میں گردن ہلائی

"مجھے لگتا ہے، اب جسم میں جان نہیں رہی" وہ رو رہا تھا

اسکی آنکھیں لال ہو چکی تھی

"اٹھ جا،۔۔۔ایسے نہ کر" ساجد نے منت کی

www.novelsclubb.com

اسنے ہاتھ پکڑ کر کھینچا

رضا بے بس تھا، کیا کرتا ساتھ ہو لیا۔

وہ دکان سے نکلے رکشے کے انتظار میں کھڑے تھے دور سے ساجد ک بھائی بھاگتا آیا

"یہ شمس یہاں کیا کر رہا ہے"؟ ساجد نے پر سوچ لہجے۔یں پوچھا شمس ساجد کا 14 سال کا بھائی تھا

وہ ماتھے کا پسینہ پونچھتے ان تک آیا

"افففف۔۔۔ساری دکانیں چھان ماری آپ لوگ یہاں ہیں"

وہ گھٹنوں پہ جھک کر بولا

"کیا ہوا۔۔"؟ ساجد کو تشویش ہوئی

"روشنی باجی نے کہا ہے ٹھیک دو گھنٹے بعد وہ سٹیشن پہ ہو نگی۔۔۔رضا بھائی کا انتظار کریں گی"

یہ شمس کے الفاظ نہیں تھے، بمب تھا، جو ان کے حواس شل کر گیا

www.novelsclubb.com

"آدھے گھنٹے سے ڈھونڈ رہا ہوں آپ لوگوں کو۔۔۔۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

"رضا تو سٹیشن پہنچ، میں گھر سے کچھ سامان کے آوں۔۔۔ شمس یہ بات تیرے دل میں دفن ہو جانی چاہیے سمجھا"؟

شمس نے ہاں میں سر ہلایا

"یہ رکھ پیسے۔۔۔ باقی سب ہو جائے گا"

ساجد نے اپنی جیب سے پانچ پانچ سو کے اور سو سو نوٹ نکال کر اسے دیئے

رضا نے وہاں سے رکشہ پکڑا ریلوے اسٹیشن کا اور ساجد نے گھر کا۔

++++++++++++++++

"ابھی تک آیا کیوں نہیں وہ"؟ صفیہ نے کوئی دسویں بار مراد سے پوچھا

"اماں۔۔۔ اج کل بھائی ویسے بھی کسی بات کا جواب نہیں دیتے تو مجھے کہاں بتاتے ہیں کب کہاں کتنی دیر لگنی ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مراد بالوں کو سنوار رہا تھا

"صفیہ بیگم۔۔۔۔ایا کیوں نہیں اب تک وہ"؟ کرم داد اپنی چھڑی کھٹکھٹا کر پوچھ رہے تھے

"سب مہمان تیار ہیں۔اتنی دیر نہیں لگتی"

انہوں نے استفسار کیا

"ہاں۔۔کیا پتا۔۔۔آج کل کے لڑکے ہیں، دیر لگ گئی ہو گی" وہ مسکرائیں انکا دل خوف سے دہل رہا تھا

++++++++++++++++++++++++

رضا آدھے گھنٹے میں سٹیشن پہ تھا، اسکا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔وہاں لگے بینچ پہ اسنے بیٹھ کر بازو پہ بندھی گھڑی پہ نگاہ ڈالی جہاں دن کے بارہ بج رہے تھے، ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اسے دور سے وہ آتی دکھائی دی ہاتھ میں چھوٹا سا کپڑوں کا تھیلا اٹھائے چادر سے چہرہ ڈھانپتی تیز قدموں سے چلتی وہ چاروں طرف بے چینی

سے دیکھ رہی تھی، رضا اٹھا بنا بولے اس کے سامنے کھڑا تھا، نظروں سے نظیں ملی دونوں کی انکھیں رت جگوں کی کہانی سنا رہی تھی، دھوپ کی تمازت سے روشنی چہرہ چمک رہا تھا آج اسکی انکھیں کاجل سے خالی تھیں، اس کے گالوں پہ شرم کی لالی نہیں خوف کا سایہ تھا، اس کے لب تھر تھرا رہے تھے۔ رضا کا دل چاہا وہ اسے اپنے سینے سے لگا لے سٹیشن پہ موجود بھیڑ کی پروا کیے بنا۔ وہ اسکا سارا ڈر سارا خوف مٹا ڈالے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلائے۔

"رضا۔۔۔۔" ساجد نے آواز دی وہ پلٹا

"یہ لے کوئی بھی ٹرین پکڑ اور نکل جا"

رضا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"تو ساتھ نہیں چلے گا"؟

"نہیں۔۔ میں یہاں سب کو سمبھال لوں گا۔۔۔ بس جیسے ہی فرصت ملی میں راشد کے پتے پے خط لکھوں گا۔" وہ جلدی میں تھا سامان رضا کو پکڑایا اور اس کو کس کر

گلے لگایا

دونوں کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں

"تیرا یار ساتھ ہے تیرے فکر نہ کرنا"

اسنے تسلی دی

اور نکل گیا

رضا آگے بڑھا جا کر ٹکٹ خریدی اور ایک کونے میں درخت کے نیچے لگے بینچ پہ

اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"ٹرین آدھے گھنٹے میں نکلے گی"

www.novelsclubb.com

پہلی بار اسنے روشنی سے بات کی تھی۔۔۔۔روشنی نے نظریں جھکالی

++++++++++++++++

ٹھیک تین گھنٹے بعد جب ساجد کو یقین ہوا کے رضا وہاں سے دور نکل چکا ہو گا اسنے

رضا جے گھر قدم رکھا۔۔۔ مہمانوں سے بھرا گھر دلہے کے انتظار میں تھا، وہ جیسے

ہی اندر گیا کرم داد اٹھ جر اس تک آئے

"رضا کہاں ہے"؟ قہر برساتی نگاہیں ساجد پہ جمی تھی

"وہ چلا گیا" ساجد نے مظبوط آواز میں کہا۔ سب پہ سکتہ تاری ہو گیا، ایک لمبی خاموشی

"وہ یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا آپ جانتے ہیں" ساجد کے جملہ مکمل ہونے کی دیر تھی ایک زناٹے دار تھپڑ کرم داد نے اس کے منہ پہ مارا تھا وہ لڑکھڑا کر رہ گیا

"تم نے بھگایا اسے"؟ کرم داد نے چھڑی اٹھائی اور ساجد کو۔ے دردی سے مارنے لگے سب نے مل کر مشکل سے اسے چھڑایا

اسکی چہرے اس کے جسم پہ چھڑی نشان چھوڑ گئی تھی۔

"جب اپنا خون بے وفا نکلا تو اس پرائی اولاد کو کیا کہتے ہیں"؟

صفیہ بیگم روتے ہوئے چلائی

"وہ کمبخت ہمیں رسوا کر گیا، خاک ڈال گیا ہمارے سروں میں۔۔۔۔اسے کیا کہتے

ہو چوہدری جی" وہ روتے ہوئے چلا رہی تھیں۔

"یہ سب جانتا ہے اس سے پوچھو وہ کہاں گیا۔۔۔اسے سب پتا ہے۔۔۔پوچھو اس سے "کرم داد چلائے

مراد نے پکڑ کر ساجد کو گھر سے باہر دھکیلا

"جاو۔۔۔ماتم ہو گیا ہمارے گھر۔۔۔اور رضا ہی نہیں تم بھی قاتل ہو۔۔۔ رشتوں کے، بھرم کے، ماں باپ کی محبت کے قاتل۔۔۔جاووو" اسنے دھکا مارا

ساجد زمین پہ جا گر

وہ ایک لفظ نہیں بولا تھا

"جاو۔۔۔اسے کہنا مر گئے ہم اس کے لیے"

مراد کی آواز سسکی بن کے نکلی

۔۔۔۔مہمان ایک ایک کر کے نکل رہے تھے قیامت برپا تھی ان کے گھر۔۔۔

++++++++++++++++++++++

www.novelsclubb.com

لاہور کا موسم بے حد خراب تھا تیز برستی بارش اور تیز ہواؤں سے ہر چیز الٹ پلٹ ہو رہی تھی۔وہ ریل سے اترے اور اور سٹیشن کے اندر پناہ لی۔۔روشنی کی چادر اور رضا کے کپڑے بھیگ چکے تھے

شام ہو چکی تھی۔۔۔

اور رہنے کو کوئی ٹھکانہ بھی نہ تھا، بادلوں کی گرج سے روشنی کا دل پسیج گیا۔۔۔

سب سے عجیب بات یہ تھی کے وہ اس سارے سفر میں ایک دوسرے سے ایک لفظ تک نہ بولے تھے،

بس سکون تھا ساتھ کا،اور خوف تھا آنے والے وقت کا۔

وہ دونوں برامدے میے لگے لوہے کے بینچ پہ بیٹھ گئے۔

بارش کے قطرے ان کے پاوں کو بھگو رہے تھے۔۔۔

"کچھ چاہیے"؟رضا نے اس سے پوچھا روشنی نے نفی میں سر ہلایا

وہ خاموش ہو گیا۔۔

"ہم کہاں جائیں گے"؟

روشنی نے پوچھا

"پتا نہیں۔۔۔لیکن انتظام ہو جایے گا بارش رک جائے بس۔۔۔"

رضا نے اسے تسلی دی

"رات کو کون ہمیں پناہ دے گا"!روشنی کا سوال سہی تھا انجان شہر،انجان لوگ

"ہم رات یہاں گزار لیں اگر۔۔۔کوئی مسئلہ نہ ہو؟صبح ہوتے ہی ہم نکاح کریں گے۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر میرا ایک دوست ہے وہ گھر ڈھونڈ دے گا"

رضا نے اسے بتایا

www.novelsclubb.com

"تمہیں ڈر لگ رہا ہے"!رضا کی گہری آنکھیں روشنی کے چہرے پہ تھیں

"اب نہیں لگ رہا"روشنی کے جواب نے رضا کے دل سے سارے خدشے مٹا ڈالے،،وہ اسپہ یقین کر کے آئی تھی۔۔اور رضا نے خود سے عہد کیا تھا اس کے یقین کو کبھی نہ توڑنے کے لیے۔

****

کرم داد کی بہن نے رو رو کر برا حال کر دیا تھا، عالیہ اس کے سرہانے بیٹھی اس کی پیٹ پہ ہاتھ پھیر کر اسے تسلیاں دے رہی تھی کرم داد خاموشی سے دوسری کرسی پہ براجمان تھے صفیہ بھی سامنے رکھے پیڑھے پہ بیٹھی تھیں

"تین دن سے میری بیٹی نے کچھ نہیں کھایا، تین دن سے رو رہی ہے۔۔۔آج ابھی اگر آپکی بیٹی میں ساتھ بھیج دوں کیا گزرے گی آپ کے دل پر"؟

وہ روتے ہوئے بولیں

"زرینہ۔۔۔۔دیکھو میری بہن۔۔۔میں نے سوچا بھی نہیں تھا یہ سب ہو جائے گا ۔۔۔اس میں عالیہ کا کیا قصور"؟ کرم داد شکست خوردہ تھے

"نیلم کا بھی قصور بتا دیں؟ اب کون آئے گا اسے بیاہنے؟ کیا جواب دو گی بارات کیوں نہ ائی"؟

www.novelsclubb.com

دوپٹے کے پلو سے ناک پونچھتے وہ گویا ہوئیں

"ماموں آپسے پوچھنے آیا تھا میں۔۔۔اس دن انکار ہو جاتا آج دو لوگوں میں ہمارا بھرم رہ جاتا، ہم زلیل ہو کر رہ گئے ہیں رضا پہ آپکا بس نہیں چل رہا تھا تو کم از کم اسکی مان لیتے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا ہمیں"

سلطان بھی بولے بنا رہ نہ سکا، اسکا غصہ اسکا دکھ آسمان چھو رہا تھا مگر بڑوں کا لحاظ کرتے وہ چپ بیٹھا تھا

"میں معافی چاہتا ہوں"

کرم داد نے ہاتھ جوڑ دیے

"اگر کہو پاوں پکڑ لونگا۔۔۔بس معاف کر دو"

زرینہ نے نفی میں سر ہلایا

"مت کریں بھائی جی۔۔۔اپ بڑے ہیں مجھے گنہگار نہ کریں۔۔۔۔"

کرم داد نے آنسو کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا

www.novelsclubb.com

"اگر۔۔۔۔مناسب لگے تو۔۔۔۔مراد اور نیلم"

کرم داد کی بات پہ ایک سناٹا چھا گیا تھا وہاں۔۔۔صفیہ ہقابقا انکو دیکھ رہی تھی جنکی

نگاہوں میں التجا تھی، کسی طرح معافی مل جانے کی عرضی

بھلے اسکی قربانی اولاد کی صورت دینی پڑے

"وہ چھوٹا ہے نیلم سے "زرینہ بولی

"دو سال سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔سوچو تو سہی"

انہوں نے زور دیا سلطان پہ نگاہ ڈالی جو پر سوچ نگاہوں سے کرم داد کو دیکھ رہا تھا

"اب اگر یہ بھی بھاگ گیا تو"!؟سلطان کا ڈر بجا تھا

"ہم بات کریں گے۔۔۔۔وہ راضی ہو جائے گا"

کرم داد وثوق سے بولے

سب خاموش ہو گئے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔گہری چپ

++++++++++++++

رشیدہ نے روشنی کا کمرہ کھولا دھوپ کی کرنیں سیدھی اس کے بیڈ پہ لگی سلوٹ زدہ چادر ایک طرف پڑا ہوا الٹا جوتا، الماری سے جھانکتے کپڑے کتابیں ٹیبل پہ جا بجا بکھری پڑی تھی اسکا دوپٹہ کرسی کی پشت پہ پڑا تھا

"کتنی عجلت میں گئی تم۔۔۔سب بکھیر کر۔۔۔سب تباہ کر کے۔۔۔کون سمیٹا گا یہ سب؟"

انکی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے

روشنی نے ایک خط چھوڑا تھا جسکو پڑھ کر اس کے باپ فیصلہ سنایا تھا اسے نہ ڈھونڈ جائے اور نہ سوچا جائے اسکا زکر بھی گھر میں منع تھا، اگر کبھی لوٹ کر آئے تو گھر کا دروازہ مت کھولنا اس پہ

یہ حکم تھا جسکو ان تین بھائیوں نے بڑی مشکل سے مانا، انکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسکو ڈھونڈ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں،

ایک ذلت تھی ایک کالک تھی جو وہ ان کے چہروں پہ مل گئی تھی۔۔پنے لیے تمام

دروازے بند کے تمام کشتیاں جلا کر وہ گھر سے نکلی تھی۔۔۔

رشیدہ اب اسکے دوپٹے کو چھو کر دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"بدنصیب"

وہ زیرِ لب بولیں

پھر آنسوؤں کو بے دردی سے گالوں سے صاف کیا آخری نگاہ اس کمرے پہ ڈالی اور باہر نکل کر تالا لگا دیا

"کیا کر رہی ہیں آپ ادھر اماں"؟انکا بڑا بیٹا آ کر بولا

"مٹی ڈال کر آئی ہوں اس پہ۔۔۔تیرے باپ کا حکم ہے اس کے آیک آنسو بھی نہ بہایا جائے۔۔۔آج کے بعد اس کمرے کو کوئی نہیں کھولے گا۔۔۔یہ قبر ہے ۔۔۔زندہ لڑکی کی قبر"

وہ کہہ کر رکی نہیں،انکی آنکھیں اب خشک تھیں۔انکا لہجہ بھی سخت تحمکانہ

++++++++++++++++++++

"کیا آپکو رضا کرم داد ولد کرم داد چوہدری کے ساتھ نکاح بعوض حق مہر دس ہزار روپے آپکو قبول ہے"؟

مسجد کے صحن کے احاطے میں ستر اسی سالہ مولوی صاحب، خوبصورت نقوش والے سفید داڑھی، سر پہ عمامہ باندھے انہوں نے روشنی سے تیسری بار پوچھا اسنے ہاں میں گردن ہلائی

نکاح کی کاغذی کاروائی مکمل ہونے کے بعد رضا کا دوست جن لوگوں کو گواہ لے طور پہ لایا تھا انہوں نے رحصت چاہی

مولوی صاحب نے نکاح کا رجسٹر بند کیا اور رضا سے پوچھا

"کہاں رہو گے"؟

رضا ایک پل کو خاموش ہو گیا پچھلی رات انہوں نے سٹیشن پہ گزاری تھی اب ٹھکانہ ہی کہاں تھا

"دیکھتا ہوں۔۔۔" وہ دھیرے سے بولا

"قاری صاحب اگر یہ لوگ تب تک مسجد کے ساتھ بنے کواٹر میں رہ لیں

۔۔۔جب تک انکا کوئی انتظام نہیں ہوتا یا انکی فیملی نہیں آجاتی تو۔۔۔اگر مکمن ہو"

آصف نے مولوی صاحب سے اجازت طلب نظروں سے پوچھا

"ہمممم"مولوی صاحب نے ہنکارہ بھرا

روشنی پہ نظر ڈالی اور پھر سے نظریں جھکالی

"ہم تنگ نہیں کریں گے آپکو"رضا نے التجا کی

وہ ہنوز چپ تھے رضا نے آصف کو دیکھا۔۔۔اور گہرا سانس لیا

"دو کمرے ہیں ایک میں ہم میاں بیوی ہوتے ہیں ایک خالی ہے آپ لوگ رہ لو۔۔

میری بیوی دو چار دن میں آجائے گی"

رضا کی جان میں جیسے جان آئی

"شکریہ قاری صاحب بہت شکریہ"

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا مٹھائی تک نہ کھائی اٹھ کر مسجد کے اندرونی حصے میں

چلے گئے ہاتھ میں نکاح کا رجسٹر تھامے وہ تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔

"کام ہو گیا۔۔۔۔"آصف بولا

"شکریہ یار"رضا نے اسکا دل سے شکریہ ادا کیا ہر دوست سے مایوس ہونے کے بعد وہ اس تک ایا تھا۔اسنے انکار نہیں کیا

"یہ رکھ لو۔۔۔۔میرے پاس اور ہوتے تو دیتا"اسنے پانچ سو کے دو نوٹ اسے پکڑائے

رضا نے اسے گلے لگایا

"ہمت نہ ہارنا اب۔۔۔مشکل وقت ابھی شروع ہو گا۔۔۔اگر اتنا بڑا قدم اٹھالیا ہے تو اسے نبھانا۔۔۔۔"

وہ دونوں مسجد سے باہر نکل آئے تھے آصف نے اسے سمجھایا

"مجھے لگتا تھا وہ نہ ملی تو مر جاوں گا۔۔۔آج وہ مل گئی ہے تو لگتا ہے جی اٹھا ہوں۔۔۔لگتا ہے زندگی یہی ہے"

رضا کی آنکھیں جذبات کی شدت سے دمک رہی تھیں

++++++++++++

مراد اچھل جر کھڑا ہوا تھا اسے جیسے کرنٹ لگا ہو کرم داد کو یہی توقع تھی۔۔

"تو میں کسی کے کیے کی سزا بھگت لوں؟ قربانی کا بکرا مجھے کیوں بنا رہے ہیں آپ؟"

وہ رو دیا

"یہی ہوتا ہے میرے بچے، کسی کا گناہ کوئی اور بھگت رہا ہوتا ہے، مگر دیکھ لینا اللہ کے فضل و کرم سے تم کتنا خوش رہو گے تمہارے ساتھ ماں باپ کی دعائیں ہو نگی ماں باپ کا سایہ ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

صفیہ نے اسے دیکھ کر سمجھایا

"میں کیسے۔۔۔۔۔کیسے اماں۔۔۔۔میں نے کبھی اسکے بارے میں نہیں سوچا"

وہ بے چارگی سے بولا اور کرم داد کو دیکھا، جو نظریں فرش پہ گاڑھے خاموش بیٹھا تھا جیسے سب لٹا دیا ہو۔ باپ کی دولت جوان بیٹے ہوتے ہیں اسکا غرور اسکی شان و

شوکت، وہی بیٹے اگر بڑھاپے میں یوں رسوا کر دیں تو باپ کے شانے جھک جاتے ہیں عمر سے پہلے بوڑھا ہو جاتا ہے

پہلی بار مراد جو سامنے بیٹھے سفید داڑھی والے شخص پہ ترس آیا، پیار آیا، پہلی بار اسنے اس کے چہرے کا درد اپنے دل کے آر پار محسوس کیا، پہلی بار اسکا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا وہ دھیرے دھیرے چلتا ان کے پاس آیا ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

"اگر میرے شادی کرنے سے آپ کی عزت بچ سکتی ہے، آپ کے چہرے کے رونق لوٹ سکتی ہے تو ٹھیک ہے، مگر یہ شرط ہے ابا۔۔۔۔۔اسے یاد نہیں کرنا۔۔اس کے لیے دکھی نہیں ہونا"

www.novelsclubb.com

کرم داد نے اس کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھا

"یہ وعدہ نہیں کرونگا، کبھی نہیں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔میری زبان اس کا ذکر نہیں کرے گی، مگر دل کا کیا کرونگا؟ اسے یاد نہ کیا تو شاید دھڑکے بھی نہ۔۔۔۔"

آنسو انکی آنکھوں سے رواں ہوئے

"ان ہاتھوں میں پلکر جوان ہوا۔۔۔ان۔ہاتھوں میں اسے کب پنکھ لگے مجھے خبر بھی نہ ہوئی یا یہ یقین تھا کے وہ اڑا بھی تو گھونسلے سے دور نہیں جائے گا۔۔۔وہ اڑ گیا ۔۔۔پتا نہیں کہاں؟؟؟ کہیں دور انجان راستوں پہ۔۔اگر کبھی وہ لوٹ کر آئے تو اسے مار لینا مگر سینے سے لگا لینا۔۔۔وہ بد بخت نادان نہ ہوتا تو کیوں جاتا"

یہ ایک باپ کی محبت تھی باپ کا گداز دل تھا جہاں اولاد کی محبت کی نہریں بہتی ہیں، جہاں ہر گناہ کی معافی ہے

مراد نے ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر چوما۔۔۔

"جانے والے پیچھے رہ جانے والوں کا کیوں نہیں سوچتے ابا؟ کیا انکو اپنا عشق اتنا عزیز ہوتا ہے؟ ماں باپ بہن بھائی سب چھوٹ جاتے ہیں"؟

"وہ عشق ہی کیا جو کسی کی مت نہ مار دے، عشق میں انسان اپنا نہیں رہتا تو ماں باپ کا کیا ہو گا۔۔۔"

مراد نے سر پھر سے کرم داد کی گود میں رکھ دیا

****

وہ دو کمروں پہ مشتمل ایک چھوٹا سا گھر تھا، چھوٹا سا کچ صحن ایک کچن۔ برآمدے میں ایک طرف سلائی مشین اور اس کے ساتھ رکھی چار کرسیاں ایک لکڑی کا میز، دونوں کمروں میں چارپائیاں بچھی تھیں گھر کا سارا سامان بہت پرانہ اور بوسیدہ تھا مگر صفائی اور نفاست سے رکھا گیا اچھا لگ رہا تھا صحن میں لگے موتیے اور گلاب کے پھول ایک نیم کا درخت گھر کی دلکشی میں اضافہ کر رہے تھے

رضا اور روشنی مولوی صاحب کے پیچھے چلتے ہوئے برآمدے میں رکے،

"یہ کمرہ آپ دونوں رکھ لو۔۔۔"

انہوں نے سامنے ولاے کمرے کی طرف دیکھ کر کہا

"۔یہ کچن ہے کھانا پکانے کا تمام سامان موجود ہے، کچھ چاہیے تو بتانا، وہ سامنے غسل خانہ ہے".

انہوں نے صحن کے پار اشارہ کیا نیم کے درخت کے پیچھے دو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر

www.novelsclubb.com

واش روم تھا

"آرام کرو آپ دونوں میں دن مسجد میں گزارتا ہوں عشاء پڑھ کر آتا ہوں"

انہوں نے اپنی روٹین بتائی

روشنی سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گئی مولوی صاحب مسجد کی طرف چل پڑے تھے

رضا نے بیگ چارپائی پہ رکھا

"نہالو۔۔۔کپڑے بدل کر آرام کرو"

روشنی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی

اسنے اپنے بیگ کی زپ کھولی اور رضا کی جانب دیکھا

"میں صرف یہ لائی ہوں۔۔۔۔"

بیگ میں سوائے چند خطوط کے کچھ بھی نہ تھا،ایک پھول جو مرجھا چکا تھا

"مجھے لگا۔۔۔اس گھر کی کسی چیز پہ میرا اختیار نہیں۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔وہ سب میں چھوڑ آئی"

ایک آنسو اسکا گال بگھو گیا رضا اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا

"یہ سب۔۔۔۔۔وہ ہے جو تم نے دیا۔۔۔بس یہی ہے میرے پاس"

رضا نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما

"میں سب کچھ کرونگا تمہارے لیے روشنی، سب زمانے کو چیر کر اس میں تمہارے لیے خوشیاں کشید کرونگا، تمہارے ہاتھوں پہ مہندی پہ لگے گی تمہاری آنکھوں کا کاجل بھی نہیں مٹے گا۔۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ کرونگا بس تھوڑا صبر، ہمت اور مجھ پہ بھروسہ کرنا ہوگا تمہیں۔۔۔۔۔کروگی ناں"

رضا پر امید تھی

www.novelsclubb.com

"اس کے علاوہ میرے پاس کیا ہے کرنے کو؟ میں اتنا جانتی ہوں مجھے تم سے بہت محبت ہے اس کے علاوہ مجھے کچھ یاد نہیں، کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں۔۔۔"

رضا نے اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا

"میں بھی سب بھول چکا ہوں۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔"

وہ سرگوشی نما آواز میں بولا

"مجھے کبھی کسی موڑ پہ تنہا مت چھوڑنا رضا۔۔۔میں جان دے دونگی"

رضا نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا

"ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔کبھی نہیں"

وہ اسے یقین دلا رہا تھا

"میں کپڑے لاتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔تم ابھی آرام کرو اگر کچھ کھانا ہے تو بنا لو"

وہ کہہ کر اٹھا۔۔۔روشنی نے نفی میں سر ہلایا

"دروازہ بند کر لو۔۔۔۔میں دو گھنٹے تک آجاوں گا"

اسنے اثبات میں سر ہلایا وہ اب خاموش تھی

++++++++!++++++++++

رضا اس کے لیے چار جوڑے کپڑوں کے لایا مہندی اور کاجل بھی، روشنی نے

کپڑے بدلے اسکی لائی چیزیں اس کے انگ انگ میں سرشاری پیدا کر رہی تھیں، ریڑھ کی ہڈی سے سرکتی جذبات کی لہر اس کے دل و دماغ کو پر سکون کر رہی تھی۔۔۔وہ ہشاش بشاش اس کے سامنے تھی، اسکی بڑی بڑی روشن آنکھیں سیاہ کاجل سے لبریز تھیں۔۔۔۔اس کے گال ملن کی خوشی میں دہک رہے تھے۔۔۔

سنگھار میز کے سامنے کھڑی کھلے لمبے سیاہ بالوں کے ساتھ، وہ سیدھی رضا کے دل میں اتر گئی، بے داغ چہرہ جیسے فرشتہ ہو خوبصورت, پر نور دلکش

رضا نے گلاب اس کے سامنے لہرایا

"صحن سے توڑا ہے"؟وہ کھلکھلا کر ہنسی

"کہاں سے لاتا"؟وہ بھی مسکرایا خوشی اس کے بھی انگ انگ سے ٹپک رہی تھی یہ ملن کی خوشی تھی جو وہ سب فراموش کر چکے تھے، جب سب چھوڑ دیا تو کسک کیسی؟ہا شاید ابھی شروعات تھی،

"جانتی ہو۔۔۔۔تمہیں میں نے اسی رنگ کے جوڑے نیں پہلی بار دیکھا

تھا۔۔اور میں نے اس دن دل تمہارے قدموں میں رکھ دیا تھا۔۔سوچا تھا ٹھوکر مارو گی تو ٹوٹا دل لیے بھی تمہارا ہی راستہ دیکھوں گا۔۔"روشنی نے مسکرا کر نظریں جھکائی

"اس دن لگا تھا یہ رنگ کتنا دلکش ہے،اس کے بعد میں آسمان سے بھی محبت ہو گئی ۔۔۔اور تمہاری سیاہ انکھیں۔تمہارا پراندہ۔۔۔میں مر مٹا تھا تم پہ"

دو سال پہلے کی بات تھی روشنی کو حیرت تھی اسی کیسے یاد رہ گئی۔۔۔

"میں تمہیں خط لکھ کر بے تابی سے انتظار کرتا تھا تم جواب لکھو گی۔۔۔۔تم جواب کیوں نہیں لکھتی تھی؟"

www.novelsclubb.com

وہ اب اسکی باہوں میں تھی،اسکا چہرہ رضا کے چہرے سے مس ہو رہا تھا۔۔۔

دھڑکنیں بے قابو ہوئیں

"اس دن چھت پہ تم نے انکار کیا تو میں وہیں ڈھے گیا۔۔۔کتنے دن بستر پہ رہا تم نے میری خبر تک نہ لی"

وہ شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

روشنی کی مہک اس کے حواس معطل کر رہی تھی

"مجھے تم سے عشق کے روشنی۔۔۔میرا سینہ تمہاری محبت سے بھرا ہوا ہے، میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں خود میں کہیں چھپالوں۔۔۔۔"

روشنی نے آنکھیں بند کیں

رضا نے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے، ایک سکون روشنی کی رگ وپے میں اتر گیا،

وہ خوش تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا زمانے کی ہوائیں بدل رہی ہیں، سب کچھ اچانک سے حسین ہو گیا

ہمارے اندر کا موسم ہمیشہ باہر کے موسم کو مات دیتا ہے۔ان کے اندر برستی محبت کی پھوہار انکو ٹھنڈک اور تازگی دے رہی تھی۔۔۔ان کے انگن کی کچی مٹی مہک رہی تھی، وہ محبت میں چور دو جسم تھے جنکی روحیں زمین پہ بھی مل گئی تھیں۔۔۔

++++++++++++

وہ دونوں خوش تھے پر سکون تھے انکو کوئی پچھتاوا کوئی غم نہیں تھا نہ انکو خبر تھی پیچھے رہ جانے والوں کا کیا ہوا؟ دن رات گزر رہے تھے خوشی سے مگن قاری صاحب کی بیگم بھی آچکی تھی ستر سالا وہ عورت اپنی عمر سے کافی کم لگتی تھیں، تندرست و توانا سنوالی رنگت جھریوں زدہ ہاتھ، لمبا قد متناسب جسم

وہ خوش تھیں کوئی اس گھر میں آیا تھا۔۔۔ ورنہ اس گھر کے سناٹے انکو دہلا رہے تھے

ان کے آنے کے دوسرے دن روشنی ان کے پاس کھڑی تھی وہ سلائی مشین کو رکھے کچھ سی رہی تھیں

www.novelsclubb.com

"اماں۔۔۔ آپ اس عمر میں یہ کام کیوں کرتی ہیں؟"

روشنی کی بات پہ وہ مسکرادیں

"بس۔۔۔ دل بہلاتی ہوں"

روشنی نے تعجب سے دیکھا

"آپکی اولاد نہیں ہے کیا"؟انکی تنہائی کے پیش نظر اسنے سوال کیا

"رضا کہاں گیا؟کچھ بناو بچہ آئے گا بھوک لگی ہو گی"انہوں نے ٹالا

روشنی کو کچھ گڑبڑ لگی مگر چپ ہو گئی

وہ ان کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی بہت نفاست تھی ان کے ہاتھوں میں ایک فراک سیتے ہوئے بار بار اسکو اٹھا کر دیکھتی ہر سلائی کو غور سے دیکھتیں،وہ فراک کوئی دس سالا بچی کا تھا

"آپ دونوں اکیلے رہتے ہیں"؟

اب روشنی نے گھما کر بات کی

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا وہ خود کو مصروف ظاہر کر رہی تھیں

وہ خاموش ہو گئی

"یہ فراک کس کا ہے"؟ایک اور سوال

"بچی کا"روشنی کو اس جواب کی قطعی کوئی توقع نہیں تھی

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے ان کے پاس سے اٹھ کر باہر لگے نیم کے درخت کے نیچے بچھی چار پائی پر بیٹھ گئی۔۔۔

رضا اپنے امتحانات کی ڈیٹ شیٹ لینے گیا تھا اور دوستوں سے کچھ کتابیں بھی اس کے امتحانات سر پہ تھے اور وہ مس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

+(++++++++++++++++++++

وہ موتیے کے پھول اس کی لمبی چوٹی میں پیرو رہا تھا پورا کمرہ ان پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھا تھا، روشنی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی

"دو دن بعد تمہارا پیپر ہے۔۔۔کیسے تیاری کرو گے"؟رضا نے کوئی جواب نہیں دیا

"محبت انسان کو کتنا مکمل کر دیتی ہے ناں؟ ہم سوائے محبوب کے کچھ دیکھنا نہیں چاہتے کچھ سوچنا نہیں چاہتے۔۔۔جسکو محبت نہ ملے وہ دیوانہ کیسے نہ ہو؟ پچھلے سال میں دیوانگی کی حدوں کو چھو رہا تھا۔۔۔اور تب بھی پیپروں میں اچھے نمبر آئے۔۔۔

اب تو۔۔۔تم پاس ہو۔۔۔"

وہ اسے لفظوں سے سینچتا تھا، وہ آنکھیں بند کر کے ان لفظوں کو قطرہ قطرہ اپنے اندر اتارتی۔۔۔رضا کا ایک ایک لفظ اسکی رگوں میں دوڑتے خون کو جیسے تازہ کرتا ہو، اسکی سانسوں کی روانی کو درست کرتا ہو۔۔۔اسے مکمل کرتا ہوا اسے باور کراتا ہو کے وہ زندہ ہے پر سکون ہے۔

"تمہاری آنکھوں میں اگر میرا عکس نہ ہوتا تو شاید۔۔۔شاید میں دیوانہ ہو جاتا۔۔۔ ساغر کی طرح گلیوں میں پھرتا"

وہ اسکی آنکھ کے کونے کو چھو کر بولا

"محبت میں اتنی طاقت ہے کے انسان دنیا فتح کر سکتا ہے"

اب وہ اس کے بازوؤں کے حصار میں تھی

آنکھیں بند کیے ہوئے۔۔۔

موتیے کی خوشبو چاروں اور پھیلی تھی، کمرے میں برامدے سے آتی مدھم روشنی

www.novelsclubb.com

میں ان کے چہرے واضح نہیں تھے۔۔۔

رضا نے اس کے چہرے پہ اپنی انگلیاں گھمائی۔۔۔

"زندگی بہت خوبصورت ہے"

اسکا جملہ روشنی کے کانوں سے ٹکرایا

****

خوشیوں کا وقت چاہے طویل ہو گزر ہی جاتا ہے، وقت کو پر لگے اور اڑتا چلا گیا دن مہینوں میں گزرنے لگے، رضا نے نوکری کر لی ساتھ ساتھ پڑھائی بھی جاری رکھی ۔مولوی صاحب کا رویہ عجیب تھا وہ ان دونوں سے بات نہ کرتے کوئی بات کہنی ہو بیگم کو پیغام دیتے ان کے لیے نہ انہوں نے جانے کا کہا نہ رضا اور روشنی نے وہاں سے جانا چاہا۔سب ٹھیک تھا اچھا تھا روشنی امید سے ہوئی تو رضا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔خوشی سے اسکو لگتا اسکا دل پھٹ جائے گا۔۔۔آنکھیں مسکراتی، چہرہ دمکتا ۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ روشنی کا خیال رکھنے لگا۔۔۔مہینے کے بعد ساری تنخواس

کے ہاتھ پہ رکھتا۔گھر کا راشن وہی لاتا۔۔۔مولوی صاحب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی۔۔۔

جانے وقت کیسے گزر گیا انکی گود میں بچے کی قلقاریاں گونجنے لگی،خاموش گھر میں اب بچے کی رونیں کی آوازیں آتیں۔۔سب خوش تھے سب۔۔۔

پھر ایک دن ساجد آیا۔۔۔وہ سردیوں کی ایک شام تھی،

زندگی نے ورق پلٹے،ساجد کے ساتھ گاؤں کی مہک بھی آئی ان چہروں کے عکس بھی آئے جنکو وہ پچھلے ڈیڑھ سال سے فراموش کیے کوئے تھے۔۔۔یک لخت ان کے چہروں سے ہنسی کہیں غائب ہو گئی۔۔

وہ دونوں کتنی دیر گلے لگے رہے۔۔۔پھر رضا نے سامنے رکھی کرسی پہ اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔

"آصف نے جب بتایا تو میں رہ نہیں پایا یار۔۔۔تیرے بچے کا سن کر" رضا دھیمے سے ہنسا

"کہاں ہے؟ کیا نام رکھا"؟

روشنی اسے لائی اور ساجد کی گود میں ڈالا

"نام تم رکھو اب آ گئے ہو ناں"

رضا نے اسے دیکھ کر کہا اسنے اثبات میں سر ہلایا

"تیمور چوہدری" وہ ایسے بولا جیسے سوچ کر آیا ہو۔۔۔

"ٹھیک ہے" رضا نے اقرار میں سر ہلایا

وہ اس کے ماتھے کو اس کے ہاتھوں کو چوم رہا تھا۔۔۔والہانہ۔۔۔رضا اسکی ایک

ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب تیمور رونے لگا تو اسنے رضا کی طرف بڑھایا۔۔رضا روشنی کو دے کر ساجد کے

ساتھ باہر نکل آیا۔۔وہ دونوں خاموش تھے۔۔۔

چلتے چلتے باہر سڑک کے کنارے بنی فٹ پاتھ پہ رکھے بنچ پہ وہ بیٹھ گئے

"تم نے کہا تھا خط لکھوں گا..پھر رابطہ بھی نہ کیا". رضا نے شکوہ کیا

ساجد نے سر جھکا لیا

"تمہارے جانے کے بعد تمہارے ابا نے مراد نے مجھے بہت مارا۔۔گھر گیا تو ابا جی رہی سہی کسر نکال دی۔۔۔اور مجھے گھر سے جانے کو کہا۔۔۔میں نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے ان کے قدموں سے لپٹ گیا۔۔۔میں انکو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔اماں کو کیسے چھوڑ دیتے وہ مر جاتیں۔۔اور میرے بھائی۔۔۔ شمس اور قمر؟ انکا کیا بنتا۔۔۔ابا نے شرط رکھی مجھے معافی دینے کی۔۔۔وہ شرط یہ تھی کے تم سے کبھی نہ ملوں۔رابطہ نہ کروں،انہوں نے اپنی قسم دی میں مان گیا۔۔کیسے نہ مانتا"؟

اسکی نظریں سامنے چلتی اکا دکا گاڑیوں پہ تھیں۔

"اماں نے کہا اب اگر تجھ سے رابطہ بھی کیا تو سمجھو وہ میرے لیے مر گئی۔۔۔

بس۔۔۔۔"

وہ رکا

رضا چپ تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم خوش ہو"؟ساجد نے پوچھا

"ہاں۔۔۔"

روشنی بھی"؟

"ہاں"رضا نے وثوق سے کہا

"وہاں تو کوئی بھی خوش نہیں۔۔۔"

رضا کی آنکھوں میں سائے لہرانے لگے۔۔۔اماں کا چہرہ ابا کا چہرہ مراد اور عالیہ سب کھو گئے تھے سب

"روشنی کی اماں بہت بیمار ہیں۔۔میرے ابا نے کہا جاور وشنی کو لے آو۔جبکہ انکی وصیت ہے روشنی ان کے جیتے جی ان کے گھر کی دہلیز پہ قدم نہ رکھے"

رضا کو لگا اسکا سر چکرانے لگا ہے۔۔۔اس نے یار وشنی نے پیچھے رہ جانے والوں کا سوچا ہی کب تھا؟انکو کہاں یاد رہا تھا اپنا لہو دے کر جنہوں نے انکو پالا تھا وہ کیسے ہیں کس حال میں ہیں۔۔۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے وہ لوگ ایک الگ دنیا میں تھے جیسے

زمین سے الگ کسی سیارے پہ ہوں۔۔۔ان کو آسمان سے اتارا گیا ہو انکا کسی سے کوئی رشتہ نہ ہو

"وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔۔اس کے ابا کہتے ہیں اسے لے کر آو۔۔ماں اسے آخری بار دیکھ لے"

رضا نے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا،

"میرے ابا کیسے ہیں؟اور اماں ء؟"

رضا کو اچانک خیال آیا اگر انکو کچھ ہو گیا تو؟

"بظاہر سب ٹھیک ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ساجد کے جواب پہ اسکا دل بیٹھ گیا۔۔ماتھے پہ پسینے کے ننھے قطرے اسنے ہاتھ کی پشت سے صاف کیے۔

اسکی ہمت نہیں رہی تھی کوئی اور سوال کرنے کی۔۔۔کوئی بھی اور سوال کرنے کی۔۔۔

++++++++++++++

وہ لوگ لقٹ کر آئے تو روشنی رات کا کھانا تیار کر چکی تھی۔۔ مسکرا کر انکا خیر مقدم کیا

"تیمور کہاں ہے"؟

رضا نے پوچھا

"سو گیا ہے۔۔آپ ہاتھ منہ دھو لیں کھانا تیار ہے"

اسنے صحن میں بچھی چارپائیوں کے درمیاں لکڑی کا وہی میز رکھا اور کھانے کے برتن، وہ دونوں وہیں آکر بیٹھ گئے

"بیٹا دیکھ لینا کسی چیز کی کمی نہ ہو۔۔۔تم لوگوں کے گاؤں سے آیا ہے پہلی بار کوئی۔۔سب اچھا ہونا چاہیے"

اماں نے آکر کہا

"نہیں اماں۔۔۔کسی تکلف کی ضرورت نہیں" ساجد نے رسمی طور پہ کہا

www.novelsclubb.com

بھوک انکو کہاں رہی تھی مگر پھر بھی کھانا کھایا روشنی نے محنت کی تھی،اماں کیا سوچتی اگر وہ نہ کھاتے۔۔۔

کھانے کے بعد ساجد صحن میں۔چارپائی پہ لیٹ گیا رضا کمرے میں چلا گیا۔۔

روشنی تیمور کو سلا رہی تھی

"یہ سویا نہیں"؟رضا نے پوچھا

"اسکا کیا ہے ہر گھنٹے بعد سو جاتا ہے"وہ مسکرائی اسکو لٹا کر وہ باہر جانے لگی تو اسنے پکارا

"مجھے بات کرنی ہے تم سے"رضا نے کہا

"تھوڑا سا کام ہے"روشنی نے اسکو بغور دیکھا جسکا چہرہ مرجھایا ہوا تھا

وہ رک گئی"کیا ہوا"؟وہ ڈر رہی تھی

رضا چارپائی پہ بیٹھ گیا

"یہاں آو"اپنے پہلو میں بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ اس کے ساتھ بیٹھی

"روشنی۔۔۔ہم بہت دور نکل آئے ہیں" روشنی نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"ہمارے پیچھے ایک خوفناک طوفان آیا تھا جس کی وجہ ہم تھے۔۔۔اس طوفان نے سب تباہ کر دیا" ایک بجلی کڑکی تھی روشنی کے جسم و جاں میں سرائیت کر گئی

"تمہاری اماں بیمار ہیں" اسکی آنکھوں کے آگے سائے لہرائے۔۔۔اماں ابا۔۔۔ زاہد بھائی، رمیز بھائی، دانش بھائی اور کاشف بھائی اسنے باری باری سب کے ناموں کے ساتھ انکو یاد کیا۔۔۔کتنے مہینے گزر گئے تھے اس کے ذہن کے کسی پردے پر بھی ان کے عکس نہیں ابھرے تھے، آج اچانک۔۔۔۔سب فلیش بیک کی صورت چل رہا تھا۔۔۔آنکھوں کے پردوں پہ جیسے کسی نے گزرے وقت کی فلم چلا دی ہو

"لیکن۔۔۔۔" وہ رکا

"لیکن"؟ روشنی نے بیتابی سے پوچھا

"وہ تم سے ملنا نہیں چاہتی" رضا کے الفاظ اس کے دل پہ ہتھوڑے کی طرح پڑے تھے، جیسے کسی نے پوری طاقت لگا کر دل پہ ضرب لگائی ہو وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

"جھوٹ۔۔۔وہ ایسا کبھی نہیں کہہ سکتی کبھی نہیں" وہ رو رہی تھی۔۔۔بے تحاشہ

"ہم جائیں گے۔۔۔وہ ماں ہیں ملیں گی تم سے" روشنی نے منہ پہ ہاتھ رکھا، گھٹی گھٹی سسکیاں اس کے وجود کو ہلا رہی تھیں

"ہم کل صبح نکلیں گے" اسنے روشنی کو اپنے سینے سے لگایا۔۔

وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔۔آج اس لمحے اسے سب یاد آیا تھا جیسے اسکی یاداشت واپس آگئی ہو۔۔۔وہ چہرے جنکو وہ فراموش کر کی تھی۔۔۔وہ رشتے جنسے دغا کر آئی تھی وہ سب ایک قطار میں تھے باری باری اسکی آنکھوں کے آگے لہراتے۔۔۔اور سرک جاتے۔

++++++++++++++++++++

اگلی صبح وہ گھر سے نکل آئے تھے موسم بہت ٹھنڈا اور ابر الود تھا۔۔۔صبح سات بجے

وہ ٹرین میں بیٹھے ریل کی چھک چھک یادوں کا سمندر بہا کر لا رہی تھی سیاہ چادر میں لپٹی ہوئی روشنی کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھی وہ رگڑ کر صاف کرتی پھر سے کوئی یاد آنکھ کا کونا بھگو دیتی۔۔۔وہ تینوں خاموش تھے بس تیمور کے رونے کی کبھی کبھی آواز آتی اور رضا اور روشنی خیالوں سے جاگ کر اسے دیکھتے۔۔۔۔

انکو پتا نہیں تھا آگے کیا ہو گا ان کے ساتھ۔۔۔وہ کچھ بھی سوچ کر نہیں آئے تھے جیسے وہ کچھ بھی سوچ کر وہاں سے گئے نہیں تھے۔۔

ٹھیک پانچ گھنٹے بعد وہ اپنے گاوں کے سٹیشن پہ اترے۔۔۔وہاں سے رکشے میں بیٹھ کر اپنے گاوں کی حدود میں داخل ہوے۔۔رکشہ روشنی کے گھر کی طرف جا رہا تھا روشنی کا دل بے چینیسے بیتابی سے دھڑک رہا تھا،اسکو لگا وہ یہ سب سہہ نہیں پائے گی۔۔اسکی گلی میں جب رکشہ داخل ہوا اسکا دل اسکی سانسیں بند ہونے لگی۔۔۔اگے کافی رش لگا تھا۔۔۔۔بہت سارے لوگ آجا رہے تھے۔۔

"یہ اتنے سارے لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں"؟روشنی نے رضا کا بازو پکڑا

"صبر کرو روشنی ہم پہنچ گئے ہیں" رضا نے اسکا ہاتھ تھاما

"بھائی ادھر ہی اتر جاو۔۔۔اگے رش بہت ہے لگتا ہے ادھر کوئی فوتگی ہو گئی ہے"

رکشے والے نے سائیڈ پہ رکشہ روکا ساجد نے اتر کر کرایہ دیا بیگ اتارا روشنی ابھی تک اس لفظ میں الجھی تھی "فوتگی" اسنے زیرِ لب دہرایا

رضا نے اسکی گود سے تیمور کو لیا۔۔۔وہ بے جان قدموں سے اتری۔۔۔وہیں رک گئی پاوں جیسے زمیننے جکڑ لیے ہوں۔۔آگے گھر کا بڑا گیٹ کھلا ہوا تھا۔۔۔عورتیں مرد وہاں سے نکل رہے تھے۔۔۔

روشنی کو لگا آسمان ٹوٹ کر اس کے سر پہ آن گرا ہے

"یہاں کیا ہوا ہے"؟

ساجد نے کسی سے پوچھا

"مجید صاحب کی بیوی رشیدہ کا انتقال ہو گیا۔۔۔آپ لیٹ ہو گیے نمازِ جنازہ ہو چکی ہے"

الفاظ سیسہ بن کر اس کے کانوں میں پگھلے تھے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اسنے رضا کا کندھا مظبوطی سے تھاما

رضا نے اسکا ہاتھ تھام کر قدم آگے بڑھائے

"چلو"

وہ بے جان وجود لیے اندر جا رہی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی رشتے داروں کی نظر اس پر پڑی اسکی خالا بھاگ کر اس کے پاس آئیں "ارے کھا گئی ماں کو کلموہی۔۔۔واپس کیوں آئی اب؟ جا اب جا دفعہ ہو"

انہوں نے اسے دھکا مارا روشنی دور جا گری

جانے کس نے سہارا دیا۔۔رضا بھاگ کر آیا

"پیچھے ہو جائیں۔۔خبردار کسی نے اسکو چھوا بھی تو" رضا۔ گرجدار لہجے میں بولا

عورتیں پیچھے ہٹی فرخندہ ہجوم کو چیرتی ہوئی آن تک پہنچی روشنی کو گلے لگایا

روشنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سارا منظر دیکھ رہی تھی وہ اسے اندر لے گئی رضا بھی

ساتھ گیا

ایگمرے میں اس نے انکو بٹھایا۔۔۔اور باہر نکل گئی

+++++

وہ اپنے والد کے سامنے تھی، چاروں بھائی ایک قطار میں کھڑے تھے وہ سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی، سر جھکائے ہوئے سسکتے ہوئے، مجید بھی نظریں زمین پہ گاڑے ہوئے تھے، اس کمرے میں صرف وہی تھے، باقی کوئی اور نہیں تھا رضا دوسرے کمرے میں تیمور کے ساتھ تھا۔

اسے عجیب نہیں لگ تھا نہ ابا نے اور نہ ہی کسی بھائی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا، نہ کسی کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر چمک ابھری تھی، نہ ابا نے اسے آج "میری آنکھوں کی روشنی" کہہ کر مخاطب کیا تھا۔۔۔یہ سب وہ جانتی تھی یہی رویے ہونے چاہیے تھے۔

"وہ ماں تھی، رونا چاہتی تھی تمہارے دکھ میں۔۔۔لیکن روئی نہیں۔تمہارے

کمرے میں جا کر تمہاری چیزوں کو چھو کر تمہیں محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر اسنے میرے حکم کی لاج رکھی۔۔۔۔ میں نے کہا تھا تم مر گئی ہمارے لیے "روشنی نے تڑپ کر آنکھیں اٹھائی ابا کی نظتیں ابھی تک جھکی ہوئی تھی،

"اس کا دل قطرہ قطرہ پگھلتا رہا، اسکا درد ناسور بن گیا۔۔۔ کاش تم مر جاتی۔۔۔۔ وہ تمہاری میت پہ چار آنسو بہا لیتی۔۔۔ اسکا دکھ اسکی جان نہ لیتا۔۔۔"

اسے حیرت ہوئی ابا کے الفاظ اسکا دل چیر رہے تھے، اتنے سخت الفاظ اتنی نگرت اتنی حقارت اسنے اپنے لیے کبھی نہیں محسوس کی تھی،

"جانتی ہو۔۔۔۔ سوچتا ہوں عرب کے لوگ شاید اسی خوف سے بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے ہوں۔۔۔۔ وہ یوں۔۔۔ کسی راہ چلتے کا ہاتھ تھام کر چھوڑ جائیں گی۔۔۔۔ پھر کوئی ہم جیسے باپ آئے جنہوں نے بیٹیوں کو سینے سے لگایا انکو اپنی عزت بنایا، ان کے اونچے اجلے شملے میں انکا فخر پویشدہ تھا، بیٹی کا باپ ہونے کا فخر، اس کے وفادار ہونے کا فخر، غرور۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ تم جیسی بیٹیوں نے ثابت کیا

عرب کے لوگ ٹھیک کرتے تھے"

اسے اپنے باپ سے یہ توقع نہیں تھی،وہ مجید صاحب تھے روشنی کے ابا،پورا خاندان جانتا تھا روشنی کا نام انہوں نے کیوں رکھا وہ اسے آنکھوں کی روشنی پکارتے ،اور لوگ کھلکھلا کر ہنستے۔۔۔باپ کی محبت کی مثالیں دیتے اور آج وہی مجید صاحب بیٹی سے نفرت کر رہے تھے۔

"جس دن تم نے گھر کی دہلیز پار کی،مجھے کتنے لمحے گزرے اس بات کا یقین کرنے میں۔۔۔میری روشنی مجھے چھوڑ گئی؟مجھے؟کونسی خواہش کونسی ضرورت تھی جس میں کوتاہی کر بیٹھا میں؟ایک پل کے لیے بھی نہ سوچا میں دو لوگوں میں بیٹھنے قابل بھی نہیں رہوں گا؟جرگوں میں فیصلے کرنے والا کسی کی کے آگے بھی نظریں نہیں آٹھا پائے گا سوچا تھا"؟

روشنی نے آنسوؤں کا گولا اپنے اندر اتارا۔اسکا دل چاہا چیخ چیخ کر روئے ان کے پاوں پڑ جائے کہے معاف کر دیں ایک بار اہک نادانی سمجھ کر۔۔۔غلطی سمجھ کر

"اب اس گھر سے کسی کا بھی جنازہ اٹھے خدا کے لیے۔۔۔۔تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں یہاں مت آنا"

وہ ہاتھ جوڑ کر اس سے کہہ رہے تھے انکی آنکھیں تر تھی آنسوؤں سے،ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے روشنی نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر آنسوؤں کو رہائی دی

"میں بے بس ہوں۔۔۔۔جانے کہاں گئی غیرت۔۔۔تم آج سامنے ہو۔۔میں تمہیں جان سے کیوں نہیں مار رہا؟میں رسوا ہو گیا،خاک میں مل گیا مگر۔۔۔۔۔جانے کیوں۔۔۔۔جانے کیوں یہ دل نہیں مانتا تمہیں کوئی زرا سی خراش بھی آئے"

www.novelsclubb.com

"ابا۔۔۔۔۔"اس کے حلق سے سسکی بن کر آواز اُبھری انہوں نے ہتھ کا اشارہ کر کے اسے چپ رہنے کو کہا

"اللہ تمہیں وہ تمام خوشیاں دے جو میں نہیں دے سکا،جنکی تمہیں چاہ ہے،خدا کرے کوئی تم سے یوں دغا نہ کرے جیسے تم نے ہم سے کیا۔۔۔اس رات میں بہت

رو یا دھاڑیں مار مار کر رو یا۔۔۔میں بد نصیب تھا اپنی اکلوتی بیٹی کو قران کے سائے میں اپنی دعاؤں کے حصار میں رخصت نہ کر پایا۔۔۔آج دعائیں دیتا ہوں۔۔۔جاو ۔۔اور کبھی پلٹ کر مت آنا۔۔۔۔چاہے سفر میں تمہارے پاس چھلنی ہو جائیں، چاہے دھوپ سے تمہارا جسم جھلس جائے۔۔۔کبھی لوٹ کر نہ آنا۔۔۔۔چاہے اس گھر کے مکین نہ رہیں۔۔۔جاو"

انہوں نے اسے حکم دیا

"جاو"

وہ ایک بار پھر بولے

روشنی ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی

"اب یہ نہ کرو۔۔۔کچھ گناہ خدا معاف کر دیتا ہے مگر انسان نہیں۔۔۔یہ گناہ وہی ہے۔۔۔شاید وہ معاف کر دے وہ رب ہے۔۔۔ہمارے بس کی بات نہیں"

روشنی نے اب کی بار بھائیوں کو دیکھا جنہوں نے چہرے موڑ لیے تھے، آنکھیں انکی

www.novelsclubb.com

بھی نم تھیں۔۔۔

وہ بے بسی سے انہیں دیکھتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

باہر آئی تو فرخندہ رضا اور تیمور کو لے آئی روشنی نے رضا کے ہاتھ سے تیمور لیا اور گھر کے چاروں اطراف پہ نگاہ دوڑائی، اوپر اسکا کمرہ تھا جسکا دروازہ بند تھا جس پہ تالا لگا تھا، وہ جیسا سب چھوڑ کے گئی تھی کچھ بھی ویسا نہیں تھا، کچھ بھی نہیں۔۔۔

اسنے باہر کی جانب قدم بڑھائے رضا اس کے ساتھ ہو لیا۔۔۔

محبت انسان کو کہاں پہنچا دیتی ہے، یا انسان کے غلط وقت پہ اٹھائے گئے غلط قدم اسے دنیا میں جہنم دکھا دیتے ہیں۔۔

پچھلے کئی مہینوں میں پہلی بار اسے لگا اس کے ماں باپ کہیں کھو گئے، وہ بھرے میلے میں ہاتھ چھڑا کر بھاگ گئی، کسی رنگ برنگے سراب کے پیچھے، ہاتھ چھوٹ گیا، وہ راستہ بھٹک گئی

کیسے بھٹک گئی؟ اسنے خود سے سوال کیا۔۔۔

آتشِ عشق تو سب کچھ جلادے

میری دیوانگی کی مجھ کو سزا دے

ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اس کے اندر پچھتاوا رستا جا رہا تھا، کسی ناگ کی طرح اندر ہی اندر پھن پھیلا رہا تھا اسے ڈس رہا تھا۔۔۔

پچھتاوا۔۔۔

انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔

++++++++++++++++

وہ اسے ساجد کے گھر لے آیا تھا، انہوں نے کھانا رکھا اسے بہت کہا کھانے کو مگر اسنے ایک نوالا تک نہ لیا۔۔۔ مغرب ہو رہی تھی رضا نے اسے اپنے گھر چلنے کو کہا۔۔۔ایک مزید رسوائی ان کے سامنے تھی، اسے حیرت تھی انہوں نے کچھ بھی کیسے نہیں سوچا، پیچھے رہ جانے والے مر گئے تھے انہیں خبر کیوں نہ ہوئی۔۔۔ان کے دل، انکی جذبات، انکی عزتیں سب مر گئی انکو بے گور و کفن چھوڑ کے بھاگ

گئے وہ لوگ کبھی خیال کیوں نہ آیا

یہ بے حسی تھی لاپرواہی یا وہ خیالی دنیا جس میں وہ جی رہے تھے۔۔۔۔

ان کے گھر پہنچنے تک سورج غروب ہو چکا تھا رکشہ ان کے گھر کے دروازے کے آگے رکا۔۔۔

وہ نکلے دراوازے پہ دستک دی۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھل گیا تھا مراد سامنے تھا۔۔۔رضا کو دیکھ کر چند لمحوں کے لیے وہ سکتے میں چلا گیا۔۔پھر جیسے اچانک ہوش میں آیا ہو۔۔۔

"آپ یہاں"؟

لہجے میں درشتی تھی مگر لحاظ اب بھی قائم تھا۔۔رضا نے سر جھکا لیا مراد نے آگے سے ہٹ کر انکو اندر آنے کا راستہ دیا

"کون ہے مراد"؟صفیہ کی آواز آئی تھی۔۔۔وہ خود بھی باہر نکل کر آئیں سامنے رضا تھا اور ساتھ روشنی جس کی گود میں بچہ تھا۔

www.novelsclubb.com

رضا بے اختیار انکی طرف بڑھا۔۔۔ان سے لپٹ گیا اسکے رونے کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔۔روشنی کو لگا سردی اسکی ہڈیوں میں سرایت کر رہی ہے۔۔۔ سردی زیادہ تھی یا شاید وہ سارا منظر اس کے رونگٹے کھڑے کر رہا تھا جو سامنے تھا۔۔اسے اس لمحے رضا بہت خوش نصیب لگا۔۔۔وہ جو ماں سے لپٹا رو رہا تھا۔۔۔جس کو ماں کی خوشبو ملی تھی،اسکی گود اس کے ہاتھوں کا لمس اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک۔۔۔

وہ اس کائنات پہ موجود سب سے خوش نصیب انسان تھا۔۔۔جو اپنے گھر میں کھڑا تھا اپنی ماں سے لپٹ کر۔۔۔یہ وہی بچہ تھا جو میلے میں بچھڑنے کے بعد ماں باپ کو ڈھونڈ لیتا ہے۔۔۔یہ بھی ہوتا ہے دنیا میں؟

"کون ہے"؟

کرم داد نے آکر سوال کیا انکی بھاری آواز روشنی کے کانوں میں پڑی۔۔

صفیہ رضا کی پیٹ تھپتھپا رہی تھی وہ ان سے الگ ہوا بازوؤں کو آنکھوں پہ رگڑا آنسو

صاف کیے۔۔۔اور انکی طرف بڑھا جو چہرے پہ سنجیدگی لیے اسے دیکھ رہے تھے

"کیوں آئے ہو"؟انہوں نے سوال کیا

اندر سے ایک اور لڑکی باہر آئی تھی جسکو روشنی نہیں جانتی تھی

"ابا۔۔۔"وہ ان کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا۔۔کرم داد خاموش تھے مگر آنسو انکی پلکوں کی باڑ پھلانگ آئے تھے۔۔

آنسو تو اسنے اپنے ابا کی آنکھوں میں بھی دیکھے تھے مگر ان کے لفظوں میں ان کے لہجے میں دھتکار تھی

یہاں کا منظر الگ تھا

"ٹھنڈ بہت ہے انکو اندر لاؤ"

کرم داد کہہ کے اندر چلے گئے

روشنی کو لگا اسکا جسم برفیلے پانیوں میں جم چکا ہے،اسکے چہرے پہ نیل پڑ رہے تھے، اسکے ہونٹ سردی کی شدت سے نیلے ہو گئے

www.novelsclubb.com

رضا نے آکر اسے ساتھ چلنے کو کہا وہ کسی روبوٹ کی مانند اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

اندر کافی گرم تھا کوئلوں کی انگیٹھی دہک رہی تھی۔۔رضا نے تیمور کو صفیہ کی گود میں ڈالا

صفیہ نے اسے سینے سے لگایا

"میرا رضا۔۔۔میری جان"

وہ رو رہی تھی تیمور کو چوم چوم کر اسے اپنے ساتھ بھینچ بھینچ کر

"اماں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

رضا ان کے قدموں میں بیٹھا ان کی ٹانگوں پہ سر رکھے آنسوؤں سے رو رہا تھا

"کیوں کیا ایسا تم نے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی، تم میرا مان تھے میرا غرور۔۔۔"

پہلا شکوہ صفیہ کی زبان سے پھسلا

"مجھے معاف کر دیں اماں"

"کہاں تھے۔۔۔اتنی دیر کیوں کی آنے میں"؟

"بھٹک گیا تھا"

اب خاموشی تھی وہاں سسکیاں تھی، آنسو تھے اور مکمل سناٹا

"بھٹکی تو مہس بھی تھی، ہاتھ تو میرا بھی چھوٹ گیا تھا۔۔۔تو سزا صرف میری کیوں؟ میں ایک غلطی کر کے ماں باپ کی نظروں سے ان کے دل سے اتر گئی، مجھے سر پہ شفقت کا ہاتھ تک نہ رکھا۔۔۔"

وہ خود سے گویا ہوئی

وہی لڑکی چائے کے کپ ٹرے میں اٹھائے لائی

بھاپ اڑاتی گرم چائے۔اسنے میز پہ رکھے اور غائب ہو گئی

++++++++++++++++

تیمور کو سُلا کر وہ اسی کمرے میں گئی جہاں وہ سب موجود تھے، کرم داد، صفیہ، مراد

،رضااور وہی لڑکی جسکو وہ جانتی نہ تھی۔۔۔

"مجھے معافی چاہیے ابا" بات کا آغاز رضا نے کیا تھا۔آگے مکمل خاموشی تھی

"میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا، آپ نے میری کوئی بات بھی نہیں سنی، میں کیا کرتا"

اسنے دہائی دی

"میری غلطی ہے" کرم داد کی آواز ابھری

"ہم ماں باپ کی غلطیاں ہوتی ہیں، کسی وقت میں تم بھی سمجھو گے ان غلطیوں کی وجوہات، ان پہ قائم رہنے کی وجوہات باپ تو بن گئے ناں تم۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔اولاد سے امید رکھ لیتے ہیں وہ ہماری خواہش کا احترام کرے گی، ہماری مشکل کو سمجھے گی، بچپن سے بڑے ہونے تک اولاد کو ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھو تو ایسی امیدیں سر اٹھا ہی لیتی ہیں۔۔۔ ہمیں لگتا ہے اتنی آسائشوں کے بعد اتنی محبت کے بعد اولاد کے دل میں شاید کوئی دو کوڑی کی عزت واحترام ہو جو ک مان لے"

رضا اپنا ہونٹ شدت سے کچلا

"اس دن اگر مراد میرے جھکے کندھے نہ دیکھتا میرا جھکا سر میری آنکھوں کے آنسو میری بے بسی تو شاید، شاید وہ بھی کبھی نہ مانتا نیلم کے لیے۔۔۔۔"

رضا نے ایک نگاہ مراد پہ ڈالی جس کے ماتھے کے بل وہ باآسانی گن سکتا تھا

"تمہیں معافی چاہیے، میں باپ ہوں۔۔ معاف کر دونگا۔۔۔ آج نہ سہی کل سہی بات پرانی ہو گی تو اس پہ گرد پڑ جائے گی۔۔۔۔ پھر نئے تعلقات کی بنیاد رکھی جائے گی"

"میں بے بس تھا ابا" وہ منت بھرے لہجے میں بولا

"تمہیں نہیں لگتا ماں باپ کی محبت محبوبہ سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے؟ کیا ہوتا زیادہ سے زیادہ؟ تم ناکام عاشق بن جاتے؟ پھر؟" کرم داد کی بات پہ اسنے تذبذب کا شکار ہو کر انہیں دیکھا

"مجھے آپ دونوں سے محبت ہے۔۔ بے حد ہے"

رضا کی بات پر کرم داد ہنکارا بھر کر ہنسے

"ہاں ہے ناں۔۔۔۔ تبھی تو یہاں ہو۔۔۔ تمہیں یقین ہے یہاں سے تم خالی نہیں لوٹائے جاوگے۔۔ کیا یہ خود غرضی نہیں۔۔۔ چار سو لوگوں کے بیچ اس دن میں تنہا کھڑا انہیں یہ بتانے کی ہمت کہاں سے لاتا کہ میرا بیٹا عین نکاح سے پہلے کسی اور لڑکی کو بھگا لے گیا؟۔اس ماں کو کیا جواب دیتا جس کی بیٹی دلہن بنی بیٹھی تھی؟ اس لڑکی کو میں کن لفظوں میں تسلی دیتا جس نے نئی زندگی کے خواب سجائے تھے؟اور سب سے بڑھ کر تمہاری ماں۔۔۔۔ جس نے بیٹے کے سر پہ سہرا سجانا تھا۔۔ کیا اس اذیت کو، ان لمحوں کو تم مٹا سکتے ہو؟ کیا وقت دوبارہ پلٹ سکتا ہے"؟

رضا نے سر جھکایا تھا

"کچی عمر کا عشق پکی عمر کا روگ بن جاتا ہے، یہ روگ یونہی نہیں بنتا پچھتاوے ناگ کی طرح چھوڑتا ہے، جو اژدہے بن جاتے ہیں انسان کی خوشیوں کو اسکے سکون کو سالم نگل جاتے ہیں، کچھ غلطیاں تم بھی کر بیٹھی اور یہ لڑکی بھی جو تمہارے پہلو میں

بیٹھی ہے، آج ماں کی میت پہ دو آنسو نہیں بہا سکی کیا یہ پچھتاوا کسی ناگ سے کم ہے؟

اسے چھوڑ گئی تھی دوبارہ معافی مانگنے قابل ہی نہ رہی، کیونکہ ماں ہی نہیں رہی"

روشنی کے آنسو اس کے گال بگھو رہے تھے۔

"تم لوگ چاہو تو یہاں رہو، نہیں تو جب چاہے آ و جاو۔۔۔اس گھر کے دروازے

تم دونوں پہ کھلے ہیں، اس بچی کو ہم سے شکایت نہیں ہو گی۔۔۔ کبھی بھی"

وہ کہہ کر۔۔لے گئے تھے۔۔۔آواز میں لہجے میں نارضی برقرار تھی،

"جاو تم لوگ آرام کرو۔۔بہت رات ہو گئی ہے ٹھنڈ بھی بہت ہے"

صفیہ بھی انکو کہہ کر اٹھ گئیں مراد اور نیلم بھی ان کے پیچھے پیچھے

رضا نے روشنی کی گود میں پڑے اس کے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھا، دونوں کی آنکھیں

آنسوؤں سے تر تھیں، روشنی نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے کے نیچے سے

سرکایا۔۔اور اٹھ کر چلی گئی۔۔

رضا نے ساکت ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔اور برق رفتاری سے اس کے پیچھے

گیا وہ آگے تیمور پہ کمبل سیدھا کر رہی تھی

"روشنی" رضا نے پکارا

روشنی نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا

"کیا ہوا"!؟اس کے سوال پہ ایک لمحے میں روشنی نے اسے پلٹ کر دیکھا

"کیا ہوا"؟اسنے سوال کو حیرت سے دہرایا

"سب تباہ ہو گیا تم پوچھتے ہو کیا ہوا؟ تم دھواں نہیں دیکھ رہے؟ جو میری آنکھیں جلا رہا ہے، وہ آگ تمہیں نظر نہیں آتی جس سے میرا سینہ جل رہا ہے؟"

وہ رو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"سب کچھ تم نے کیا تمہیں پھر بھی معافی مل گئی، یہاں آنے جانے یا رہنے کی اجازت بھی مل گئی، اور میں؟؟ میں آن کہاں کھڑی ہوں رضا؟ کہاں؟ میری ماں یہ وصیت کر کے مری کہ اس کے جنازے میں بھی میں نہ شرکت کروں."

وہ تڑپ رہی تھی

"یہ درد محسوس ہو رہا ہے تمہیں میرا؟"

اسنے پوچھا

"ہاں روشنی ہاں۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں محسوس کر سکتا ہوں بے حس نہیں ہوں۔۔ تمہیں چاہتا ہوں تو کیا تمہارا درد مجھے محسوس نہیں ہو گا؟ تمہارا دل یہاں دھڑکتا ہے روشنی"

اسنے اپنے سینے پہ انگلی رکھ کے اشارہ کیا

"میں کیسے ان دھڑکنوں کے طلاطم سے بے خبر رہ سکتا ہوں۔۔۔تم میرا سکون ہو، میری زندگی، میں تمہارا مجرم ہوں"

وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا

"ہاں۔۔۔مجرم ہو۔۔جب میں انکار کر چکی تھی تو کیوں پھر سندیسہ بھیجا۔۔۔کیوں کہا تم مر رہے ہو۔۔کیوں کہا آخری سانس تک میرا انتظار کرو گے؟ تم کچھ نہ کہتے، آج شاید میری ماں زندہ ہوتی، آج شاید میں سر اٹھا کر اپنے بھائیوں کے سامنے

کھڑی ہوتی، آج شاید میں حق سے اپنے باپ کے کندھے پہ جھول کر اپنی بات منوا رہی ہوتی" وہ رو رہی تھی

"مجھے اس محبت نے برباد کر دیا۔۔۔ کیا یہ یونہی برباد کرتی ہے؟ مل جائے تب بھی نہ ملے تو بھی؟ دیکھو ناں۔۔۔ آج یہ ہاتھ دیکھو۔۔۔ خالی رہ گئے۔۔۔ میرے سر سے سایہ اٹھ گیا، دعاؤں میں اٹھنے والا ہاتھ منوں مٹی تلے جا سویا۔۔۔ میں اسکا آخری دیدار بھی نہ کر سکی۔۔۔ دیکھو ناں کیسے برباد کیا مجھے اس محبت نے" وہ اس کے سینے سے لگی تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی

"سب چھن گیا۔۔۔ سب کچھ"

وہ اس سے الگ ہوئی۔۔۔ بیڈ کے کونے پہ ٹک گئی

"کیسی پٹی بندھ جاتی ہے ناں آنکھوں پہ؟ سوائے محبوب کے کچھ دکھائی نہیں دیتا، کچھ سجھائی نہیں دیتا، بے خوف بن جاتا انسان، خود غرض، عزت ذلت اچھائی برائی سب مٹ جاتی۔۔ کیا یہی عشق ہوتا ہے؟ کانچ سے نازک لڑکیاں جب خواب بنتی

www.novelsclubb.com

ہیں تو کیوں نہیں سوچتی، یہ نازک ہیں موسموں کی سختی اندھی طوفان کچھ بھی برادشت نہیں کر سکتے، ٹوٹ جاتے ہیں، ان کی کرچیاں ساری عمر آنکھوں میں چبھتی ہیں۔۔۔گھر سے باہر نکلا قدم واپسی کے سارے راستے مٹا دیتا ہے، پلٹ کر آو تو سب اجنبی سب بیگانہ ہق جاتا ہے۔۔۔وہ بھی جس کو مان سے ہم اپنا کہتے ہیں، واپسی کا کوئی در، کوئی کھڑکی ان جگہوں میں نہیں کھلتی جو ہم چھوڑ کر جاتی ہیں۔"

رضا اس کے قدموں میں بیٹھا اسے سن رہا تھا وہ بول رہی تھی

"اج اس گھر میں قدم رکھا تو وہ بیگانہ لگا، مجھے لگا ہی نہیں میں وہاں پل کے جوان ہوئی، وہاں میری ہنسی گونجی، وہاں میرا کوئی نقش نہیں تھا۔۔۔کوئی بھی نہیں،"

وہ رضا کو دیکھ رہی تھی

"کچھ گناہوں کی معافی نہیں ملتی۔۔۔اور وہ گناہ کر بیٹھی میں" وہ ہنس کر بولی

"اب ساری عمر سجدے بھی کروں تو ماں نہیں ملے گی جس کے قدموں میں سر رکھ معافی مانگوں، وہ گود نہیں ملے گی جو میرے آنسوؤں کو خود میں جذب کر لے،

اب پچھتاوا بچا ہے، مجھے ایک نا ختم ہونے والی اذیت اور پچھتاوے کے ساتھ جینا ہے ۔اب ہو سکتا ہے میں تم سے محبت نہ کر سکوں۔۔۔۔مجھے محبت سے نفرت ہو رہی ہے"

اس کے آخری جملے نے رضا کا سکون غارت کر دیا تھا

"روشنی۔۔۔ایسا مت کہو۔۔ابھی تم اداس ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔دیکھ لینا ہم پہلے کی طرح ہنسیں گے، خوش رہیں گے"

وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی

"اگر میرا دل تمہارے سینے میں دھڑکتا ہے تو تمہیں محسوس ہو جائے گا پچھتاوے کے اژدھے نے محبت کو نگل لیا۔۔۔۔سالم"

اسکی آنکھوں میں درد تھا، اذیت تھی بے بسی تھی وحشت تھی خوف تھا رضا کو بے اختیار اس پہ پیار آیا اسنے اسکو سینے سے لگایا۔۔۔وہ خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

"

****

وہ لوگ اگلی صبح واپسی کی ٹرین میں بیٹھ کر واپس لوٹ آئے تھے، روشنی خاموش تھی، غیر معمولی طور پہ خاموش اسکی آنکھ سے آیک بھی آنسو ٹپکتے نہیں دیکھا تھا رضا نے، ہاں اسکی آنکھیں بنجر ضرور ہو چکی تھیں خالی ویران، جہاں اب کوئی جذبہ نہیں تھا، کوئی چمک نہیں تھی اسکی گالوں پہ پھوٹتی شفق کی لالی بھی کہیں کھو گئی تھی، اسکی سفید رنگت اب زرد رہنے لگی تھی۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور گزر ہی جاتا ہے۔۔۔۔روشنی میں اب وہ بات نہیں رہی تھی، رضا کے تمام کام فرض سمجھ کر ادا کرتی، اس کے لیے تازہ کھانا بنتا، اس کے کپڑے اپنے ہاتھوں سے دھوتی استری کرتی اس کی نیند آرام ہر چیز کا خیال رکھتی ۔۔۔نہیں خیال کرتی تو اس کے دل کا جہاں روشنی کی محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا، جسکی گہرائی سے وہ نا آشنا لگتی، یا وہ جاننا ہی نہ چاہتی تھی۔۔

وہ اکثر رات کو صحن سے موتیے کے پھول توڑتا اس کی لمبی چٹیا میں پروتا، مگر اب نہ

اس کے گال دہکتے، نہ لب مسکراتے نہ آنکھیں شرم سے جھکتی، وہ ایک ٹرانس میں اس کے پاس بیٹھی رہتی، جیسے کوئی موم کی گڑیا ہو جو صرف جسم رکھتی ہو، جسکی روح نہ ہو، بے جان ہو، وہ اس کے لیے نئے کپڑے لاتا وہ کھول کر دیکھتی تک نہیں وہیں سے اٹھاتی اور الماری میں رکھ دیتی وہ کہہ دیتا

"کھول کے دیکھو تو سہی"

"جب پہنوں گی دیکھ لو نگی" وہ سپاٹ لہجے میں جواب دیتی کوئی اور کام کرنے لگتی، قاری صاحب کی بیگم بھی اس کے رویے سے ناواقف نہی تھیں۔۔۔

مگر وہ کیا کہتں؟ وہ خاموشی سے اسے بس دیکھے جاتیں رضا کی محبت اس کی آنکھوں سے عیاں تھی،

تیمور پانچ سال کا ہو گیا تھا رضا کبھی کبھار جاتا گاؤں، مگر روشنی اس کے بعد کبھی نہیں گئی تھی، وہ ہفتہ یا دس دن گزار کے آتا روشنی اس سے کبھی وہاں کا حال احوال نہ پوچھتی۔

رضا کا دن مصرف گزرتا اور راتیں بے چین، خود سے روشنی کے شکوے کرتے گزرتا۔۔

"قاری صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے رضا" وہ آنکھوں پہ بازو رکھے لیتا ہوا تھا تیمور پاس بیٹھا ہوم ورک کر رہا تھا جب روشنی ہانپتی ہوئی پاس آئی۔۔وہ ایک جھٹکے میں اٹھا قمیض پہنی اور باہر نکل گیا

روشنی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئی قاری صاحب اپنے کمرے میں تھے۔۔

"کیا ہوا؟"

رضا نے اماں سے پوچھا

"کھانسی بہت ہے، سانس اکھڑ رہا ہے" اسنے انکی نبض چیک کی

"میں کسی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں" وہ اٹھا قاری صاحب نے اسکا ہاتھ تھاما اور سر سے نفی میں اشارہ کیا کھانستے ہوئے انکا سانس بند ہو رہا تھا

"آپکی طبعیت ٹھیک نہیں ہے مولوی صاحب" اسنے انکو سمجھایا

www.novelsclubb.com

"میرا وقت قریب ہے۔۔۔یہیں بیٹھو بس"

وہ کہہ کر کھانسنے لگے

اماں نے پانی کا ایک چمچ ان کے منہ میں ڈالا

"اگر اجازت ہو تو اب اسکو بلا لوں"؟اماں نے کہا تو روشنی اور رضا نے حیرت سے

انکو دیکھا

قاری صاحب نے اثبات میں سر ہلایا

اماں کی آنکھیں بھیگنے لگیں

انہوں نے دوپٹے کے پلو میں بندھا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا اور رضا کی جانب بڑھایا۔۔

"اسکو کال کرو۔۔۔۔اور کہو۔۔اس کے ابا اسکا انتظار کر رہے ہیں"

روشنی ایک قدم پیچھے ہٹی جیسے اسے کرنٹ لگا ہو،رضا بھی نا سمجھی اے کبھی نمبر

دیکھتا کبھی انکو

"یہ کون"؟اسنے پوچھا

"ہماری بیٹی،۔۔۔ہماری نایاب۔۔۔۔اسے کہو آجائے،آخری دیدار کرلے آ جائے آج اسکو معافی مل جائے گی"

رضانے روشنی کو دیکھا روشنی نے اسے وہ فوراً اٹھااور باہر نکل گیا۔۔

"تم لوگ جاو۔۔۔مجھے آرام کرنے دو" قاری صاحب نے کھانستے ہوئے کہا۔۔۔وہ دونوں وہاں سے نکل کر کمرے کے باہر رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی

"اماں۔۔۔آپ نے کبھی بتایا نہیں آپکی بیٹی بھی ہے،ہمیں اس گھر میں چھے سال گزر گئے۔۔۔وہ نہیں آئی کبھی نہ انکا کبھی زکر ہوا"

اماں نے تھوک نگلا

"وہ کرم جلی,بدنصیب ہے۔ہماری شادی کے 15 سال بعد منتوں مرادوں سے پیدا ہوئی،ہم اسے دیکھ دیکھ جیتے،اسکی ہر بات،ہمارے لیے آخری ہوتی اسکی فرمائشیں ہماری خوشی اور سکون کا باعث تھی،وہ نادان ضدی ہوتی گئی،ایک دن باپ کے سامنے کھڑی تھی،کہہ رہی تھی وہ شادی کرے گی تو زاہد سے ورنہ زہر کھا

www.novelsclubb.com

لے گی، ذاہد ہماری گلی کا آوارہ بد معاش لڑکا تھا، اسے لاکھ سمجھایا، وہ نہ مانی، ایک دن، اس آنگن کی چڑیا اُڑ گئی، اس انگن کو سونا کر گئی، ہماری راتوں کا چین، ہمارا سکون، ہماری مسکراہٹ ساتھ لے گئی، اب تو پندرہ سال ہو چکے اسکو گئے"

روشنی نے انکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھا

"وہ کبھی نہیں آئی"؟

"ائی تھی، بہت بار آئی معافی مانگنے، پاوں پڑ جاتی ہمارے، مگر۔۔۔ قاری صاحب نے جیسے دل پہ تالا لگا دیا مجھے کہا اسے منع کرو یہاں نہ آئے، تمہارا دل کرے تو ہو آیا کرو۔۔۔ میں کبھی کبھار چلی جاتی ہوں"

روشنی کو لگا یہ اسکی کہانی ہے

"تم لوگ جب آئے، قاری صاحب کئی دن روتے رہے، مجھے کہا انکو کہیں نہ جانے دینا، یہ بھٹکے ہوئے پرندے ہیں انکو اچھے حالات نہ ملے تو مر جائیں گے، تم دونوں سے کبھی بات نہیں کی کیونکہ تم دونوں بھی ماں باپ کا دل دکھا کر آئے، قاری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صاحب سے زیادہ کون جانتا ہو گا اس درد کی اذیت"

روشنی نے سر جھکا لیا تھا، اسے یاد آیا انہوں نے ان کے نکاح کی مٹھائی نہیں کھائی تھی آج سمجھ آئی تھی کیوں نہیں کھائی تھی،

"دیکھو بیٹی، آج کہتی ہوں۔۔۔ کوئی ایک ماں باپ رکھ لو، تمہارے نہ سہی رضا کے ہی، سسرال ہے تمہارا عورت کی عزت اس کے سسرال سے ہوتی ہے تمہاری اولاد ہے، اسے خاندان کے نام کی ضرورت ہے، ہم نے نایاب کو ادھر آنے سے روکا مگر اسے کہا سسرال میں رہو، لڑکی کا اٹھا ہوا غلط قدم اسے واپسی کا کوئی راستہ نہیں دیتا، مگر مرد کو یہاں آزادی ہے، کچھ سال بعد اسے معافی مل جاتی ہے, کیونکہ وہ مرد ہے، لڑکیوں کی عزت تو کانچ جیسی ہوتی ٹوٹ گئی تو جڑے گی نہیں۔ تم جاو اپنے بچے کے لیے، تیمور کے لیے"

روشنی نے آنسوؤں سے تر آنکھیں اٹھائی

"مجھے تو کوئی بھی قبول نہیں کرتا اماں"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ روئی

"تمہیں اپنا اپ منوانا ہے یہ مشکل راستہ تم نے چنا ہے، محبت پانا آسان نہیں، سب چھوٹ جاتا ہے"

"میں نے کال کر دی وہ آ رہی ہیں

رضا نے آ کر کہا۔

++++++++++++++++++

ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ ان کے گھر تھی رات کے گیارہ بج چکے تھے۔۔۔وہ قاری صاحب کے سرہانے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اس کے بچے ایک بیٹا ایک بیٹی اس کے کندھے کے ساتھ کھڑے تھے بیٹا چودہ سال کا جب کے بیٹی دس سال کی تھی.

"ابا۔۔۔مجھے معاف کر دیں... آج تو معاف کر دیں مجھے سینے سے لگا لیں، میری سزا ختم کر دیں"

قاری صاحب نے آنکھیں کھولی ایکا آنسو انکی کنپٹی سے ہوتا کان کی لو میں گم ہو گیا

"نایاب "ان کے لہجے میں محبت تھی

"جی ابا" وہ بولی

"تمہیں نہیں جانا چاہیے تھا" وہ پھر سے کھانسنے لگے

"میں آج بھی تم سے پیار کرتا ہوں میری بچی" اس نے اپنا سر ان کے سینے پہ رکھا

"میں ترس گئی تھی اس گود کے لیے آپ کے سینے پہ سر رکھ کے رونے کے لیے"

قاری صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا

"اپنی ماں کا خیال رکھنا" نایاب کے آنسو ان کا سینہ بھگو رہے تھے

"وہ میرے بعد تنہا ہو جائے گی۔اسے رونے نہ دینا" ان کا سانس اکھڑنے لگا تھا

"ابا جی" نایاب نے پکارا

"میں چاہتا تھا، میں جب مروں۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔تم میرے پاس ہو" کھانسی سے انکا سانس رک رہا تھا

وہ چپ ہو گئے پھر دھیرے دھیرے کلمہ پڑھنے لگے، نایاب کا ہاتھ چوما اسے

آنکھوں سے لگایااور اپنے سینے پہ رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔دھڑکنیں بند ہوئی نایاب چلائی

"ابااااا"

ان سے لپٹ کر رونے لگی کمرہ نایاب کی چیخوں سے گونج رہا تھا۔۔

رضااور روشنی ستون سے ٹیک لگائے رو رہے تھے۔۔۔روشنی کو اندر بین کرتی نایاب میں اپنا آپ نظر ایا مگر اسے وہ خوش نصیب لگی،اسنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے رخصت کیا،اس سے معافی مانگ کر،آج اس کی میت پہ اسکو رونے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا،وہ بلاشبہ خوش نصیب تھی روشنی کی نظر میں۔۔۔

++++++++++++++++++++++++++++++++++

اماں کپڑوں کا بیگ تیار کر رہی تھی انکی عدت کو ختم ہوئے آج چوتھا دن تھا،وہ اس گھر کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں مگر وہ اب وہاں اکیلے رہ نہیں سکتی تھی مسجد کے نئے امام کو وہ گھر ملنا تھا جس نے فیملی کے ساتھ وہاں رہنا تھا،روشنی انکی مدد کر رہی تھی

--

"اماں۔۔۔آپ نے بتایا تھا کے نایاب باجی کا میاں آوارہ سا تھا تو ابھی آپ وہاں کیسے رہیں گی"؟

روشنی کو خدشات تھے

"آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتی؟ ہم مل کر رہیں گے"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا

"آوارہ تو تھا، مگر۔۔۔۔احساس والا ہے، تمہیں نہیں معلوم، کتنی بار وہ میرے پاوں پڑا، وہ کہتا ہے اسنے گناہ کیا ہے اسکو معاف کر دوں، ہماری مدد کی کئی بار کوشش کی ہم نے منع کیا پھر وہ مسجد کے گلے میں ہر ماہ رقم ڈالنے لگا، مسجد کا آدھا کام اس کے پیسوں سے ہوا، اچھا ہے، کیونکہ میری بیٹی آج بھی خوش ہے اس کے ساتھ"

وہ کپڑے تے کرتے ہوئے بولیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں وہاں ہی جاوں گی، بس زندگی کے آخری پل اپنی بیٹی کو دیکھتے گزاروں گی جس کے لیے ہم نے راتیں جاگ جاگ کر عبادتیں کر کر کے اسے مانگا تھا، بس گزرا وقت یاد کرونگی، اور قاری صاحب سے دوبارہ ملنے کی آس میں جیوں گی"

روشنی خاموشی سے باہر نکل آئی اسکا دل اداس ہو رہا تھا، وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی مگر زبردستی روک بھی نہیں سکتی تھی، اسنے طائرانہ نگاہ ڈالی گھر پہ جس کے کونے کونے سے بے اسکی یادیں جڑی تھیں۔۔۔اسنے اب اپنی پیکینگ بھی کرنی تھی، اور گاوں کو جاتی ٹرین ایک بار پھر سے پکڑنی تھی۔وقت بڑا ظالم ہے انسان کو انہیں راستوں پہ چلاتا ہے جہاں پہ چلتے اس کے قدم یادوں سے لہولہون ہوتے ہیں۔۔۔جہاں سسک سسک کر سانس خشک ہو جاتا ہے۔

مگر قسمت یہی ہوتی ہے شاید

****

وقت گزر جاتا ہے مگر اپنے پیچھے داستانیں چھوڑ جاتا ہے، روشنی اور رضا گاوں چلے

گئے انکو معافی مل گئی سب خوش تھے تیمور کو بڑا پوتا مانا جاتا اسے بے تحاشا پیار دیا جاتا، نیلم بھی اچھی لڑکی تھی، روشنیا ور اسکی کبھی نوک جھونک نہ ہوئی، کرم داد کے آنگن میں یکِ بعد دیگرے چار اور پوتے پوتیوں کا اضافہ ہوا، مراد کے دو بیٹے ایک بیٹی تھی جبکہ رضا کو اللہ نے ایک اور بیٹے سے نوازا تھا، رضا اور مراد زمینوں پہ ہی کام کرتے تھے اور رب نے انکو بہت نوازا تھا، سب ٹھیک تھا سب اچھا تھا مگر کچھ خراب تھا تو روشنی اور رضا کا رشتہ، روشنی نے کبھی جیسے رضا کو۔ چاہا ہی نہ ہو وہ اس سے شکوہ کر کر کے بھی تھک گیا تھا اب گزشتہ کئی سالوں سے اس نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بچے جوان ہوئے کب ان کے بالوں میں سفیدی اتری انہیں ہوئی وقت جیسے بہت تیزی سے گزرا ہو۔۔

تیمور کراچی میں پڑھتا تھا اور چھٹیوں میں گھر آتا جبکہ مراد کے بچے آکاش، رومان اور ثانیہ وہیں گاوں میں پڑھتے وہیں رہتے آکاش اور رومان کو پڑھائی کا کوئی شوق بھی

نہیں تھا جبکہ ثانیہ پڑھائی میں تیز تھی، رضا کا بیٹا آیان بھی میٹرک میں تھا اور گاوں میں ہی تھا۔۔

"آج کچھ تیمور کی پسند کا بناو۔۔" روشنی نے اندر آ کر کہا تو ثانیہ ٹھٹکی

"جی باجی، بنا دوں گی" فیقے کی بیٹی نازیہ وہیں کام کرتی تھی ان کا کچن اسی نے سمبھالا ہوا تھا اسکی بیوی کی وفات کے بعد سے وہ دن وہیں گزارتی اور رات اس کے ساتھ گھر چلی جاتی۔

"کباب لازمی بنانا اور کھیر بھی" روشنی نے تاکید کی

نازیہ نے سر ہلایا

"تائی امی پلاؤ اور آلو گوشت بھی"! ثانیہ کی بات پہ روشنی نے سر ہلایا اور باہر نکل گئی

"سنو، تم کچھ نہیں بناو گی صرف میری مدد کرو گی کھانا میں تیار کرونگی" ثانیہ نے اسے کہا نازیہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"ہمممم۔۔۔۔بناو جی بناو۔۔ باؤ صاحب کے دل کا راستہ یقینا معدے سے گزرتا ہے "ثانیہ نے اسے چٹکی کاٹی

"اپنی حد میں رہو" وہ چلائی

"ارے۔۔۔توبہ" وہ ہاتھ مسل رہی تھی

"جا کے آئینہ دیکھو بی بڑا بڑا لکھا ہے "نازیہ نے کہا

"سچ"؟ وہ گھبرائی

"مچ" نازیہ نے چھیڑا۔

"جھوٹ بولتی ہو تم" وہ چاول پرات میں ڈالتے بولی

"ایسا کیوں لگا"؟

"سچ ہوتا تو وہ پڑھا لکھا ہے وہ کیوں نہیں پڑھ سکتا؟ تم ان پڑھ ہو کر پڑھ رہی ہو تو" ثانیہ افسردہ ہوئی

"چہرے پہ لکھی تحریر سے پڑھائی کا کیا تعلق بھلا۔۔۔یہ تو دل کی زبان ہے دل کی

آنکھ سے پڑھی جاتی "ثانیہ اسکو دیکھے گئی جو پیاز چھلیتے بے حال ہو رہی تھی اسکی آنکھ سے آنسو چھلکا

"جاو۔۔۔باہد جا کر کاٹا کرو کتنی بار کہا ہے" وہ غصے سے بولی نازیہ منہ بناتی باہر نکل گئی

"تو کیا تمہارا دل نہیں ہے تیمور چوہدری؟ یا پھر۔۔۔۔اس دل میں میرے لیے جگہ نہیں" وہ سوچے جا رہی تھی۔

++++++++++++++++++++++++

وہ جب سے آیا تھا کھانا کھاتے ہر نوالے کے ساتھ تعریف کر رہا تھا، کھانے پہ سبھی موجود تھے کیونکہ تیمور آیا تھا، سب کا لاڈلا سب کا پسندیدہ،

"چچی، آپ نے بہت اچھا کیا ثانیہ کو کوکنگ سیکھا دی" وہ بولا تو اپنا نام سنتے ہی ثانیہ کے دل میں گھنٹیاں بجی اسکا دل چاہا وہ اسے کہے ایک بار پھر سے پکارو میرا نام۔۔۔

"ہاں بھئی، گھر کی اکلوتی بیٹی ہے اسکو تو آنا چاہیے ورنہ تم سب کیا کرو گے"

نیلم نے اسے کہا تو وہ چمچ منہ میں لے جاتا ہنسا

"یہ تو ٹھیک کہا" اسنے تائید کی

"دادا جان ایک بات کرنی تھی آپ سے" اسنے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"میرا رزلٹ آنے میں دو ماہ ہیں ابھی۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کے میں ویزے کے لیے اپلائے کر دوں" اسکی بات پر سب ٹھٹکے

"کہاں کا ویزہ"؟ روشنی نے ماتھے پہ بل ڈالتے پوچھا

"یو کے کا سٹڈی ویزہ اماں" اسنے ایسے کہا جیسے وہ کراچی سے لاہور کی بات کر رہا ہو

"تمہیں کس نے کہا وہاں جانے کی اجازت دونگی میں تمہیں"

روشنی کی تیوری چڑھ گئی،ثانیہ کا دل بھر گیا اسنے پلیٹ سرکائی،اور نظریں تیمور پہ گاڑ دیں۔۔جو رغبت سے کھانا کھا رہا تھا،بے پروا۔

"اماں۔۔۔میں آگے پڑھوں گا مجھے یہاں نہیں رہنا میں اپنا کریئر باہر بنانا چاہتا ہوں اس لیے سب کو میری بات ماننی ہو گی۔۔۔اور دادا جان مجھے اپ سے پیسے چاہیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہونگے،اماں آپ سے دعائیں" وہ مسکراتا ہوا کہہ رہا تھا

"بیٹا،ماں کی بات سنو۔۔۔کیا کروگے اتنی دور جا کر۔۔۔"

کرم داد بولے اسکی سیاہ آنکھوں میں ناراضی کی جھلک نظر آئی

"یہاں کیا نہیں ہے؟تم یہاں رہو ہماری آنکھوں کے سامنے ہم مطمئن ہونگے"

روشنی اسے خاموش دیکھ کر بولی

"دیکھیں یہ میرا آخری فیصلہ ہے،اب اگر آپ لوگ چاہیں تو میں بھوک ہڑتال پہ آجاؤں گا آپ کو منالونگا تو ابھی مان جائیں ناں...بنا میرے پیٹ پہ لات مارے"

آخری جملہ اسنے ہلکے پھلکے انداز میں کہا روشنی رضا کو دیکھ رہی تھی جو اس ساری گفتگو میں خاموش تھا،

"اب میں چھت پہ جارہا ہوں واک کرنے ایک کپ چائے اگر ثانیہ مجھے وہاں مل جائے تو۔۔۔I'll be thankful"اسکی معمولی سی بات پہ ثانیہ کے لیے حکم کا درجہ رکھتی تھی،وہ بھلا کیسے ٹالتی

وہ منہ صاف کرتا وہاں سے نکل گیا

++++++++++++++

"حد ہوتی ہے رضا، آپ نے ایک بار بھی اسے رکنے کا نہیں کہا۔۔۔" روشنی بیڈ کی چادر سیدھی کرتی بولی رضا نے چشمہ صاف کر کے اسے دیکھا

"اسکی عمر ایسی ہے، ابھی تو اسنے سرکشی نہیں کی، ابھی تو ہماری انا اسکی جوانی سے نہیں ٹکرائی، ابھی بہت کچھ باقی ہے روشنی بیگم۔۔۔ حوصلہ رکھو"

وہ سیدھی ہوئی رضا کی جانب پلٹی

"میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کر چکی، کیا ابھی بھی میری سزا باقی ہے"؟ اسکی آنکھیں نم ہوئی رضا کے دل کو کچھ ہوا

"ہماری سزا۔۔۔ ہماری" اسنے ہماری پہ زور دیا

"ہمارا گناہ، اور ہماری سزا، جو شاید ساری عمر جاری رہے، تم جس اذیت میں ہو اس اذیت کی آگ میرا دل بیس برسوں سے جلا رہی ہے۔۔۔ میں جل جل کر کوئلہ ہو

گیا مگر خاک نہیں ہوا"

رضا نے اسے دیکھا وہ نظریں چرا رہی تھی

"تم اداس ہو۔۔۔۔"

روشنی نے اسے دیکھا

"ہاں۔۔کیونکہ میرا بیٹا مجھ سے دور جانے کی بات کر رہا ہے"رضا نے اسکا ہاتھ تھاما

"وہ تو برسوں سے دور ہے،"

"اتنی دور نہیں تھا،وہ بہت دور جانا چاہتا ہے۔اگر لوٹ کر نہ آیا تو"؟

وہ ڈر رہی تھی

www.novelsclubb.com

"ہم اس سے پوچھتے ہیں اگر اسے کوئی پسند ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ ہماری پسند کی لڑکی سے نکاح کر کے جائے گا،ایک ہم اسکی مانیں گے ایک وہ ہماری مانے ایک ہم اسکی"

"یہ اسکی زندگی کا معاملہ ہے روشنی۔۔۔اسکی زندگی اسکا حق"

رضا نے اسکے ہاتھ پہ زور بڑھایا

"اگر اسے کوئی پسند نہیں تو کیا ہرج۔۔۔۔۔۔"روشنی بضد تھی

"تم پوچھ لو۔۔۔۔اداس مت ہو اولاد کو کھلا چھوڑ دو ان پہ اپنا آپ تھوپو مت، وہ آزادی چاہتے ہیں انکا حق بھی ہے ورنہ وہ باغی ہو جائیں گے "رضا نے اسے سمجھایا

"میں پوچھوں گی وہ مجھے انکار نہیں کرے گا۔"وہ مان سے بولی

****

اگلے کچھ دنوں میں وہ کرم داد اور صفیہ کو راضی کر چکا تھا انہوں نے اسے پیسے بھی دے دیئے تھے مگر روشنی خفا تھی، وہ اسے دور جانے نہیں دینا چاہتی تھی اور وہ بضد تھا۔بس چند ماہ لگے تھے اسے اور سٹڈی ویزہ پہ وہ یو کے جا رہا تھا۔

"آخر تمہیں کیا سوجی؟ یہاں کیا خرابی ہے رہ لو یہاں۔۔"

روشنی اسکو پیکنگ کرتے دیکھ رہی تھی

"اماں۔۔۔مجھے دنیا گھومنی ہے، وہاں پڑھوں گا جاب کرونگا تو پھر کسی اور ملک میں

کہیں اور۔۔۔"

اسکا دل دہل گیا۔۔وہ کہیں بھی رکنا نہیں چاہتا تھا

"ہم میں؟ میں کہاں ہوں"؟ وہ اسکی بات پہ ہنسا

"اماں۔۔۔آپ تو ماں ہیں آپکی دعائیں تو میرے لیے سائبان ہیں جہاں بھی ہوا آپ ساتھ ہونگی" اسنے اسکی پیشانی چومی

"اماں۔۔مراد چچا کو دل کا دورہ پڑا ہے۔۔۔انکو ہسپتال لے گئے بابا"

اس کے چھوٹے بیٹے نے اطلاع دی روشنی باہر بھاگی، تیمور بھی سب چھوڑ چھاڑ باہر نکلا حویلی کے صحن میں عالیہ، نیلم اور ثانیہ موجود تھیں تینوں رو رہی تھی،۔صفیہ بیگم اندر سے باہر آئیں سینے پہ ہاتھ رکھے ہوش و حواس سے بیگانہ تیمور نے انکو پکڑا

"دادی اماں۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا آپ فکر نہ کریں میں دیکھتا ہوں"

اسنے انکو وہیں چارپائی پے بیٹھایا

"میرا بچہ۔۔۔۔جا کے دیکھو اسے۔۔۔۔تم جاو" انہوں نے اسے خود سے دور کیا

"اچھا۔۔۔اماں آپ ان کا خیال رکھیں میں آتا ہوں" وہ روشنی کو ہدایت کرتا آگے بڑھا

"ثانیہ۔۔۔تم سمجھدار ہو ناں۔۔۔پلیز سب کا خیال رکھنا، میں آتا ہوں۔۔فکر نہیں کرو انکو کچھ نہیں ہو گا"

وہ کہہ کر نکل گیا ثانیہ آنسو پونچھتی اسکی پشت دیکھتی رہ گئی، اسے اچھ لگا، اسکا اس سے مخاطب ہونا، اسے سمجھدار کہنا، اسکو تسلی دینا

وہ نکل چکا تھا، اس کے حواس لوٹے، دادی اماں کو روشنی پانی پلا رہی تھی

وہ بھی انکی طرف بڑھی

www.novelsclubb.com

++++++++++++++++++++++++++++-

مراد کو ہوش آ چکا تھا چار گھٹنوں سے وہ لوگ وہاں ہی موجود تھے۔۔

"ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔ڈسچارج کب تک کریں گے"؟ تیمور نے پوچھا

"دیکھیں۔۔۔ہارٹ اٹیک تھا، کوئی معمولی بات نہیں۔۔۔فلحال کچھ ٹسیٹ

ہونگے،مزید یہ کہ ابھی دو دن ہم انکو جانے نہیں دے سکتے،انکا خیال رکھیں کوشش کریں ایسی کوئی بات نہ ہو جو ان کے لیے جان لیوا ثابت ہو"

تیمور نے انکھیں میچی، مٹھیوں کو بھینچ کر وہیں بینچ پہ بیٹھ گیا

"گھر سے سب ارہے ہیں ملنے"؟رضا نے آکر پوچھا

"نہیں، چچی،ثانیہ اور اماں ہیں۔۔۔"وہ کھڑا ہوا

"فلائٹ کب ہے تمہاری"؟رضا نے پوچھا

"کل رات بارہ بجے کی"

"ہمممم۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے چچا کی فکر ہے بابا۔۔۔جانا میری مجبوری ہے مگر سچ یہ ہے کہ مجھے اس صورتحال میں جانے کا دل بھی نہیں کرتا"

رضا نے اسکا کندھا تھپتھپایا

"کہاں ہیں وہ"؟نیلم نے تیمور سے پوچھا،وہ رضا سے کم ہی مخاطب ہوتی تھی

"آئیں" وہ تینوں اس کے پیچھے کوریڈور سے ہوتی مراد کے کمرے تک گئی، رضا بھی ساتھ ہی تھا

"بابا۔۔۔" ثانیہ آگے بڑھی آنسو خاموشی سے اسکا چہرہ بھگو گئے، مراد نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم یہاں کیوں آئی میں نے گھر ہی انا تھا ناں"

وہ مسکرایا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے بابا"

نیلم بھی ساتھ کھڑی ہو گئی مراد کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

ضبط کے بندھن ٹوٹے آنسو اس کی بھی پلکوں کو پھلانگ گئے

"میں ٹھیک ہوں"

وہ پھر سے بولا

"بھائی۔۔۔" مراد نے رضا کو پکارا وہ اگے بڑھا

"آج کچھ مانگوں تو کیا میرے جھولی میں ڈالیں گے"؟

رضا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

"سب تمہارا ہے" مراد نے نفی میں سر ہلایا

"میں نے، سالوں پہلے۔۔۔آپکی کمی کو پورا کیا تھا، میں آج اسکا بدلہ نہیں مانگ رہا، مگر۔۔۔میں۔۔۔بیٹی کا باپ ہوں، آج سمجھ آرہا ہے بیٹیوں کی فکر کیسے ماں باپ کے کندھے جھکا دیتی ہے،۔۔۔مجھے آپ پہ بھابھی پہ بھروسہ ہے"

وہ رکا

سب کی نظریں اس پہ تھیں

"ہاں۔۔۔بولو" رضا نے اسے دیکھا

"آپ۔۔آج ابھی تیمور سے۔۔۔ثانیہ کا نکاح کر دیں..."

تیمور کا اوپر کا سانس اوپر ہی رہ گیا تھا اسے لگا وہ ان ہو گیا ہے، اس کے وجود پہ کیڑے رینگنے لگے ہیں رضا اور روشنی نے اسے دیکھا جو سکت نظروں سے مراد کو دیکھ رہا تھا

"تم ٹھیک ہو جاو۔۔سب ہو جائے گا"

رضا نے کہا

"نہیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔اپنی سانسوں پہ بھروسہ نہیں۔۔۔میں اس فکر کے ساتھ نہیں مرنا چاہتا بھائی۔۔۔ تیمور۔۔۔کیا تم میری خواہش پوری کر سکتے ہو"؟

تیمور ہوش میں تھا ہی کہاں

ثانیہ نے اسے دیکھا جو وہاں تھا مگر کہیں نہیں تھا

"میرا بیٹا انکار نہیں کرے گا۔۔۔رضا آپ مولوی کا بندوست کریں۔۔۔اج یہیں نکاح ہو گا"

www.novelsclubb.com

تیمور نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا جو اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی وہ باہر کو لپکا

"تیمور" وہ تیز قدموں سے وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو"؟

رضا نے پوچھا

"کیا میری زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں میری مرضی شامل کرنا ضروری نہیں"؟

اس کی آنکھیں غم و غصّے سے لال ہو رہیں تھیں

"میں نے کبھی ثانیہ کے لیے ایسا نہیں سوچا تھا بابا۔۔۔مجھے منظور نہیں"

اسنے ہٹ دھرمی سے فیصلہ سنایا

"کیا کوئی اور ہے تمہاری زندگی میں"؟

"نہیں" اسنے فوراً جواب دیا۔رضا نے اسکا ہاتھ تھاما اسے وہیں ہسپتال کے کیفے میں لے گیا۔

کرسی پہ اسے بیٹھایا

سامنے خود بیٹھا

"بہت سال پہلے۔۔۔میں مراد کو ایسی مشکل میں چھوڑ جے بھاگا تھا،اپنے لیے، روشنی کے ساتھ کے لیے، تم تو جانتے ہو ناں ہماری شادی کیسے ہوئی تھی؟ ہماری خود غرضی نے ہم سے بہت کچھ چھین لیا ہے، ہماری محبت بھی"

www.novelsclubb.com

تیمور خاموش تھا

"جب میں بھاگ گیا، سولوگوں کے بیچ، ماں باپ کی عزت کو قدموں تلے روند کے، تو وہاں۔۔۔۔وہاں مراد آیا، میرے باپ کے سر پہ پگ رکھی، پھپھو کی بیٹی کو اپنایا، اسنے نہیں سوچا کچھ بھی سوائے ماں باپ کے۔۔۔۔جو میں نہیں سوچ سکا روشنی نہیں سوچ سکی، تم یہ غلطی نہ کرو"

تیمور نے حیرت سے دیکھا

"آپ کے گناہوں کا کفارہ کیا اسی صورت ادا ہو گا؟ مجھے قربان کر کے؟ بابا ہم خوش نہیں رہ سکیں گے"

www.novelsclubb.com

اسنے دہائی دی

"میرا بھائی مر رہا ہے،۔۔۔۔اسے بیٹی کو محفوظ ہاتھوں میں دینا ہے، ہم سے بڑھ کر ۔۔۔۔"

"بابا پلیز۔۔۔ایسا ممکن نہیں" وہ ٹوک کے بولا

"تم نکاح کر لو۔۔۔کچھ وقت لو۔۔۔اگر تمہیں فیصلہ ٹھیک نہ لگا تو میں تمہارا ساتھ دونگا"

تینور نے بے یقینی سے باپ کو دیکھا

"میں وعدہ کرتا ہوں"

وہ پر اعتماد لہجے میں بولا تیمور نے سر جھکا لیا

++++++++++++++++++++

"تیمور چوہدری ولد رضا کرم داد آپ کو،ثانیہ مراد ولد مراد کرم داد اپنے نکاح میں بعوض دس لاکھ حق مہر قبول ہے"!

www.novelsclubb.com

ہسپتال کے کمرے میں گھر کے سبھی بڑے موجود تھے،مولوی صاحب کی آواز گونج رہی تھی مکمل خاموشی میں صرف کمرے میں مشین کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔۔جو مراد کی ہارٹ بیٹ چیک کر رہی تھی

سب کی نظریں تیمور پہ تھیں،رضا کا دل دھڑکا،تیمور خاموش تھا

"تیمور" روشنی نے پکارا

تیمور نے ثانیہ کو دیکھا عام سے کپڑوں میں سر پہ دوپٹہ اوڑھے صاف رنگت

خوبصورت نقوش سیاہ آنکھیں، معصوم چہرہ اس سب کے باوجود وہ تیمور چوہدری کا

دل نہ دھڑکا سکی

اسکی پلکیں لرز رہیں تھیں۔۔

"قبول ہے"

ثانیہ نے نگاہیں اٹھائیں، دعائیں قبول ہو چکی تھیں، سامنے موجود شخص اسکا ہو چکا تھا

، قانونی اور شرعی طور پہ۔

نکاح کی فارملیٹی پوری کر کے وہ وہاں رکا نہیں، اسکا دل بے چین ہوا

ہسپتال سے باہر نکل کر گاڑی اسنے گاوں کی جانب چلتے رستے پہ ڈال دی

سوچیں منتشر تھیں، دل ویران، خالی

گھر آ کر وہ چھت پہ چلا گیا، اس لگ رہا تھا ہوا میں گھٹن ہے، سانس لینا دشوار ہو رہا

تھا اس کے لیے، وہ کبھی تیز قدموں سے چلتا، کبھی بھاگتا، کبھی وہیں فرش پہ لیٹ جاتا

رات کے دس بج چکے تھے آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا,

وہ لیٹے ہوے ان ستاروں پہ نگاہیں جمائے ہوے تھا

"تیمور۔۔۔۔کہاں ہو" روشنی آواز دی اسنے آنکھیں بند کر لیں

"کہاں لیٹ گئے، چارپائی پہ لیٹوا ٹھو۔۔مٹھائی بھی نہیں کھائی تم نے،"

وہ ڈبہ ہاتھ میں لیے اس کے سامنے کھڑی تھیں

"مجھے بہت خوشی ہوئی، ثانیہ بہت اچھی لڑکی ہے"

تیمور نے چند لمحے ماں کو دیکھا فورا کھڑا ہوا

"خوشی۔۔۔۔۔۔مجھے قربان کر کے"؟روشنی کے لب سکڑے

"اب آپ بابا کو توجہ دینگی ؟وقت دینگی ؟ان سے محبت کریں گی ؟کیا سب ٹھیک ہو گیا؟؟"

www.novelsclubb.com

"تیمور"؟

روشنی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"ساری عمر بابا کو آپ کی محبت پانے کے لیے بھاگتے دیکھا، ملی انکو محبت؟ آپ کے پاس ہوتے ہوئے بھی، نہیں ناں؟ تو پھر آپ نے دو ایسے لوگوں کو جوڑ دیا جو ایک دوسرے سے محبت تو دور ایک دوسرے کے قریب بھی نہیں رہنا چاہتے"

تیمور کی نگاہیں روشنی کو اپنے ار پار لگیں

"میں کل جا رہا ہوں، شاید کبھی لوٹ کے نہ آوں، کیا کرے گی وہ؟ میرا انتظار؟ بابا کی طرح"

www.novelsclubb.com

روشنی کا دل کرچی کرچی ہوا

"میرے بس میں نہیں، میرے بس میں نہیں میں ایک بنجر زمین ہوں جسکی کوکھ سے محبت نہیں پھوٹتی، خشک ہوں، یہاں بارش نہیں ہوتی، وہ بارش جو میرے گناہ دھو ڈالے، وہ بارش جو ایک بار بس ایک بار مجھے میری ماں سے ملا دے، کیسے

کروں اس شخص سے محبت جس کی چاہ نے میری دنیا اجاڑ دی۔۔۔میری آخرت بھی"

وہ چارپائی پہ ڈھے گئی

سیڑھیوں پہ کھڑا رضا کو لگا اس کے قدم زمین نے مینس دھنس گئیے ہیں

اسکا دل جیسے پھٹ رہا ہو

"میرے بس میں کچھ نہیں تیمور، میری جھولی میں آگ ہے، جو مجھ سے محبت کرنے والے کو جلادے گی۔۔۔دیکھو ناں برسوں سے جل رہا ہے تمہارا باپ، اسے کہو۔۔۔اسے کہو مجھے چھوڑ دے"

رضا کو لگا وہ گر جائے گا، زمین گھوم رہی تھی وہ وہیں سیڑھی پہ بیٹھ گیا۔اسکی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں، لب خاموش

"اماں، آج بھی آپ خود غرض ہیں، اس وقت بھی تھیں۔۔۔تب بھی اپنا سوچا تھا آج بھی۔۔۔۔خیر

www.novelsclubb.com

کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔میں بھی قربان ہو گیا۔۔۔۔دو اور لوگ تباہ ہو گئے"

روشنی نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

تیمور اس کے قدموں میں بیٹھ گیا

" کبھی آئینہ دیکھا آپ نے؟؟آپکی صورت کسی رضا کو دیوانہ بنانے کے لیے بنائی گئی ہے، جو اپنی عمر تیاگ دے، اور گلا تک نہ کرے۔۔۔کیسے نہ ہوتی محبت اس کمزور دل کے شخص کو کسی حور سے۔۔۔۔انکو قصور نہیں اماں۔۔۔انکا قصور نہیں، انکو کبھی مت کہیے گا کہ وہ آپکو چھوڑ دیں، وہ آپکو دیکھ جے جیتے ہیں، نہیں دیکھیں گے تو شاید اگلا سانس نہ لے سکیں"

www.novelsclubb.com

روشنی نے اس کے سر پہ ہاتھ گھمایا۔وہ دونوں چپ ہو گئے،

سیڑھیوں پہ بیٹھے رضا کا چہرہ بھیگ چکا تھا،

****

وہ اگلی رات یوکے کے لیے روانہ ہوا تھا، اسنے پیچھے رہ جانے والوں کو مڑ کر نہیں

دیکھا تھا ایسے جیسے اگر دیکھ لیا تو وہ وہیں پتھر ہو جائے گا، اماں کو بابا کو دادا اور دادی کو وہ کسی صورت نہیں چھوڑنا چاہتا تھا، مگر خوابوں کی تکمیل کی سب سے بری صورت اور پہلی صورت ہی یہی ہے کہ وہ قربانی مانگتی ہے، کبھی رشتوں سے دوری کی، کبھی اپنی چاہ سے دوری کی۔۔۔

اگلے پانچ سال اس نے یو کے بعد یورپ کے مختلف ملکوں میں گزارے جاب ایک چھوڑی تو دوسری کی، اب وہ میلان میں تھا

ان پانچ سالوں میں ایک بار بھی وہ لوٹ کر نہیں گیا نہ سوچا، ہاں۔۔۔

ایک کسک تھی دل میں وہ ثانیہ کا انتظار لمبا نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اسے اذیت نہیں دینا چاہتا تھا مگر وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا بے بس تھا، اتنے برس گزر جانے کے بعد بھی وہ اس رشتے کو آگے بڑھانے کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔۔۔

موبائل پہ رنگ ہوئی تھی، اسکا دل دھڑکا بابا کا نمبر سکرین پہ جگمگا رہا تھا اسنے کال رسیو کی تھوک نگلا

"اسلام علیکم بابا"

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ تیمور۔۔۔۔۔ مراد چلا گیا"

اس کے دل سے دھواں اٹھا جیسے ماچس کی تیلی کو رگڑا گیا ہو آگ نہ لگے اور کڑوا دھواں نکلے،

رضا کی آواز بھیگی ہوئی تھی

اسے سمجھ نہ آئی وہ کن لفظوں میں تسلی دے انکو وہ خاموش رہا۔

"کتنے برسوں سے اس آس پہ جیتا رہا، کہ اسکی بیٹی اپنے میاں کے ساتھ خوش بسے، اسکی آنکھیں اپنی بیٹی کی خوشی کو دیکھنے کو ترس رہی تھیں، تم نے بہت بڑی سزا دے دی اسے" تیمور کا سانس خشک ہوا

"پر۔۔۔ یہ غلطی بھی ہماری ہے، تم میری اولاد ہو، میں نے کیسے سوچ لیا ماں باپ کے فیصلے کے آگے سر جھکا لو گے، مجھے تم سے گلا نہیں، کوئی گلا نہیں"

انکی آواز رندھ گئی تھی، تیمور جیسے ہوش میں آیا ہو

"بابا۔۔۔مجھے افسوس ہے چچا کا" اسے اپنی آواز اجنبی لگی، الفاظ بناوٹی لگے

"تم ٹھیک ہو ناں"؟ رضا نے استفسار کیا

"جی۔۔۔"

"اپنا خیال رکھنا، "اتنا کہہ کر وہ فون رکھ چکے تھے، پچھلے دو سال سے کوئی بھی اسے واپسی کی تکرار نہیں کرتا تھا، سب نے سمجھوتہ کر لیا تھا یا آس چھوڑ دی تھی اسے نہیں معلوم تھا۔

اس کو اپنے اپارٹمنٹ میں گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔

وہ اٹھا گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور باہر نکل گیا، موسم بہت اچھا تھا اکتوبر کے اوائل دن تھے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں

گاڑی میلان کی سڑکوں پہ رواں دواں تھی اسکا ذہن ماضی میں پہنچا ہوا تھا، گھر کی ایک ایک چیز اسے یاد آ رہی تھی، اماں یاد آ رہی تھیں

موبائل پہ رنگ ہوئی تو اسنے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی، سامنے ماہا زمان کا نمبر جگمگا رہا

تھا،اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی،اسنے آنکھیں بند کی سر سیٹ کی پشت سے لگایااور گاڑی وہیں روک دی

ناچاہتے ہوئے بھی اسنے کال پک کی

"مجھے یقین تھا،رات کے دو بجے تم جاگ رہے ہو گے،یقیناً جاگ ہی رہے ہو"

اسکی کھنکتی ہوئی آواز اسکی سماعتوں س ٹکرائی دل میں پھوہار گری،کال اٹھانے کا فیصلہ غلط نہیں تھا۔وہ سچ مچ اسکا چین سکون بنتی جارہی تھی۔

"تم کیوں جاگ رہی ہو"؟

اسنے پوچھا

www.novelsclubb.com

ماہاہنسی

"بس یونہی،آج دل چاہا کسی کو یاد کیا جائے۔"

"کس کو"؟ تیمور نے پوچھا

"ہمم۔۔۔اچھا سنو"اس نے بات گھمائی

"بولو"

"کل ہماری طرف آ سکتے ہو"؟اس نے پوچھا

"کیوں؟خیریت"؟

"آپی کی بات پکی ہو رہی ہے، یہاں اور کوئی ہے ہی نہیں جس سے ہم یہ خوشی شئیر کر سکیں، بس کیف بھائی کے گھر سے ہونگے کچھ لوگ اور ہمارا کوئی نہیں۔۔۔۔اسلیے..."

وہ کہتے کہتے رکی

"اگر تم مجھے پلاو کھلانے کا وعدہ کرو تو" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا

"بلکل، وعدہ۔۔۔ مگر تمہیں پہلے آنا ہو گا۔۔۔میری ہیلپ کے لیے"

"وائے ناٹ۔۔۔"اس کے دل و دماغ سے سارے بادل چھٹ گئے تھے، باہر کی طرح اندر بھی اب ہوائیں چل رہی تھیں، مہکی ہوائیں اسے معطر کر رہی تھیں

"کیسے نہ تمہیں خاص سمجھوں؟صرف چند پل میں میرا وجود پر سکوں ہو جاتا ہے ماہا

زمان، کیسے نہ سوچوں وہ سب جو تم سے مل کر بات کر کے محسوس ہوتا ہے،"

کال بند ہو چکی تھی، وہ خود سے مخاطب ہوا

اسنے گاڑی آگے بڑھائی، میوزک آن کیا،

ستارہ سی جنہیں کہتے ہو وہ آنکھیں تمہاری ہیں

جنہیں تم پھول سی کہتے ہو، وہ باتیں تمہاری ہیں

وہ بے ساختہ مسکرایا گانے کے بول اس کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔۔۔

++++++++++++++++++++++++++

"آپی۔۔۔ڈاکٹر صاحب نے تو کمال کر دیا اتنی اچھی چوائس" ماہا زونی کے ڈریس کو

بار بار چھوے دیکھ رہی تھی آف وائیٹ اور پنک کے کمبینیشن میں وہ بہت

خوبصورت ڈریس تھا

"اسے شوق ہے میں برائیڈل ڈریس پہنوں، اتنا بڑا فنکشن بھی نہیں پھر بھی"

زونی نہا کر نکلی تھی بالوں کو تولیے سے آزاد کر کے برش کر رہی تھی۔

"کھانے کا انتظام ہو جائے گا ناں؟ کہا بھی تھا آرڈر کر دیتے ہیں سب کچھ گھر مل جائے گا"

"ارے نہیں آپی، دس پندرہ لوگوں کا کھانا بنانا میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے، آدھی چیزیں تیار ہیں اب بس پلاو اور قورمہ تیار کرنا ہے۔۔۔ میں چاہتی ہوں آپکی شادی کا ہر کام میں اپنے ہاتھ سے کروں، مگر سب تو نہیں ہو سکتا لیکن چلیں جو بس میں ہوا" زونی نے اسے مسکرا کر دیکھا، ماہا کو اسکی مسکراہٹ بہت پیاری لگی

"آپی۔۔۔ کیا، ایسا ممکن نہیں تھا ہم مما بابا کو بھی بلا لیتے"؟

زونی کے ہاتھ تھم گئے تھے، وہ برش ہاتھ میں لیے بیڈ کے کونے پہ ٹک گئی

"اگر تم چاہو تو شادی پہ بُلا لینا، مگر ماہا۔۔۔ سوچ سمجھ کے"

"آپی۔۔۔ اب کونسا وہ میاں بیوی ہیں، الگ الگ دو لوگ ہیں یوں سمجھ لیں دو اجنبی، اب کیا ہو گا"؟

ماہا نے اسے یقین دلایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جاو۔۔۔بیل ہو رہی ہے شاید کوئی آیا ہے"ڈور بیل کی آواز پہ زونی نے کہا

وہ سر ہلاتی باہر نکلی،دروازہ کھول کر وہ حیران رہ گئی،اسے کہاں امید تھی وہ سچ مچ جلدی آجائے گا

"جاب لیس بندے کے بھی مزے ہیں جب جہاں دل چاہے نکل جاو"

تیمور نے ایک گفٹ پیک اسکی طرف بڑھایا

"خاص لوگوں کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے"وہ اس کے سراپے پہ نگاہیں دوڑا رہا تھا،ٹروزار شرٹ میں ملبوس بالوں کو جوڑے کی شکل میں اوپر باندھے ہوئے،چند آوارہ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔

"اس میں کیا ہے"؟اسنے گفٹ کو اوپر نیچے سے دیکھ کر پوچھا

"آپی کے لیے ہے،آپ کے لیے نہیں"

ماہا نے دانت کچکائے

"جانتی ہوں"

وہ اس کے پیچھے پیچھے کچن تک آیا، ماہا نے اسے ڈائنگ چیئر پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا، فریج سے جوس نکالا گلاس بھر کے اس کے سامنے رکھا دوسری چیئر گھسیٹ جر اس پہ بیٹھ گئی

تیمور بغور اسکا جائزہ لے رہا تھا، کچھ بھی تھا وہ اس کے سامنے ہوتی وہ دنیا جہاں کے دکھ بھول جاتا، اسے پنے ارد گرد ہوائیں مہکتی ہوئی محسوس ہوتیں، دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی

وہ دونوں خاموش تھے، ماہا نے اسے دیکھا

"تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں تم سوئے نہیں"

اسکی لال ڈوریاں تھکی تھکی آنکھیں دیکھ کر بولی

"شاید" الجھا ہوا جواب تھا۔

++++++++++(+

چھوٹا سا فنکشن بہت اچھے سے ہو گیا، ماہا نے ہر ایک چیز کو نہایت سلیقے سے رکھا،

کھانا بے حد لذیز بنا کوئی بھی تعریف کیے بنا رہ نہ سکا۔اس سب میں جو چیز ماہا کو اچھی لگی وہ زونی کا پر سکون چہرہ تھا،اس کی آنکھوں میں خواب دمک رہے تھے، کیف کی نظریں اس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں، وہ دونوں باتیں کر رہے تھے، ماہا کے دل سے اس کے لیے دعائیں نکلی۔۔اسکا دل مما بابا کی یاد سے بھاری ہوا تو آنکھیں چھلک گئی

"ہم ہیپی فیملی کیوں نہیں آپی؟سب کے پیرینٹس انکو سکول چھوڑنے جب آتے ہیں تو ان کے مما بابا مسکرا رہے ہوتے ہیں، ہمارے مما بابا لڑتے کیوں ہیں"؟اسکو زونی کو کہی بچپن کی بات یاد آئی،

"They pretend"زونی نے جواب دیا تھا

وہ مطمئن نہ ہوئی

"نہیں آپی، وہ خوش ہوتے ہیں، دل سے"

ماہا نے اپنی بات پہ زور دیا۔

www.novelsclubb.com

آنسو جب چہرہ بھگونے لگے تو وہ وہاں سے ہٹ گئی، کسی کی نظر نہ پڑ جائے۔ کچن میں جا کر چہرہ صاف کیا، پانی پیا۔

وہ برتن سمیٹ رہی تھی جب وہ سامنے آیا۔ ماہا نے نظریں چرائی

"پھر۔۔۔ کھانا کیسا تھا؟ مان گئے ناں شیف ماہا کو"؟ وہ اس پہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ خاموش تھا، جواب نہ پا کر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا،

"کون کہہ سکتا ہے ماہا زمان روتی بھی ہے۔" گویا وہ دیکھ چکا تھا۔ ماہا نے چہرہ موڑ لیا ، برتن سنک میں رکھنے لگی

"ماہا"

تیمور نے پکارا، ماہا نے آنکھیں بند کر لیں، وہ دوبارہ رونا نہیں چاہتی تھی اور اس شخص کے سامنے تو بلکل بھی نہیں، وہ اسے اپنا کوئی درد کوئی دکھ نہیں بتانا چاہتی تھی، وہ ایک مظبوط لڑکی تھی،

www.novelsclubb.com

"ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں" تیمور نے کہا

"ضروری نہیں دوستوں کے آگے رویا جائے، ہم دوست ہیں اور ہم ایک ساتھ ہسنیں گے، میں تمہارے ساتھ گھومنا چاہتی ہوں، کھانے کھانا چاہتی ہوں، میں چاہتی ہوں ورلڈز بیسٹ پیزا تم مجھے کھلاو، دوست آنسو صاف کرنے کے لیے ہی تو نہیں ہوتے، ہے ناں"؟

وہ دو قدم آگے بڑھا

"اور اگر مجھے ضرورت ہوئی، تمہارے ساتھ کی؟ تمہارے سامنے رونے کی، تاکہ تم میرا درد سمجھ سکو، اسے کم کر سکو میرے آنسو پونچھ سکو، تو کیا تم ساتھ دو گی"؟

ماہا نے اسکی سیاہ انکھوں کو غور سے دیکھا، تھکی ہوئی آنکھیں، اسے بہت کچھ سنا رہی تھیں۔

ماہا نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ مسکرایا

"چلتا ہوں۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماہا نے اسے روکا نہیں، نہ چھوڑنے باہر تک گئی، وہ وہیں سنک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی رہی، آج پہلی بار، اسنے اس ماہا کی جھلک دیکھی تھی جسکو وہ برسوں سے اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی،

****

رات کے دو بج رہے تھے شاید، کروٹیں بدل بدل کر وہ تھک چکا تھا، نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اٹھا کھڑکیوں سے پردے ہٹائے ٹیریس پہ آگیا، ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی، وہ وہیں رکھی لوہے کی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔اندر کی جلن دھیرے دھیرے کم ہو رہی تھی ہلکی ہلکی بوندوں سے اب وہ گیلا ہو رہا تھا۔ موبائل نکالا واٹس ایپ پہ اسکا نمبر سب سے اوپر تھا، اسکا نہ تو کوئی دوست تھا نہ ہی زیادہ کسی سے بات ہوتی تھی، گھر تو وہ کال کرتا تھا کبھی کسی سے واٹس ایپ پہ بات نہیں کی۔

"ماہا زمان"

زیرِ لب بولا

"اگر کوئی کہے، کائنات میں سکون کہاں ہے؟تو میرا جواب ہو گا تمہارے ساتھ میں، تمہارے ہونے سے پتا نہیں کیسے میرا وجود مہکنے لگتا ہے، اپنے زندہ ہونے کا یقین ہونے لگتا ہے۔۔۔"

اسکی ڈپی کو زوم کیے وہ خیالوں میں کھویا ہوا تھا،

"رات کے دو بجے کس سے باتیں ہو رہی ہیں"؟

اسکا میسج فوراً رسیو ہوا تھا

"تم سے"

وہ مسکرایا

وہ سین کر کے آف لائن ہو گئی۔ تیمور نے میسج کیا

"ماہا۔۔۔"

"جی"؟

"تمہیں کوئی انسان ایسا ملا جس نے تمہارے لیے زندگی کے معنی بدل دیئے ہوں۔

www.novelsclubb.com

تمہیں جینا اچھے لگنے لگے، دھوپ بھی دھوپ نہ لگے، تمہیں لگے جیسے۔۔۔سب

بہت خوبصورت ہو گیا ہے"

اسکا میسج پڑھ کر وہ ہنسی

"یہ تو محبت کی نشانی ہے تیمور چوہدری, کہاں پھنس گئے"

اس کا میسج پڑھ کر اسنے گہرا سانس لیا

"کون ہیں وہ خاص محترمہ، جن میں اتنے گن ہیں"

تیمور نے میسج ٹائپ کیا

"اگر میں کہوں وہ تم ہو تو"؟

www.novelsclubb.com

ماہا کی مسکراہٹ ایک پل کو تھمی موبائل کی سکرین کو گھورتے ہوئے اسنے ٹائپ کیا

"تو میں کہوں گی، تم تنہا مسافر ہو"

اسکا جواب پڑھ کر وہ خاموش ہو گیا

بارش تیز ہو رہی تھی بار بار موبائل کی سکرین صاف کر کے وہ میسج ٹائپ کرتا مکمل

بھیگ چکا تھا،اندر گیا شرٹ اتاری ٹروزار چینج کیا واپس آکر صوفے پہ لیٹ گیا،

تھوڑی دیر میں کچھ یاد آیا فریج کی طرف بڑھا،وہاں رکھی وائن اٹھائی بوتل سے منہ لگا کر پی گیا،

"تو میں کہوں گی تم تنہا مسافر ہو"

میسج آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

بوتل واپس رکھ کر وہ دوبارہ صوفے پہ لیٹ گیا۔

اب اسے نیند آجانی تھی کچھ دیر میں وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہونے والا تھا

++++++++++++++++++++++++

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے"؟زونی نے کیف کو دیکھا جو ڈھیر سارے شاپنگ بیگز اس کے سامنے رکھ رہا تھا۔اسکی الجھن پہ مسکرایا۔

"کیف"

وہ پھر سے بولی

"مائی ڈیئر، یہ کچھ چیزیں ہیں تمہارے لیے"

اسنے صوفے سے ٹیک لگا کر اسے دیکھا

"کتنے دن ہوئے ہماری انگیجمنٹ کو؟اس میں سے کچھ بی ابھی میں نے یوز نہیں کیا جو تم لائے تھے ابھی تک سب کچھ ویسا ہی پڑا ہے، مجھے برینڈز کا شوق نہیں ہے کیف، تم ہر چیز برینڈڈ لاتے ہو مہنگی لاتے ہو"

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھا، اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما

"تم یہ سب ڈیزرو کرتی ہو زونی، دنیا کی ہر چیز پہ حق ہے تمہارا، اور میں چاہتا ہوں تم خوش رہو، مجھ سے کوئی شکوہ نہ ہو تمہیں"

www.novelsclubb.com

"میری خوشی تمہارے یقین اور اعتماد میں ہے، میں چاہتی ہوں تم کبھی مجھے چھوڑ کے نہ جاو، میرے اندر خوف ہے، میرا خوف مٹاو، مجھے چیزوں کی چاہ نہیں ہے کیف، زندگی ان برینڈز سے بلکل الگ ہے، مختلف اور تلخ"

وہ مسکرایا

"تم فکر نہ کرو، ہمارا رشتہ بہت خوبصورت رہے گا، تمہیں یقین چاہیے، مجھے تمہارا پیار چاہیے، کتنے سال انتظار کیا میں نے، میڈیکل کے آخری سال سے لیکر اب تک ، کتنے سال گزر گئے زونی, مجھے تم سے محبت رہی، اب بھی ہے، کبھی ختم نہیں ہو گی ۔"

زونی نے اس کے کندھے پہ سر ٹکا لیا

"ماہا میری زمہ داری ہے، میں اسے نہیں چھوڑ سکتی"

کیف نے اسکو گلے لگایا

"وہ ہماری زمہ داری ہے زونی" زونی کا دل ہلکا ہوا۔

وہ ڈر رہی تھی کسی پہ بھی بھروسہ کرنے سے مگر اب اس پہ اسکو بھروسہ کرنا تھا، اپنا آپ سونپنا تھا، اپنا ڈر خوف سب کچھ

++++++++++++++++++

اسکی آنکھ کھلی تو وہ جائے نماز پہ بیٹھی ہوئی تھی، اسنے گھڑی کی طرف نگاہ ڈوڑائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تین بجنے میں ابھی دس منٹ باقی تھے، ملگجی سی روشنی میں وہ اسے یک ٹک دیکھے گیا، اتنے برسوں میں کیا بدلہ تھا؟ اس کے چہرے کے خدوخال پہلے سے بھی دلکش ہو گئے تھے، عام عورتوں کی طرح اسکا جسم پھیلا بھی نہ تھا، متناسب جسم، وہی لمبے سیاہ بال جن میں اب وہ پراندہ نہیں باندھتی تھی، وہ دودھیا رنگت۔

وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا، روشنی نے سلام پھیر کر اسے دیکھا، جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اسنے بنا بولے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیئے

"آج میرے لیے کچھ مانگو"

رضا نے کہا

"کیا"؟

روشنی کی نگاہیں اس پہ تھیں جس پہ کھڑکی سے آتی روشنی مکمل طور پہ پڑ رہی تھی، اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں

www.novelsclubb.com

"میرے لیے آج اپنے آپ کو مانگو روشنی، تمہاری قسم تھکنے لگا ہوں، میرے پاس چند ماہ تھے خوشگوار جن میں تمہارا دل میرے لیے دھڑکتا تھا، وہ لمحے پھر سے جینے کو جی چاہتا ہے"

روشنی نے ہاتھ اٹھائے، کتنے لمحے گزر گئے رضا نے اس سے نگاہ نہیں ہٹائی تھی وہ دعا ختم کر کے اٹھی جائے نماز طے کی اسکی طرف آئی، رضا نے پاؤں سمیٹ جر اسے جگہ دی خود بھی بیٹھ گیا

"تمہیں کیا لگتا ہے؟ روشنی کا دل کسی اور کے لیے دھڑک سکتا ہے؟"

رضا کا دل زور سے دھڑکا اج وہ اظہار کر رہی تھی جانے کتنے برسوں بعد، کتنے سال اس کے اانتظار میں گزرے

"مجھے تم سے شکوہ نہیں، مجھے نہیں لگتا میرا فیصلہ غلط تھا، لیکن ہاں میرا طریقہ غلط تھا ، تم بہت اچھے انسان ہو، مجھے اس بات پہ ندامت نہیں کے میں نے تمہیں چاہا، شکریہ، مجھے اس رسوائی سے بچانے کے کیے"

روشنی نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا

رضا نے تھام کر لبوں سے لگایا

"تم نہیں جانتی، تم میرے لیے کتنی خاص ہو"

"میں جانتی ہوں"

وہ بولی

"لیکن، مجھے چین نہیں، کیا عشق کسی کو برباد کرتا ہے؟ ایسے کہ وہ مل۔ جائے مگر کسک رہ جائے، اپنے قدموں پہ شرمندہ ہو، ملن کا سکھ نہ دے، دل کو جیت کر مسل کر رکھ دے، جیسے کوئی تتلیوں کی محبت میں انکو پکڑ لے، اور ان کے سارے رنگ نچوڑ لے، عشق مجھے راس نہیں آیا"

رضا نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھاما

"تم وہ سب کیوں سوچتی ہو جس پہ تمہارا بس نہیں چلتا؟ وہ اب جو ہو چکا، بیت گیا اچھا تھا یا برا ان لمحوں سے خود کو رہائی دو روشنی، وہ لمحے اذیت کے سوا کچھ نہیں"

روشنی نے خشک آنکھوں سے اسے دیکھا،

"تم نادان تھی، ہو گئی غلطی، انسان ہیں ہم، کتنی غلطیاں ہتق جاتی ہیں۔۔۔۔"

"اگر میری جگہ تم ہوتے، آج تک تمہیں معافی نہ ملی ہوتی ماں باپ باری باری رخصت ہو گئے ہوتے، اور تم انکا چہرہ بھی نہ دیکھ پاتے، تو تم کیا کرتے؟ آزادی مل جاتی تمہیں؟ تم نہ سوچتے؟ یہ سچ ہے رضا، تم بھی میرے جیسے حال میں ہوتے، لٹے ہوئے، مکمل طور پہ برباد"

وہ رو نہیں رہی تھی، گزشتہ کئی برسوں سے وہ روئی نہیں تھی، شاید آخری بار اپنے باپ کے مرنے کہ خبر سن کے وہ روئی تھی، مگر اس کے بعد کبھی رضا نے اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے تھے، ہاں مگر آنکھیں ویران رہتی، خشک رہتی انکی نمی کہیں کھو گئی تھی۔

"پتا نہیں، مجھے نہیں پتا میں کیا کرتا، لیکن، تم مجھے معاف کر دینا روشنی، شاید میرا گناہ تم سے بڑا ہے، میں وجہ ہوں س سب کی"

روشنی ہولے سے ہنسی

"محبت کی تھی میں نے، کیسے قدم پیچھے ہٹا لیتی"؟

رضا نے اسکی خشک آنکھوں پہ اپنے لب رکھ دیئے، روشنی خاموشی سے اس کے سینے سے لگ گئی، رضا نے آنکھیں بند کر لیں

++++++++++++++++++

دوسرے دن شام کو اسکی آنکھ کھلی، ٹانگیں صوفے سے نیچے لٹکی ہوئی تھیں، اسنے کروٹ لی، گردن سے عجیب سا درد نکلا

"افففف" اسنے گردن پہ ہاتھ رکھا،

گھڑی شام کے پانچ بجا رہی تھی، اسے کوفت ہوئی وہ کم از کم چودہ گھنٹے سویا تھا اتنا سونے کا وہ کبھی بھی عادی نہیں رہا تھا، کمرے میں روشنی آ رہی تھی اسنے پردے گرائے نہیں تھے، اندھیرے میں سونے کا عادی سورج کی کرنوں پہ بھی نہ اٹھا

"مجھے جاب تلاش کرنی ہو گی، ورنہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسنے خود سے کہا

موبائل آن کیا ہمیشہ کی طرح وہاں کوئی میسج یا کال نہیں تھی،اسکا سرکل اتنا محدود تھا اور جو تھا بھی ان میں بھی وہ بے تکلف کسی سے نہ تھا سوائے ماہا کے،اور ماہا سے آخری بات رات کو ہوئی تھی

اسنے بنا سوچے اسے کال ملائی،پہلی بیل پہ اٹھا کی گئی

"کیا منتظر تھی میری"؟پہلا سوال تیمور نے کیا

"موبائل ہاتھمیں تھا،ورنہ میں کافی بزی رہتی ہوں" وہ مشاش بشاش لہجے میں بولی

"کیا آج کا سورج ہم کہیں باہر غروب ہوتا دیکھ سکتے ہیں؟"

وہ قہقہ لگا کر ہنسی

"واہ کمال ہو تم بھی"

"پلیز"

اسنے بے بسی سے کہا،وہ خود کو تنہا اکیلا محسوس کر رہا تھا

"ٹھیک ہے، چلتے ہیں،"

"تھینکس"

******

وہ دونوں میلان کے ایک غیر معورف کیفے میں بیٹھے تھے، ایک عام سا کیفے مگر خوبصورت۔ تیمور نے اسے کو بغور دیکھا بلو جینز وائٹ ٹاپ میں وہی کھلے گھنگریالے بال براون آنکھیں اور پر اعتماد انداز۔ وہ مسکرا دیا

"کیا ہوا؟" اسنے اچھنبے سے پوچھا

"زندگی سے ایک ہی گِلا کے مجھے

تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے"

تیمور کے انداز پہ وہ جھینپ گئی، نظریں دوبارہ مینیو کارڈ پہ جما دیں پھر کچھ الجھے ہوئے انداز میں اسے دیکھا

"دیر کیسی؟ تمہاری عمر تو اتنی نہیں" اسکی بات پہ اسنے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"شاید"

ماہا نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اور اپنا آرڈر دیا، وہ کھویا ہوا تھا یا پھر فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا اسے سمجھ نہیں ائی، کچھ دیر بعد اسنے اپنے لیے صرف کافی منگوائی، اسکی آنکھیں آج بھی لال تھیں، آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے تھے، چہرے میں وہ تازگی نہیں تھی جو شروع کی چند ملاقاتوں میں اسنے دیکھی تھی،

"بھوک نہیں کیا"؟ ماہا نے پوچھا

"آج کل بھوک نہیں لگتی، عجیب سی حالت ہے سوچ رہا ہوں کہیں دوبارہ جاب کے لیے اپلائے کروں"

www.novelsclubb.com

"آف کورس، دو ماہ ہو گئے تمہیں اتنا وقت کیوں برباد کیا؟ اج ہی سے تلاش کرو"

ماہا کا آرڈر آ گیا تھا، چکن برگر اور کوفی وہ برگر کھانے میں لگ گئی

"تم کچھ پریشان لگتے ہو"

"شاید"

ایک اور الجھا ہوا جواب ماہا نے نفی میں سر ہلایا

"میرے خیال سے تمہیں شئیر کر لینا چاہیے"

"تم سے"؟

"ہاں" ماہا نے لاپروائی سے جواب دیا

وہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔

کافی کا ایک سپ لیا اسے دیکھا

"ڈرتا ہوں، تم خفا ہو گئی تو؟" اب ماہا نے برگر رکھا اور اسے دونوں کہنیاں ٹیبل پہ ٹکا کر قدرے آگے بڑھ کر اسے دیکھا

"تو"؟

"تمہارے لیے صرف تو؟ ہے شاید۔۔۔۔ میرے اندر سب بدل رہا ہے، میں تمہیں محسوس کرنے لگا ہوں"

کیفے کے شور میں اسکی دھیمی آواز ماہا نے سن لی تھی، اس کے دل کو کچھ ہوا، کسی

www.novelsclubb.com

انجانے جذبے نے جیسے چھوا ہو

"تم الگ ہو، یا مجھے لگتی ہو، تمہاری ذات میرے کیے سکون کا باعث ہے، تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو، اتنی اچھی کے اب شاید تمہارے بنا زندگی ادھوری لگے"

وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھا،

ماہا نے کسی کی پشت سے ٹیک لگائی

"پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا، ایسا کیوں ہو گیا، میں نہیں جانتا مگر تم نے،،،۔۔۔۔ تم نے میرے دل کے ان حصوں میں اپنے نقش جما دیئے جہاں آج تک کسی کی رسائی نہیں تھی،"

www.novelsclubb.com

جو بھی تھا، وہ بے حد خوبصورت لفظوں میں اپنے جذبت کی عکاسی کر رہا تھا، وہ اٹھی وہ اس کے پیچھے آیا وہ کیفے سے نکل گئی اسنے جلدی سے بل پے کیا اس کے پیچھے بھاگا۔

"ائی ایم ایکسٹریملی سوری ماہا۔۔۔۔ پلیز"

وہ بہت تیزی سے چل رہی تھی،اس کے بال شانوں پہ اڑ رہے تھے

"ماہا"

وہ رکی، پیچھے پلٹ کر دیکھا،

"وہاں آو"

سامنے سڑک کے کنارے لگے بنچ پہ وہ اسے لے گئی۔۔۔وہ بیٹھی وہ اس کے ساتھ ٹک گیا

"میں نے آج تک کسی سے عہد نہیں کی, دوست بہت ہیں میرے پاکستان میں کوئی بھی وہ نہیں جسکو اپنا آپ سونپ دوں، میں یقیناً آج کے دور کی ایک مارڈرن لڑکی ہوں، لیکن صرف ظاہری طور پہ۔۔۔۔میرے اندر وہی ایک ٹیپکل لڑکی ہے جو خواب دیکھتی ہے، مگر کسی پہ اعتبار کرنے سے ڈرتی ہے، میں محبت کے چنگل میں نہیں پھنسنا چاہتی۔، میں سیدھے شادی کرونگی۔"

تیمور کو لگا اسکا سانس خشک ہو گیا کو جیسے

"تم نے جو کہا،اس کے مطابق ہمیں نہیں ملنا چاہیے۔اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو سوچنے کا وقت چاہیے مجھے"

تیمور نے اقرار میں سر ہلایا

"مگر،میرے ساتھ ہو کر،سوچو،میں دوبارہ سوال نہیں کرونگا،لیکن،میں رابطہ ختم نہیں کر سکتا پلیز"

ماہا اسے دیکھ کر خاموش ہو گئی

"آپی کی شادی کب ہے"؟

"بس۔۔۔۔اگلے منتھ کی 20 کو"

"واو۔۔۔۔۔گریٹ،"وہ مسکرایا

"صرف ایک فنکشن ہو گا،نکاح کا ولیمہ ساتھ ہی،باقی کچھ نہیں"

تیمور نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اب وہ دونوں خاموش تھے،بلکل چپ

++++++++++

www.novelsclubb.com

"کیف کہتا ہے مجھے آف وائیٹ پہننا چاہیے ویڈنگ پہ"

زونی ہوسپٹل سے آئی تھی چینج کر کے اس کے ساتھ ڈنر کر رہی تھی

"میرے خیال سے ریڈ اچھا لگے گا یہاں ہر کوئی تو وائیٹ پہنتا کچھ ڈیفرینٹ ہونا چاہیے" ماہا نے سوپ کا چمچ اٹھاتے کہا

"میں بھی یہی کہتی ہوں" زونی اسے بتا رہی تھی، اج کل وہ بولنے لگی تھی، ہنسنے لگی تھی، بات سے بات نکالتی اور کتنی دیر بولتی جاتی،

ماہا حیران تھی کیا محبت کسی جادو سے کم ہے؟ کسی انسان کو مکمل بدل کر رکھ دے یہ جادو نہیں؟ کوئی خاموش رہنے والا شخص اچانک بولنے لگے، کسی کی آنکھوں کی اداسی یک دم چمک میں بدل جائے، کسی کے چہرے پہ تازگی آجائے، کسی کے گالوں پہ شفق پھوٹنے لگے، یہ جادو نہیں تو اور کیا ہے؟

محبت جادو ہے، یہ ماہا کی پہلی رائے تھی محبت کے بارے میں۔ بولتی ہوئی زونی کہیں پسِ پردہ چلی گئی تھی اسکی سوچیں کسی اور چہرے پہ اٹک گئی تھی، جسکی آنکھیں سیاہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھیں، جو ایک وجیہہ مرد تھا، جس کے چہرے کی کشش کسی کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتی تھی،

کیا محبت ہالو سینیشن ہے؟اس کو دیکھنا جو سامنے نہ ہو، مگر پھر بھی آپ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ سکیں، یوں لگے ہاتھ بڑھائیں گے تو چھو لیں گے۔

"ماہا" زونی نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی ج

بجائی

"کہاں کھو گئی"؟

زونی نے پوچھا

"ادھر ہوں آپکی بات سن رہی تھی"

"لگ تو نہیں رہا۔۔۔۔ کہیں۔۔۔وہ چوہدری تو نہیں کام کر گیا"؟

وہ مسکائی ماہا نے آنکھیں نکالی

"ویسے ہے اچھا، پہلی بار جب گھر لے ائی تم تب میں حیران ہوئی، عجیب لگا، میں

www.novelsclubb.com

نے سوچا آت ءساتھ تم نے یہاں کے رنگ ڈھنگ آپنا لیے. مگر اچھا لڑکا ہے"

زونی کی رائے پہ اسنے نفی میں گردن ہلائی

"اچھا ہے، مگر مستقل مزاج نہیں، کتنی جابز چھوڑ چکا، ابھی پھر ڈھونڈ رہا ہے

۔۔۔مل بھی جائے گی کافی لکی ہے"

ماہا اسے معلومات دے رہی تھی

"شکریہ ماہا"

"کس لیے"؟

"میری سوچ کو نیا زاویہ دینے کے لیے، مجھے لگتا ہے میں خوش ہوں، سارے رشتے ایک سے نہیں ہوتے، سب میاں بیوی ایک سے نہیں ہوتے، مجھے لگتا ہے کیف بابا جیسا نہیں ہو گا"

زونی کھانا چھوڑ چکی تھی پیلٹ سائیڈ پہ سرکا کر اسے دیکھے رہی تھی جس نے سوپ کا صرف ایک چمچ لیا تھا

"آپ بھی مما جیسی نہیں ہیں نا،"

ماہا نے کہا تو اسکی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا

"میں ان لڑکیوں پہ حیران ہوتی تھی جو اپنے شوہر میں اپنے والد کی خوبیاں تلاش کرتی تھیں، مجھے سوچ کر بھی کوئی ایسی خوبی نہیں ملی جو اپنے پونے والے شوہر میں دیکھوں، کہوں کے یہ بابا والی خوبی ہے یا مجھے یہ خوبی چاہیے"

"ہمممم۔۔۔اب انکو شادی پہ انوائیٹ کیا ہے۔۔۔اللہ خیر کرے"

ماہا نے کہا

"ہمممم"

www.novelsclubb.com

****

نکاح کی تقریب بہت خوبصورتی سے جاری تھی، ریڈ لہنگے میں زونی بے حد حسین لگ رہی تھی، بلیک شیروانی میں کیف آج بہت مختلف لگ رہا تھا، زونی نے کبھی اسکو کسی اور لباس میں نہیں دیکھا تھا سوائے جینز یا پینٹ کوٹ کے، وہ ایک دوسرے

کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے، ہال میں موجود چند ہی تھے ماہا نے ایک نظر اپنے ماں باپ پر ڈالی جو الگ الگ ٹیبلز پہ بیٹھے تھے، دنیا جہاں سے بیگانہ ماتھے پہ تیوریاں چڑھائے، اسے لگا کچھ بھی نہیں بدلہ وہی بچپن ہے، وہی وہ دو لوگ، اسنے گہرا سانس لیا اور انکو جا کر تصویر بنانے کو کہا ایک ساتھ زونی اور ماہا کے ساتھ فیملی فوٹو۔۔

اس کے والد سٹیج پہ چلے گئے تھے مما کو کہنے میں کافی وقت لگا

"مما چلیں ناں۔۔۔زونی کے لیے یہ فنکشن یادگار بن جائے گا، بے شک اپ دونوں ایک ساتھ نہیں مگر ہمارے تو ماں باپ ہیں ناں، ہمیں آپ کی تصویر ایک ساتھ رکھنے کا حق تو ہے ناں"

انہوں نے منہ بنایا

"میرے ہز بنڈ مائینڈ کر سکتے ہیں ماہا۔۔۔تم بچی نہیں یو کین انڈر سٹینڈ"

ماہا کو ایک دھچکا لگا، وہ ان سے دو قدم پیچھے ہوئی، زمان سٹیج سے نیچے اتر رہے تھے

تصویر بنوا کر

اسنے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں پہ قابو پایا،

"ماہا" تیمور اس کے پاس آکر بولا ماہا نے رخ موڑ لیا،

"ارے ماہا بیٹے، رخصتی کرواؤناں ہم چلیں، کافی دیر ہو چکی ہے" کیف کی امی اس کے پاس ائیں اسنے مسکرا کر سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔

بہت نارمل انداز میں رخصتی ہوئی تھی، زمان نے قران کے سائے میں رخصت کیا، انکی ماں شائستہ زونی سے مل کر ماہا کے ساتھ کھڑی ہو گئی، نہ کوئی رویا نہ کسی نے زونی کو کہا وہ اسے یاد کرے گا، وہاں کون تھا جو اسے یاد کرتا؟ سوائے ماہا کے، ماہا کو اپنے پہلو میں کھڑی عورت سے کوفت ہوئی، زونی جا چکی تھی اسنے اپنا سامان اٹھایا اور نکل گئی۔

++++++++++++++

"حد ہوتی ہے ماہا۔ مجھے وہاں اکیلے چھوڑ آئی، پرائے دیس میں، انکی زبان سمجھتی

ہوں میں نہ یہاں کے راستے، باپ کے ساتھ یہاں بیٹھی ہوا تنے آرام سے"

دو گھنٹے بعد وہ آئیں تھی آتے ساتھ بھڑک اٹھیں، تیمور کچن سے نکلا شائستہ نے

اسے دیکھ کر مزید بھویں اچکائیں

"دس منٹ کی واک پہ گھر تھا۔آپکو دو گھنٹے کیوں لگ گئے"؟ماہا کی بات پہ انہوں

نے تپ کے اسے دیکھا

"مجھے پتا تھا"؟وہ زچ ہوئیں

ماہا بڑے آرام سے بیٹھی موبائل پہ لگی تھی،

زمان نے طنز سے ہنکارا بھرا

"میں نے کہا تھا یہ شخص یہاں نہیں رہے گا، پھر کیوں ہے یہاں؟"وہ چیخی ماہا نے

موبائل بند کیا ٹیبل پہ رکھا

"کیوں؟میری بیٹی کا گھر ہے تمہیں مجھ سے مسئلہ ہے تو جاو جا کے ہوٹل میں رہو

،ویسے بھی تمہارے شوہر کے پاس حرام کا پیسہ بہت ہے"زمان کی بات پہ وہ اچھلی

www.novelsclubb.com

"تمہیں جلن کس بات کی ہے؟تم کسی کو دے ہی کیا سکتے ہو سوائے جلی کٹی باتوں کے،بس۔۔۔تم بھی کماو،کس نے روکا ہے"؟

"میرے اندر ابھی ایمان باقی ہے اتنا بے ایمان نہیں ہوا میں" تیمور ہونک بنا انہیں دیکھ رہا تھا،کچھ بھی اس کے پلے نہیں پڑ رہا تھا

"ہاں،جانتی ہوں،جتنے۔۔۔۔"

"بس" ماہا چلائی،ان دونوں کو چپ لگ گئی

"میں بچی نہیں اب کے آپ دونوں کے جھگڑوں پہ کمرہ بند کر روؤں،یہ ہمارا گھر ہے،میرا اور آپی کا،آپ دونوں مہمان کی حیثیت سے آئے ہیں،کم آن۔۔۔کم آن کم از کم مہمانوں کی طرح ہی بی ہیو کر لیں...."

زمان نے پہلو بدلہ

"آج تک،آج تک آپ لوگ ہماری خوشیوں کے ہر لمحے کو پیروں میں روندتے آئے ہیں،آج بھی،سوچ تو لیتے آج آپکی بیٹی کی شادی تھی،وہ رخصت ہوئی،ایک

آنسو بھی بہا آپ دنوں کی آنکھوں سے"؟

غم وغصے سے اس کی ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھی، یہ روپ پہلی بار تیمور نے دیکھا تھا۔۔۔پہلی بار وہ اس کے آنسوؤں کی وجہ سمجھا تھا،

"آج برسوں بعد اپ سے کیا مانگا؟ایک تصویر؟بس؟ایک یاد مانگی تھی۔تاکہ آپی کو لگتا ان کے ماں باپ ساتھ تھے، کسی ایک لمحے، وہ دونوں ساتھ تھے، مگر نہیں ایک بار پھر، ایک اور خوبصورت پل آپ لوگوں نے تباہ کر دیا، برباد کر دیا۔۔۔کیا ایسے ہوتے ہیں ماں باپ؟ایسے"

وہ باری باری دونوں کی طرف اشارہ کر کے بولی،

"بچپن میں ہماری سالگرہ کے کیک آپ کی نفرتوں کے وار سے کٹتے تھے، آپ دونوں اس پہ اپنا بھڑاس نکالتے تھے، ہم کتنے کتنے دن روتی تھی کبھی پتا چلا؟ کبھی سوچا؟آپ دونوں اپنی انا کی جنگ میں اتنے خود غرض ہو گئے کے ہم بہت پیچھے رہ گئی، آپ دونوں کی نفرتیں جیت گئی، آپ کے گھروں میں، کئی کئی کنال کے

گھروں میں زونی اور ماہا کی جگہ نہیں، کبھی پوچھا ہم کہاں، کس حال میں ہیں؟ مجھے کب کس چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے؟ ہمیں وقت سے پہلے بڑا جر دیا، ہمارا بچپن چھین لیا، ہمیں کیا دیا آپ دونوں نے؟"

ان دونوں کے سر جھکے ہوئے تھے، آج سب سامنے آیا تھا، انکی نفرتوں سے کون تباہ ہوا، ان کے راستے الگ کرنے سے دلدل میں کون دھنسا انکی اپنی اولاد، اپنا خون ماہا کا ضبط اب کے ٹوٹا،

"زونی شادی کے لیے تیار نہیں تھی، کیوں؟ کیونکہ وہ آپ دونوں جیسی زندگی نہیں جینا چاہتی تھی، اپنے جیسی اولاد کو اس دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی، آپ دونوں کا اندازہ ہے؟ کس کرب میں رہی ہو گی وہ؟ کس اذیت میں؟ نہیں، آپ دونوں نہیں جانتے۔۔۔۔

آپ دونوں کو کچھ جاننے کی ضرورت بھی کیا بھلا اپنا گھر بار ہے بیوی بچے، اپکا بھی شوہر اور بچے، ہنہ"

زمان نے تر آنکھوں سے اسے دیکھا

"ماہا"

ماہا نے ہاتھ اٹھا کر انکو دور رہنے کا شارہ کیا

"آپ کا بندبست ہوٹل میں ہے، اور آپکا بھی، آپ دونوں الگ الگ ہوٹلز میں رہیں گے، پرسوں آپکی واپسی کی فلائٹ ہے، چاہیں تو کل گھوم لیں یا اپنے اپنے بچوں کے کیے شاپنگ کر لیں،"

وہ اٹھی ہوٹل کا ریزویشن کارڈز نکالے انکو دیئے،

"آپ دونوں جائیں، ابھی پلیز"

"ماہا۔۔۔۔"

"مما پلیز۔۔۔۔اب کچھ نہیں بچا، پلیز چلی جائیں"

وہ دونوں سر جھکائے اپنے اپنے بیگز کی سمت گئے آخری نگاہ اس پہ ڈالی اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

تیمور نے ماہا کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

کبھی کبھار کسی دوسرے کا دکھ اتنا بڑا ہوتا ہے کے ہمیں اپنے دکھ اس کے سامنے بہت چھوٹے لگتے ہیں، تیمور کو اس پل اس لڑکی پہ ترس آیا، وہ قابل رحم تھی، قابل عزت بھی اور اس قابل بھی کے اسے چاہا جائے، بے حد چاہا جائے تاکہ اس کے سارے دکھ، دھویں کے گولے کی طرح ہواؤں میں تحلیل ہو جائیں، پیچھے سکھ شانتی کی ہوائیں چلیں

"سوری" ماہا کے منہ سے سسکی نکلی

تیمور نے آگے بڑھ جر اسے سینے سے لگایا،

وہ بے آواز رونے لگی۔

++++++++++++++++++++++++++++

وہ ٹیرس پہ تھی جب وہ کافی بنا کر لایا، رات ہو رہی تھی انکو گئے دو گھنٹے ہو چکے تھے، اسکو کپ پکڑا کر وہ کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"مجھے تم نے کبھی بتایا نہیں ماہا، تم دوست ہو شئیر کر سکتی تھی،" تیمور نے شکوہ کیا

"تم جانتے ہو، بہت ڈراونا بچپن تھا، اسلام آباد میں بورڈنگ میں جب لائٹ چلی جاتی، تو میں اندھوں کی طرح دیواروں کی تلاش کرتے باہر تک آتی، تب میں دس سال کی تھی، بادل گرجتے تو شدید گرمی میں بھی، حبس میں بھی کمبل اوڑھ کر لیٹ جاتی، روتی، سانس گھٹن سے بند ہوتا، مگر وہاں نہ مما آتی نہ بابا۔۔۔ بہت ڈر لگتا تھا مجھے، بہت"

اسکی انکھیں دہشت سے لال ہو رہی تھیں، جیسے ابھی سب کچھ اس کے سامنے ہو رہا ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مما بابا نے الگ الگ شادی کر لی، ہمیں کبھی پیسے کی کمی نہیں ہونے دی، آپی جب بی ایس میں تھیں تو امریکہ کے لیے بابا نے سٹڈی ویزہ اپلائے کیا وہ بہت زہین تھیں ویزہ لگ گیا وہ ادھر چلی گئیں، میں اتنی زہین نہیں تھی، یا شاید، میری محرومیاں مجھے کھا گئیں، میں پاکستان ہی رہی، کبھی کبھی بابا مما سے ملنے جاتی مگر رہنے کی

اجازت کہیں نہیں تھی، چھٹیوں کے دو ماہ میرے کیے دو صدیاں ہوتے ایک بھی مجھے ایک ہفتے سے اوپر دکھنے کو تیار نہ ہوتا، تم رکھو تم رکھو، یہی چلتا رہتا، میں واپس بوڑڈنگ واپس ہوسٹل"

وہ خلاؤں میں دیکھتے بات کر رہی تھی، تیمور کا دل چاہا آسماں پہ چمکتے سارے ستارے وہ اس پل اسکی جھولی میں ڈال دے، سارے جہاں کی خوشیوں سے اسکا دامن بھر دے، وہ بے حد خوبصورت لڑکی بے حد دکھ جھیل چکی تھی

"آپی۔۔۔نے جب۔۔۔۔ایم بی بی ایس کیا تو جاب مل گئی پھر میں چھٹیاں ان کے ساتھ گزارتی، وہ بھی خوش ہوتی میں بھی، اب مستقل یہاں۔۔۔۔آپی نے کہا بھی انکو مت بلاو میری ضد تھی، میں انکی شادی کو ان کے لیے یادگار بنانا چاہتی تھی، میری نادانی تھی۔۔۔لوگ نہیں بدلتے۔۔۔۔کیوں نہیں بدلتے؟"

وہ پوچھ رہی تھی

"کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے ماہا" تیمور کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

اس نے سپ لیا،اسے دیکھا۔۔

"میں نے اتنا اعتبار آج تک کسی پہ نہیں کیا، کے اپنا آپ کھول کر رکھ دوں، کہ وہ مجھے ورق ورق پڑھ لے، صرف تم"

یہ اظہار تھا اعتبار تھا یا کیا وہ نہ سمجھا، ہاں مگر اسے اچھا لگا, بہت اچھا

"ہم ایک دوسرے جے ساتھ خوش رہ سکتے ہیں ماہا"

تیمور نے ہاتھ بڑھایا

"ہاں" ماہا نے اسکا ہاتھ تھاما۔

تیمور کو لگا مکمل زندگی اسی کو کہتے ہیں ایک من پسند ساتھی کے ساتھ کافی پیتے ہوئے ہاتھوں میں ہاتھ لیے، جہاں آسمان ستاروں سے بھرا ہو، چاند اپنے جوبن پر ہو وہی لمے حیات ہوتے ہیں۔

****

اگلے کئی دن وہ تیمور سے نہیں ملی، ہر روز باہر نکل جاتی، اور کبھی کبھار زونی کی

طرف، جو کے ہوسپٹل سے لمبی چھٹی پہ تھی، اس کے ساتھ کام کرتی اسکو کوئی ڈش بنانا سیکھاتی، اور اسکی ساس کے ساتھ گپ شپ کے بعد رات کو اپس آجاتی۔اسنے نہ تیمور کو کال کی نہ اسکی طرف سے کوئی میسج آیا۔۔آج بھی وہ زونی کی طرف تھی مکس سبزی بنانے کی ترکیب بتانے بلکہ بنا کر دینے کے وہ آئی تھی

"ماہا۔۔اپنے بارے میں کب سوچو گی بیٹی"؟زونی کی ساس نے استفسار کیا وہ کچھ نہ بولی۔۔زونی نے اسے دیکھا جسکے چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی

"یہ تمہاری زمہ داری ہے زونی، بلکہ ہماری بھی، اگر اسکی کہیں مرضی نہ ہو تو تم کوئی ڈھونڈو اچھا سا لڑکا". ماہا کے ہاتھ سبزی کاٹتے تھم گئے

ایک چہرہ سائے کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا، وہ سوچ میں پڑ گئی

"ماہا بہت سمجھدار ہے امی، دیکھیے گا اپنے لیے بہت اچھا فیصلہ کرے گی" زونی نے کہا

"ارے وہ اسکا دوست، وہ بڑا پیارا لڑکا ہے، رہتا بھی ادھر ہی ہے، اس کے بارے

میں کیا خیال ہے"؟

ماہا کو لگا اس کی پیشانی پسینے سے بھیگ رہی ہے۔۔

"آپی۔۔۔میں یہ جا جرد ھوتی ہوں باقی آپ لے آئیں"

وہ کہکر کچن میں چلی گئی، زونی سارا سامان اٹھا کر اس کے پیچھے گئی، سب کچھ وہاں رکھ کر اسے دیکھنے لگی، جو سنک پہ جھکی سبزیاں دھو رہی تھی

"اگر پسند ہے تو کہہ دو, تم کب سے شرمانے لگی"؟

ماہا ہنسی

"شرما نہیں رہی، ابھی۔۔۔مطلب ابھی آپکی شادی ہوئی ابھی کیسے سوچ لوں"؟

"تم یہاں نہیں رہتی ماہا، اکیلی ہوتی ہو ہمیں فکر ہے تمہاری بس"

زونی نے کہا تو اسنے نل بند کر کے اسے دیکھا،

"وہ بھی تمہیں چاہتا ہے ناں"؟ زونی نے پوچھا

"آپکو نہیں لگتا؟ کہتے ہیں محبت خوشبو کی طرح پھیل جاتی ہے," ماہا کا لہجہ سنجیدہ تھا

"لگتا تو ہے، چلو شادی نہ سہی منگنی سہی، دیکھو میں کتنی خوش ہوں، یقین کرو اب ہوسپٹل جانے کا دل نہیں کرتا، تم جانتی ہو ناں، میں چھٹی نہیں کرتی تھی، اب ۔۔۔۔اب دل چاہتا ہے اچھے کھانے بناوں، اچھے کپڑے پہنوں، سجوں سنوروں، یقین کرو ماہا، زندگی اتنی اچھی کبھی نہیں لگی، لگتا ہے ہر درد پہ کسی نے مرہم رکھ دیا ہو، اب مجھے کوئی پرانہ درد یاد نہیں آتا، تم بھی آگے بڑھو، زندگی سے اپنا حق لو"

ماہا نے زونی کو گلے لگایا،

"اللہ آپکو خوش رکھے آپی، مجھے اپکو سکون میں دیکھ کر خوشی ملتی ہے"

زونی اس سے الگ ہوئی

"یہی خوشی اب مجھے بھی چاہیے، تاکہ تمہاری طرف سے میں بے فکر ہو جاوں۔۔۔پلیز ماہا"

ماہا نے اس کا ہاتھ تھاما

"ٹھیک ہے، اس سے بات کرتی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

ماہا کی بات پہ زونی خوشی سے چلائی، اسے کس کر گلے لگایا۔۔

++++++++++++++++++

اگلے دن اس نے تیمور کو ملنے کا کہا، شام کا وقت طے پایا ایک پارک کے پر سکون گوشے میں بیٹھی وہ اسکا انتظار کر رہی تھی، سامنے بیٹھی ایک لڑکی بلی سے کھیل رہی تھی، ماہا اسے دیکھے گئی، وہ کوئی افریکن تھی، بیس بائیس سال کی لمبی سی لڑکی، جس کی گود میں سفید بلی تھی۔۔۔بلی اچھل کر اسکی گود سے اتری بھاگتی ہوئی کبھی ایک طرف جاتی کبھی دوسری طرف، وہ اس کے پیچھے بھاگتی جا رہی تھی اسے پکارتی جا رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"پورا پارک چھان مارا، محترمہ یہاں ہیں"

تیمور اس کے پاس بیٹھا،

"آج ٹھنڈ نہیں ہے"؟ وہ جیکٹ کی زپ بند کر کے مفلر کو گلے میں درست کر رہا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو"؟اسنے اسکی نگاہیں ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھیں،

"جب پہلی بار کسی نے کوئی جانور پالا ہو گا تو اسکی سوچ کیا ہوئی ہو گی"؟

تیمور نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا

"تنہائی"اسنے خود کو کہتے سنا،لڑکی اب دوبارہ بلی کو گود میں اٹھا چکی تھی

"تنہائی"؟ماہا نے اسے کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھا

"جب کسی نے کسی کا ساتھ چھوڑا ہو گا،جب کوئی اپنا کسی سے بچھڑا ہو گا،یا جب کوئی انسانوں سے اکتایا ہو گا،اسنے تب کسی جانور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہو گا،جانور تو محبت کی زبان سمجھتے ہیں،یوں کسی تنہا انسان نے جانور کو پالنے کی ابتدا کی ہو گی"

ماہا کو اسکا جواب معقول لگا۔

"مجھے میری تنہائی دور کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے،اور کا حل شادی پیش کیا گیا"ماہا نے اب مسکراتے ہوئے کہا،وہ لڑکی جا چکی تھی

تیمور کا دل زور سے دھڑکا اسکا چہرہ سدید پڑ گیا جیسے کسی نے جسم کا سارا خون نچوڑ لیا

ہو،اس لمحے اسے شدید خوف آیا، سردی کی ایک لہر اسکی ریڑھ کی ہڈی کو چیرتی ہوئی گزری

"تم۔۔۔۔تم نے کیا سوچا"؟

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا

"میں نے سوچا، گر شادی کرنی ہی ہے تو تمہاری عرضی پہ غور کیا جائے"

تیمور نے گہرا سانس لیا، تنے ہوئے اعصاب نارمل ہوئے۔وہ دل سے مسکرایا

"جانتی ہو۔۔۔۔میں کوئی جانور نہیں پالنا چاہتا۔مجھے تمہارے ساتھ زندگی کا ہر پل جینا ہے، بہت سال جینا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

"تیمور، ہم کبھی جھگڑا نہیں کریں گے، مجھے لڑائی سے خوف آتا ہے، اگر کبھی لگا، ہم ایک ساتھ نہیں چل سکتے ایک دوسرے کو لفظوں سے چھلنی کیئے بنا الگ ہو جائیں گے"

وہ اسکی جانب پلٹا

"ہم الگ نہیں ہوں گے ماہا۔۔۔پلیز"

وہ التجا کر رہا تھا۔۔اسنے نگاہیں جھکائیں

"تیمور۔۔۔تمہارے پیرینٹس یہاں آئیں گے؟"

تیمور کو پہلا جھٹکا لگا تھا، خوابوں کی دنیا سے کسی نے کھینچ کر اسے حقیقت میں لایا تھا، اسے یاد آیا پچھلے دو ماہ سے اسنے گھر کال نہیں کی تھی، وہ نئی زندگی میں الجھا تھا، ماہا سے دور ہونے کا خوف، اس کے ساتھ ہونے کی خوشی وہ سب محسوس کر رہا تھا۔ مگر یہ ایک پہلو تھا جس پہ اسنے غور نہیں کیا تھا،

www.novelsclubb.com

"تیمور"

ماہا نے پکارا

"ہمم۔۔۔۔"

"کدھر گم ہو گئے؟" ماہا نے پوچھا

"اگر وہ نہ آسکیں تو"؟اس نے حدشہ ظاہر کیا

"تو ہم وہاں جا کر شادی کر لیں گے،ایک اچھی پاکستانی شادی"ماہا کی آنکھیں چمک رہی تھیں وہ خوش تھی

تیمور نے تھوک نگلا

"ہم یہاں شادی نہیں کر سکتے کیا"؟

"لیکن انکا ہونا ضروری ہے،وہ کیا سوچیں گے"؟ماہا نے اسے کہا

"میرے پیرینٹس بھی تمہارے پیرینٹس کی طرح ہیں فرق یہ ہے وہ لڑتے نہیں، اور ایک ساتھ ہیں۔۔۔لیکن ان کا ساتھ ہونا بھی۔۔۔"

وہ بولا ماہا نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"میں نے ساری عمر بابا کو اماں کے پیچھے بھاگتے دیکھا،انکی ایک محبت بھری نگاہ کو ترستے دیکھا،اماں جانے پتھر کی مورت ہیں یا کیا، کبھی پگھلی نہیں۔۔۔کون کہہ سکتا ہے انکی لو میرج تھی،ایک دوسرے کے لیے اپنا اپنا گھر بار چھوڑ دیا ماں باپ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھوڑ دیئے"

ماہا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"پھر؟ پھر کیا ہوا"؟

"پھر اماں کو لگا ان سے غلطی ہو گئی، ان سے ماں باپ چھوٹ گئے۔۔۔بس۔۔

محبت کہیں کافور ہو گئی۔۔۔کیا محبت یوں دلوں سے اتر جاتی ہے؟"

وہ اس سے پوچھ رہا تھا، اور وہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

"جو دل محبت سے دھڑکتا ہو، جو سانسیں محبت س ء چلتی ہوں، وہ محبت کرنا کیسے

بھول جاتی ہیں ماہا؟ مجھے ڈر لگتا ہے اب، پہلے بابا پہ ترس آتا تھا اماں کی بے بسی پہ دل

دکھتا تھا، مگر اب۔۔۔۔۔اب۔۔۔جب کہ مجھے اس لفظ سے آشنائی ہوئی ہے اب

ڈر لگتا ہے، تم روٹھ گئی میں مر جاؤں گا"

"ایسا نہیں ہو گا"

وہ یقین سے بولی، تیمور کی آنکھیں جذبات کی لو سے تپ رہی تھیں

"اگر کبھی،۔۔۔۔اگر کبھی ایسا ہوا۔۔۔کچھ ہوا تو مجھ پہ یقین رکھ کے میرا ساتھ دینا" وہ ڈر رہا تھا،اسکا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھ کر کہہ رہا تھا

"کیا ہوا"؟وہ استفامیہ انداز میں بولی

"کچھ بھی۔۔۔"

وہ اٹکا

"ہاں۔۔میں ساتھ دوں گی۔۔۔۔اگر تم نے چاہا" وہ اقرار کر رہی تھی،وہ اسے اپنے وعدوں کی ڈوریوں میں باندھ رہا تھا،ہر وعدہ کے ساتھ ہر عہد کے ساتھ ڈوری کی کی پرت کھولتا اور اس کے گرد لپیٹ دیتا کسی حصار کی صورت۔

تیمور کے موبائل کی رنگ بجی تو اسنے اس کے سینے سے اپنا ہاتھ ہٹایا،اسنے موبائل نکال کر دیکھا۔سامنے گھر کا نمبر جگمگا رہا تھا

"ہیلو" اسنے فوراً کال اٹھائی

"میں کرم داد بول رہا ہوں بیٹا۔۔۔کیسے ہو"؟دادا کی آواز فون سے ابھری تھی

"جی میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں خیر ہے ناسب"؟اسے کچھ عجیب لگا

"تم کل پاکستان آو"انکی بات پہ وہ یک دم کھڑا ہوا

"اتنی جلدی؟میں کیسے آسکتا ہوں دادا جی"ماہااس کی بات سن کر کھڑی ہو گئی، وہ چکر کاٹ رہا تھا

"آجاو۔۔۔بہت ضروری ہے۔۔۔تمہاری ماں تم سے ملنا چاہتی ہے، شاید ۔۔۔۔یہ آخری ملاقات ہو"ان کی بات پہ وہ ایک دم رکا، اسے لگا وہ گر جائے گا، وہ چکرا کر رہ گیا فون کان سے چھوٹا ماہا نے آگے بڑھ کر اسے تھاما، بینچ پہ بٹھایا، وہ جیسے سکتے میں تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے پاکستان جانا ہے ماہا"اسکی آواز سرگوشی میں ابھری

ماہا نے سر ہلایا

"اماں ٹھیک نہیں ہیں،۔۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔"وہ جلدی سے اٹھا

"رکو۔۔۔تم پریشان ہو اکیلے مت جاو"

"میں ٹھیک ہوں"

وہ وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا، ماہا نے اسے جاتے دیکھا۔۔۔وہیں کھڑے کھڑے وہ اب منظر سے غائب ہو چکا تھا۔۔

++++++++++++++++++

شام کے سائے گہرے ہوئے، پرندے اپنے گھونسلوں میں واپس جا رہے تھے، چڑیاں درختوں میں چہچہا رہیں تھیں، وہ صحن کے احاطے میں رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی، رضا سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھا تھا، ان کی نگاہیں آسمان پہ پھیلی سورج کی زرد کرنوں پہ تھیں، جو چند لمحوں میں لال سے سیاہ ہونے والی تھیں۔۔

زرد رنگت، اندر کو دھنسی آنکھیں، سیاہ حلقے، مرجھایا ہوا چہرہ وہ کہاں سے روشنی لگتی تھی؟ رضا کی روشنی، جس پہ پہلی نگاہ میں دل ہار بیٹھا تھا، جسکا وہ دیوانہ پن تھی، جس کی سیاہ آنکھوں میں پھیلے کاجل پہ وہ غزلیں لکھ سکتا تھا، جسکی سفید کشمیری رنگت پہ وہ فدا تھا، وہ روشنی نہیں تھی، وہ روشنی جس کے قہقہے گونجتے تھے،

وہ کہیں کھو گئی تھی گم ہو گئی تھی، یا شاید، اندر کہیں مر چکی تھی،

رضا نے اس کے ہاتھوں پہ نگاہ دوڑائی کنولا لگے ہاتھ کی رگیں پھولی ہوئی تھیں، وہ کمزور ہو چکی تھی، بلکل نحیف سی، ہاتھ پہ نیل پڑے ہوئے تھے،

"انسان کتنا بے بس ہوتا ہے ناں روشنی، ہماری آنکھوں کے سامنے، وہ انسان موم کی طرح پگھل رہا ہوتا ہے، جسکو ہم جان سے بھی عزیز رکھتے ہیں، لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے، کچھ بھی نہیں، میرے بس میں تو یہ بھی نہیں، کہ تمہارے ہاتھ پہ چبھنے والی کسی ایک سوئی کا درد بانٹ سکوں، تو وہ درد کیسے بانٹ سکتا ہوں جو تم نے برسوں اپنے سینے میں زندہ رکھے، جنہوں نے آج تمہیں بیمار کر دیا، ایک۔۔۔۔ جان لیوا بیماری دے دی"

رضا کے آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے، اسکی آواز نارمل تھی، اب اس کی آنکھیں نم ہی رہتی تھیں، ان آنکھوں میں آنسو جیسے لازم تھے، فرض تھے

روشنی نے بے جان مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا

"مجھے پچھتاوا کھا گیا، بہت چاہا، بہت چاہا اپنے پرانے محلے جاؤں، اپنے گھر کی جانب جاتی گلی میں قدم رکھوں، اپنے گھر کے در و دیوار کو محسوس کروں، انکو چھو کر دیکھوں، بس ایک بار، صرف ایک بار، اپنی ماں کے دوپٹے میں خود کو لپیٹ کر رونا چاہتی ہوں، اتنا رونا چاہتی ہوں کے سب درد ختم ہو جائے،"

روشنی کی آنکھیں خشک تھیں، مگر آواز درد میں ڈوبی ہوئی، کرب میں،

"اور میری محبت؟ میرا عشق؟ کہاں ہے؟ کیا کہیں؟ تمہارے دل کے کسی ایک کونے میں میں ہوں؟" رضا آگے ہو کر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر کے بولا

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔ تمہارا عشق۔۔۔۔ وہی تو ہے جس نے مجھے اتنے سال زندہ رکھا، ورنہ اس لمحے مر جاتی جس لمحے بابا نے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا یہاں مت آنا، یہاں دوبارہ مت آنا۔۔۔ تم تھے رضا۔۔۔ جس نے مجھے سانس دی، مجھے زندہ رکھا۔۔۔۔ میں تمہارے لیے جیتی رہی، اتنے سال، وہ بوجھ اٹھا کر میں اتنا چلی کے تھک گئی، اب

بس، میرے پاوں چھلنی ہو گئے ہیں، میری ہمت جواب دے چکی ہے، اب اور نہیں"

رضا نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

ایک نظم سنو گی"؟

وہ بولا

روشنی نے اثبات میں سر ہلایا

"اے عشق ہمیں برباد نہ کر

جس دن سے ملے ہیں دونوں کا

سب چین گیا آرام گیا

چہروں سے بہارِ صبح گئی

آنکھوں سے فروغِ شام گیا

ہاتھوں سے خوشی کا جام چھٹا

www.novelsclubb.com

ہنٹوں سے ہنسی کا نام گیا

غمگیں نہ کر ناشاد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر"

روشنی کی آنکھ کا کونا بھیگا، اسے لگا وہ خط پڑھ رہی ہے، رضا کا خط، وقت اچانک پیچھے کو پلٹا تھا، آموں کے باغ میں، رضا کی حویلی میں، فلیش بیک چلے تھے

"یہ روگ لگا ہے جس سے ہمیں

رنجیدہ ہوں میں، بیمار ہے وہ

ہر وقت تپش ہر وقت خلش

خواب ہوں میں، بیدار ہے وہ

جینے سے اِدھر بیزار ہوں میں

مرنے پہ اُدھر تیار ہے وہ

اور ضبط کہے فریاد نہ کر

www.novelsclubb.com

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

کیا سمجھے تھے اور کیا نکلا

یہ سوچ کے حیران ہیں ہم!

ہے پہلے پہل کا تجربہ اور

کم عمر ہیں ہم، انجان ہیں ہم

اے عشق خدارا رحم و کرم

معصوم ہیں ہم نادان ہیں ہم

نادان ہیں ہم! ناشاد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

****

ٹھیک دو دن بعد وہ پاکستان میں تھا، وہ اماں کو دیکھ کر حیران رہ گیا، بے حد کمزور اور

www.novelsclubb.com

بلکل لاغر ہو چکی تھیں یہ جان کر اسے حیرت ہوئی انکو کینسر تھا وہ بلکل بلکل آخری سٹیج کا، اسے دکھ تھا اسے بتایا نہیں گیا مگر یہی روشنی کا حکم تھا، وہ اس کے گود میں رکھے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے بیٹھا تھا، بلکل خاموشی سے آنسو اسکا چہرہ بھگو رہے تھے، روشنی نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا، جو مزید نکھر چکا تھا، سیاہ داڑھی، سیاہ انکھیں، سفید رنگت وہ اور بھی پیارا ہو چکا تھا۔

"تمہیں کبھی خیال نہیں آیا واپسی کا"؟ وہ پوچھ رہی تھی آج وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا نہ ہی ٹالنا چاہتا تھا

"مجھے واپسی سے ڈر لگتا تھا، میں۔۔۔۔ کسی بھی طرح ثانیہ کو اپنانے پہ آمادہ نہیں کر پایا خود کو" اس نے نگاہیں جھکائے کہا روشنی نے آنکھیں موند لی

"اس بے قصور کا گناہ تو بتاؤ تیمور، اتنے سنگدل مت بنو"

"میں سنگدل نہیں ماں، مجھے میرے لیے لڑکی مل گئی ہے، میں اپ کو اس سے ملوانے والا تھا۔۔۔"

روشنی اسکی بات پہ اٹھ بیٹھی

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔ تیمور یہ کیا کہہ رہے ہو"؟روشنی کی انکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"اماں اس میں میرا کیا قصور، وہ مجھے اچھی لگ گئی، میں خود کو کیسے روکتا؟آپ تو سمجھ سکتی ہیں ناں، مجھے سمجھیں، میرا دل کل بھی راضی نہیں تھا آج بھی"

روشنی نے دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھ لیے

"رضا نے۔۔۔اسکی ماں کو دلہن بنے چھوڑا تھا، میرے لیے، اج تم اسکی بیٹی کو بیوی بنا کر چھوڑ رہے ہو کسی اور کے لیے؟"اسکی انکھوں میں سوال تھا

تیمور ہچکچایا

"اماں"

"تیمور۔۔۔۔۔اسکی بد دعائیں مت لو، یہ پچھتاوا انسان کو نہ جینے دیتا ہے نہ مرنے، وہ بن باپ کی بچی، جس نے بچپن سے اب تک تمہارے خواب بنے، تمہیں چاہا

،یوں اسے مت چھوڑو۔۔۔اسکی آہیں تمہارے راستے میں گڑھے کھودیں گی،
میرے بچے،پچھتاوے ناگ ہیں،جو ڈس لیں تو انسان موت مانگتا ہے مگر نہیں
ملتی"

وہ اسے سمجھا رہی تھی،وہ نہیں چاہتی تھی وہ بھی ایک غلط راہ کا انتخاب کرے وہ
اسے رلتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی،

"ناکام عاشق بن جاو،بیچ منجدھار چھوڑ جانے والے ہرجائی نہ بنو"

تیمور نے پر شکوہ نگاہوں سے ماں کو دیکھا

"میں اس سے وعدہ کر چکا ہوں اماں۔۔۔وہ میرا انتظار کرے گی،مہس اسے بے حد
چاہتا ہوں اس سے بے وفائی کی تو وہ دوبارہ کسی پہ اعتبار کیسے کرے گی"؟

"اور ثانیہ کا کیا؟وہ کیسے کرے گی کسی پہ بھروسہ؟کیسے تیمور"؟

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔بلکل چپ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی مرتی ہوئی ماں کو
دینے کے لیے

روشنی نے چہرے دوسری طرف گھمالیا

"باجی،ادھر کھڑی کیوں ہیں؟جاکر کہہ کر آئین ناں کھانالگ گیاہے"

وہ پیچھے کھڑی جانے اسے کیا کہہ رہی تھی،ثانیہ کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا،آنکھوں میں دہشت چھائی تھی،دیوار کا سہارا لے کر وہ کھڑی تھی اس کا جسم بے جان کو چکا تھا۔۔

اچانک اسے چکر آیالہرا کر فرش پہ گری

دھڑام کی آواز پہ تیمور بھاگ کر آیا،نیلم ااور روشنی بھی آئیں وہ فرش پہ بے ہوش ہوئی پڑی تھی

www.novelsclubb.com

++++++++++++++++++++

اسنے گیٹ کے ساتھ لگی بیل پہ ہاتھ رکھا،گیٹ کی دونوں اطراف میں لگی بیل باہر کو لٹکی کوئی تھی،گھر ابھی تک اسی حالت میں موجود تھا جیسا آج سے تیس سال پہلے تھا،کچھ دیر بعد دروازہ کھلا،باہر آنے والے شخص نے اسے ایک نظر میں پہچان لیا،

وقت بدلا تھا وہ بھی بدلا تھا جوانی میں چاک و چوبند اور سمارٹ تھا، بڑھاپے میں نکلی ہوئی توند، اور سفید اور گرے داڑھی بال ویسے ہی سمٹے ہوئے۔۔

"رضا"؟ وہ زیرِ لب بڑبڑایا رضا نے نظریں جھکالی۔ تھوڑی دیر بعد ہاتھ جوڑے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اس شخص نے چہرے کا رخ پھیر لیا

"میں۔۔۔۔آج اتنے برسوں بعد ایک بار پھر۔۔۔۔ایک بار پھر معافی مانگنے آیا ہوں،۔۔۔۔خدا کے لیے، آج مجھے خالی ہاتھ نہ لوٹائیں، چاہے مجھے سنگسار کر دیں، مجھے کاٹ کر چیل کوؤں کے آگے پھینک دیں، یا زندہ پاگل کتوں کے اگے ڈال دیں، آج مجھے معافی چاہیے۔۔۔۔روشنی کے لیے، ایک بار اس گھر کے دروازے کھول دیں۔۔۔۔بس ایک بار"

سامنے موجود شخص میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی، تنی ہوئی موچھوں کے ساتھ ، قہر برساتی نگاہوں سے وہ خلاؤں میں گھور رہا تھا

"تیس سال گزر گئے۔۔۔"۔"

"وہ خود کیوں نہیں آئی"؟اسکی بات کاٹ کر وہ بولے

رضانے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔۔۔

"یقیناً۔۔۔ہم ناراض ہیں، ہمارا حق ہے، تم آ گئے۔۔۔آج وہ کیوں نہیں آئی؟"

"میں اسے لیکر آوں گا۔۔۔بس اجازت چاہیے تھی"رضانے مسکارتے ہوئے کہا

۔۔۔اس شخص کے چہرے کے اتار چڑھاؤ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔

رضا انہیں قدموں واپس لوٹ گیا

++++++++++++++++++++

www.novelsclubb.com

"افففف کہاں جانا ہے رضا۔۔۔کیا اُدھم مچایا ہے"

رضانے گھر آتے ساتھ اسکی الماری سے کپڑے نکالے، پھر سب سے خوبصورت

جوڑا نکالا اس کے سامنے رکھا

"پہن کر آو دیر نہ کرنا جلدی کرو".

روشنی نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا

"ارے۔۔۔۔مہس یہیں ہوں۔۔۔۔۔مجھے گھور لینا۔۔۔۔پلیز جاو"

وہ حیرت زدہ سی اندر چلی گئی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد باہر نکلا تیمور کو ڈھونڈا

"کہاں تھے یار۔۔۔۔تیار ہو جاو کہیں جانا ہے"

ٹیمور اسے خوش دیکھ کر حیران ہوا

"کہاں"؟

"بس۔۔۔جلدی کرو۔۔۔جلدی"

رضا کہہ کر اندر چلا گیا۔۔

++++++++++++

"آخر یم کہاں جا رہے ہیں؟اتنی مٹھائی،اتنے پھول لیکر۔۔۔"گاڑی میں سب کچھ

www.novelsclubb.com

دیکھ کر وہ بے تابی سے بولی، تیمور کو دیکھا پیچھے مڑ جر پھر رضا کو

روشنی الجھی

"بس چپ چاپ بیٹھو"

اسنے ونڈو سکرین کے باہر نظریں جمائی،

گاڑی ان گلیوں کی طرف اب رواں دواں تھی جہاں پہ اس کا جانا ممنوع تھا، اسکا سانس رکا، اگلے کچھ منٹوں میں اس کے گھر کی طرف جاتی گلی میں گاڑی چل رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"رضا۔۔۔۔"

روشنی نے غصے سے اسے دیکھا

"یہ کیسا مذاق ہے"

وہ چیخی

"روشنی۔۔۔بس چپ۔۔۔۔دیکھنا۔۔۔۔آج ہماری گاڑی کے لیے اس گھر کے

دروازے کھلیں گے"

رضا چہک کر بولا

گھر کے باہر اسنے ہارن بجایا کچھ دیر بعد گیٹ کھلا۔۔۔گاڑی اندر روشنی کے ہاتھ پاؤں کپکپانے لگے۔۔۔اسکا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا

رضا اگلی سیٹ سے اترا پچھلی سیٹ سے تیمور۔۔۔رضا نے اسکی طرف سے دروازہ کھولا

روشنی نے نفی میں سر ہلایا

رضا نے آگے ہاتھ بڑھایا،اسے اشارہ کیا روشنی نے اسکا ہاتھ تھاما اپنے گھر کے آنگن میں قدم رکھا۔۔۔

مانوس سی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی وہ کھڑی ہوئی۔۔۔چاروں اطراف نگاہیں دوڑائی۔۔۔گھر جدید انداز میں بن چکا تھا، مگر اوپر کا حصہ ویسا کا ویسا تھا، برامدے کے اوپر اسکا کمرہ تھا۔۔اسنے اس کمرے پہ نگاہ ڈالی۔۔وہ بلکل ویسا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔۔۔جیساوہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

اسکی انکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔سامنے بڑے بھائی کھڑے تھے۔۔۔۔انہوں نے باہیں کھولی۔۔۔روشنی کو لگا اس کے قدم زمین نے جکڑ لیے ہوں جیسے۔۔۔وہ دھیرے دھیرء قدم اٹھاتی انکی طرف بڑھی۔۔۔

وہ چھے فٹ کا لمبا چوڑا آدمی اسے گلے لگا کر رو پڑا،روشنی سسکیاں لیتی اس کے سینے سے لگی تھی

۔۔۔

"بھائی" اسنے پکارا۔۔۔

"کوئی ایسے کرتا ہے کیا؟ مجھے اتنے سال سزا دی۔۔۔کیوں"؟ وہ تڑپی

"ہم نے بھی سزا کاٹی ہے۔۔۔۔۔۔تم نے بہت برا کیا تھا ہمارے ساتھ"

"مجھے معاف کر دیں"

وہ کتنی دیر ان کے سینے لگی روتی رہی،اس ان کے وجود سے اماں کی ابا کی مہک آرہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔۔آج اسے لگا اسنے اماں کی گود میں سر رکھا ہو اماں اسکا ماتھا سہلا رہی ہوں،ابا پاس کھڑے مسکرا رہے ہوں۔۔آج اسے سکون ملا تھا، برسوں بعد۔۔ برسوں بعد اسے اپنوں نے قبول کیا تھا۔۔

برسوں بعد اسنے خود کو معاف کیا تھا، کتنے برس لگے تھے،ایک غلطی کی معافی ملنے میں،اسنے اپنا آپ گنوا دیا تھا اس سزا میں،ایک گناہ اسکی خوشیاں کھا گیا،اس نے تیس سال کڑی دھوپ میں ننگے پاؤں گزارے، جیسے ریگستان میں کھڑی رہی ہو پیاسی۔۔۔

آج اسے لگا ساون برسا ہے،خوب برسا ہے،ہر طرف جل تھل ہو گئی، ترسی ہوئی اسکی اندر کی زمین آج مہک اٹھی ہے.جی اٹھی ہے

++++++++++++++

اسے ہوش آیا تو نیلم اس کے سرہانے بیٹھی تھی،اسنے آنکھیں کھولیں پھر بند کر لیں ۔نیلم نے اسکی پیشانی چومی

"کیا ہوا۔۔تم اتنی خوش تھی، پھر کیا ہوا تھا۔۔۔"

ثانیہ نے ماں کو دیکھا۔۔۔دانت سختی سے بھینچ کر آنکھیں بند کیں

"خوشی کب کسی کو ملی ہے۔۔۔خوشی تو خوش فہمی کا دوسرا نام ہے،"

نیلم نے اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھا

"کیا ہوا"؟

"وہ کسی اور کو چاہتا ہے, کوئی بڑی بات تو نہیں، چاہتا ہو گا۔۔۔اسے حق ہے اپنی زندگی جینے کا، بس۔۔۔ایک لمحے کو سنا تو وہیں سن ہو گئی، خوش فہمیوں کی دیواروں میرے اوپر گری تھیں، اسی لیے سمبھل نہ سکی ء"

وی انتہائی نارمل انداز میں اتنی بڑی بات کہہ گئی تھی، نیلم کو سمجھ نہ آیا کیا کہے

"بس اماں۔۔۔لڑنا نہیں میرے لیے،۔۔۔۔لڑنا نہیں، مجھے بھیک میں ملا ہوا شخص نہیں چاہیے، دو حصوں میں بٹا ہوا، جو ساری عمر میرے وجود میں کسی اور کو تلاش کرے، یہ میری محبت کی میرے انتظار کی توہین ہے۔۔۔اسے آزاد ہی رہنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دو اور مجھے اس کے انتظار میں مجسم ء"

نیلم چپ چاپ اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔

اس نے کب سوچا تھا ایسا۔۔۔اسنے کب سوچا تھا اتنے برسوں بعد وقت ایک بار پھر پلٹ کر ائے گا اب کی بار وہ نہیں اسکی بیٹی کھڑی تھی اس اگ کے سامنے جس نے اسکے دامن میں چنگاری پھینک دی تھی۔۔۔اب دھیرے دھیرے اسکو آگ اپنی لپیٹ میں لینے والی تھی

++++++++++++++++++++++

دراوازے پہ پڑا تالا زنگ آلود ہو چکا تھا، چابی بہت مشکل سے لگی کڑاک کی اواز سے تالا کھلا، وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔اندر حبس ہوئی تھی، دھول مٹی، اور جگہ جگہ مکڑیوں نے جالے بنائے ہوئے تھے، رضا اس کے پیچھے پیچھے تھا سامنے پڑے ٹیبل پہ اسکی کتابیں بکھری ہوئی تھیں، الماری سے کپڑے باہر کو لٹکے ہوئے تھے، جوتے الگ الگ سمت میں پڑے ہقئے تھے جیسے کوئی بہت اجلت میں

وہاں سے نکلا ہو، اسے یاد آیا وہ دن، اس دن وہ سب کچھ یونہیں چھوڑ جر گئی تھی،

سب ویسا کا ویسا تھا، مگر وقت کی دھول اس پہ جمی ہوئی تھی

وہ جا کر سلوٹ زدہ بیڈ کی چادر کو چھو کر دیکھنے لگی، اس پہ بیٹھی۔۔

"جب اس حالت میں کمرہ اماں نے دیکھا ہو گا تو ان کے دل پہ کیا گزری ہو گی"!

وہ رو رہی تھی۔

"آج میں شکر کرتی ہوں میری کوئی بیٹی نہیں، میں اس درد سے بچ گئی رضا جو میں

نے اپنے ماں باپ کو دیا۔۔۔"

رضا اس کے قریب آیا

"بیت گیا روشنی۔۔۔۔بیت گیا سب کچھ، تم خوش نہیں؟ یہاں آ کر؟"

وہ دوپٹے کے پلو سے اپنے آنسو خشک کر کے ہنسنے لگی

"تم سوچ نہیں سکتے، میں کتنے سکون میں ہوں، یہ خوشی، اس سکون کے کیے ترسی

تھی، آج دل چاہتا ہے مر جاؤں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

رضا نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھا

"ایسی دعا مت مانگنا، ایسی کوئی دعا نہیں، جو تمہیں مجھ سے جدا کرے"

روشنی ہنسی، وہی کھنکتی ہوئی ہنسی، وہی چھنکار

"اس گھر سے ڈولی نہیں اٹھی جنازہ تو اٹھنے دو۔۔۔میں اماں ابا کو جا کر کہوں گی ۔۔۔مجھے بھائیوں نے رخصت کیا"

رضا کو اسکی باتوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا

"رضا۔۔۔روشنی نے اگر زندگی میں کسی کو چاہا تو وہ تم ہو، وہ وقت کتنا اچھا تھا ناں، جب ہماری شادی ہوئی تھی، تم میرے لیے موتیے کے پھول لاتے، میرے بالوں پیروتے۔۔اور وہ سرخ گلاب"

وہ بیڈ کی ٹیک سے ٹیک لگا کر اوپر ہو کر لیٹ گئی

"میں ان پھولوں کی مہک آج بھی محسوس کر سکتی ہوں، کون کہتا ہے یادوں کی خوشبو نہیں ہوتی، میں آج بھی ان لمحوں کو جی سکتی ہوں، جب چاہوں، آنکھیں بند

کروں تمہیں محسوس کر سکتی ہوں، تمہارا لمس، تمہاری خوشبو، تمہارے جذبات

۔۔۔سب۔۔تم بھی کرنا"

اس نے بیڈ کی سائیڈ پہ پڑے ٹیبل سے انگلی سے گرد ہٹائی

"اتنی تہیں لگ گئی دھول کی۔۔۔"

رضا اسے بس دیکھ رہا تھا۔۔

"سنو۔۔۔میں سو گئی تو اٹھانا مت، اماں کو پتا ہے، میں اپنی مرضی سے اٹھتی ہوں"

رضا کو آج وہ وہی اٹھارہ سال کی روشنی لگی، الہڑ، چہکتی ہوئی، جس کے گال لال تھے،

جسکی انکھیں سیاہ چمکدار، جسکی گھنی زلفوں میں وہ خود کو کہیں گم کر بیٹھا تھا۔۔

وہ آج بلکل وہی روشنی تھی، رضا کا دل چاہا وہ اسے بس دیکھے جائے۔۔۔بنا بولے

۔۔۔بس اسے سنے جائے

وہ کچھ بھی بول رہی تھی اور وہ مسکرا رہا تھا، جیسے کسی معصوم بچے کی بات پہ ہنسا جاتا

ہے۔

"اب جاو۔۔مجھے سکوں کرنا ہے"

"نہیں"

وہ سختی سے بولا

"مجھے آرام کرنا ہے رضا، سونا ہے، جاو"

"اچھا نہیں لگتا روشنی، سب کیا سوچیں گے، تم یہاں سونے آئی ہو"؟ رضا اسے سمجھا رہا تھا

"ہاں، آج دل خوش ہے، کوئی درد نہیں، شکریہ رضا، یہ احسان ہے تمہارا، اب پلیز جاو"

www.novelsclubb.com

وہ ضد کر رہی تھی رضا بے دلی سے باہر نکلا۔۔

نیچے گیا تیمور ماموں مامیوں کے جھرمٹ میں بیٹھا تھا ان کے بچے بھی ارد گرد تھے

"کہاں ہے وہ"؟

"کہتی ہے آرام کرو نگی" رضا کہہ کر بیٹھ گیا

"ارے، صفائی تو کروانے دیتی وہ۔۔۔"بھابی نے سر پہ ہاتھ مار کر کہا

رضا کچھ نہیں بولا

"ارے۔۔۔ تیمور باہر ہوتا ہے۔۔اتنا پیارا بچہ ہے کیوں بھیجا؟ایقیں گوریوں کے ہتھے چڑھ جائے گا"

اسکی ایک مامی نے کہا رضا ہنسا تیمور جھینپ گیا

انکی ایسی بے تکی باتیں جاری تھیں، سب خوش تھے بہت خوش جیسے برسوں بعد وہ ملے جیسے انکو ہونا چاہیے اس سے کئی گنا زیادہ خوش۔۔

انہیں کتنی دیر گزر گئی جب تیمور نے کہا

"بابا۔۔۔اماں کو اٹھا دیں، چلتے ہیں""ارے کھانا تیار ہے بس۔۔روشنی کو بلاو"

بھابھی نے کھانے کا عندیہ دے دیا وہ انکار بھی کہاں کر سکتے تھے رضا۔۔نے سر ہلایا

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا۔۔۔جہاں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"روشنی۔۔اٹھو کھانا تیار ہے دو گھنٹے ہونے والے ہیں کتنا سونا ہے"؟

رضا نے اسے آواز دی

"روشنی"

وہ پہلی پکار پہ اٹھ جانے والی اب ہل بھی نہیں رہی تھی، رضا ٹھٹکا۔آگے بڑھا

آنکھیں موندے انتہائی پر سکون چہرہ، سفید پڑا تھا رضا کے دل کو کچھ ہوا

"روشنی"؟

اسنے بیڈ پہ بیٹھ کر اس کا ہاتھ چھوا جو یخ ٹھنڈا ہو چکا تھا،

اسنے اسکا پاتھ چھوا اسکی آنکھیں، اس کے لب، کوئی جنبش نہ ہوئی نبض رکی ہوئی تھی

وہ دغا دے گئی تھی، آج پھر، اس کمرے کو اسی بکھری حالت میں چھوڑ کر ایک بار پھر وہ چلی گئی تھی، اس بار اس کمرے میں ایک جیتے جاگتے شخص کو بھی چھوڑا تھا، جسکی سانسوں کی ڈور اس سے بندھی تھی، جو اس بستر پہ مردہ پڑی عورت کا دیوانہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا،اسکی آنکھوں کا،اسکی ہنسی کا اسکی آواز کا دیوانہ

"بابا...کیا ہوا اماں کو بلانے۔۔۔۔۔"

تیمور اندر آیا،اسکی زبان کو ایک دم بریک لگی،اس کے پیچھے باری باری گھر کے سبھی افراد آیئے،

عورتوں کی رونے کی آوازیں چھت کو چیر رہی تھیں،رضا کی نگاہیں روشنی کے چہرے پہ ٹکی تھیں،وہ رو نہیں رہا تھا وہ رونا نہیں چاہتا تھا،آنسو اسکی آنکھیں دھندلی کر رہے تھے،وہ ان لمحوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا،وہ جی بھر کے اسے دیکھنا چاہتا تھا،جی بھر کے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر سے ڈولی نہیں اٹھی۔۔۔جنازہ تو اٹھنے دو"

کوئی اس کے کان میں بولا

****

روشنی کے جانے کے بعد رضا کے دل کی طرح گھر بھی ویران ہو گیا تھا،وہ پہروں

خاموش بیٹھا رہتا، گھر میں دل گھبراتا تو اٹھ کر نہر کی طرف چلا جاتا، ہر اس راستے کی طرف نکل پڑتا جہاں اسنے کبھی روشنی کے ساتھ قدم سے قدم ملائے تھے، کہیں اس کے ہمراہ وہ گزرا تھا، ان پکڈنڈیوں پہ کئے گھنٹے گزار دیتا جہاں اسنے چند لمحے روشنی کے ساتھ بیتائے تھے، اسے بس وہی جگہیں سکون دیتی جہاں اسکی یادیں بستی تھیں، وہ ماضی سے ہر یاد کشید کر لاتا، پھر ان لمحوں کو پھر سے جیتا۔۔انہیں محسوس کرتا جیسے روشنی کرتی تھی,

"بابا" وہ اپنے کمرے میں رکھی کرسی پہ بیٹھا کھڑکی سے باہر آسمان پہ اڑتی پتنگوں کو دیکھ تہا تھا جب تیمور اندر آیا

رضا نے پاوں سمیٹے سیدھا کو کر بیٹھا اسے دیکھا

"بابا اپ سے بات کرنی تھی"

"بولو"

"میں واپس جانا چاہتا ہوں، ایک ماہ ہو گیا، میری ابھی نئی جاب لگی تھی، شاید

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔اب رہی بھی نہ ہو۔۔۔مجھے جانا ہے"

رضا نے اسکو دیکھا، جو یہاں سے ایک بار پھر کوچ کرنے کے در پہ تھا

"بے شک۔۔۔۔لیکن۔۔۔اپنی امانت ساتھ لیکر جاو"

وہ یہی نہیں سننا چاہتا تھا بس یہی نہیں،

"میں اس کے لیے تیار نہیں، بلکہ میں نے اماں کو بتایا تھا، میں اس رشتے پہ راضی نہیں، اپکو اپنا وعدہ تو یاد ہو گا ناں"؟

تیمور اسکو وعدہ یاد دلا رہا تھا، رضا نے سر جھکایا

"بابا۔۔۔۔میں"

"جیسے تم چاہو"

رضا نے اسکی بات پوری سنی ہی نہیں۔۔ تیمور کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے، کبھی کبھار الفاظ ہمارے لیے کم پڑ جاتے ہیں، ہم بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں سمجھانا چاہتے ہیں مگر زبان کنگ ہو جاتی ہے، دماغ لفظوں سے عاری ہو جاتا ہے، اس پل تیمور کو لگا وہ

www.novelsclubb.com

گونگا ہے، جو سمجھا نہیں پا رہا اپنا آپ۔۔۔یا وہ خود بھی نہیں سمجھ رہا

وہ اٹھا،

"جانے سے پہلے اسے طلاق دے جانا"

رضا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

تیمور کا فون بجا سکرین پہ انجان نمبر جگمگا رہا تھا اسنے کال اٹھائی

"ہیلو۔۔۔میں ماہا۔۔۔۔ تیمور میں پاکستان میں ہوں انفیکٹ تمہارے گھر کے بہت

قریب اب مجھے ایڈرس سمجھا دو"

اس کے پاوں تلے سے زمین سرکنے لگی

"تم یہاں"؟

اسنے حیرانگی سے پوچھا فون کان سے لگائے باہر نکلا

"ہاں، تمہاری اماں کا سن کر رہ نہیں سکی، آپی اور انکی ساس نے بھی کہا مجھے یہاں آنا

چاہیے، آخر کو ان کی بہو ہوں۔۔بے شک ہونے والی ہی سہی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی بات پہ تیمور نے پیشانی مسلی

"ایڈرس"؟

وہ بولی۔ تیمور نے تھوک نگلا اور اسے پتا سمجھایا، فون بند ہو چکا تھا اگلے ایک گھنٹے میں وہ وہاں موجود ہونی تھی، اسکو سمجھ نہ آئی کسی کو کیا بتائے، وہ کون ہے؟ کیوں آئے گی

گہرا سانس لیکر وہ کچن میں گیا جہاں نیلم کام میں مصروف تھی

"چچی، میرے مہمان آرہے ہیں" اسنے بس اتنا ہی کہا نیلم کی بات سنے بنا وہاں سے نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بے چینی سے کبھی چھت پہ جاتا کبھی صحن میں ٹہلتا، نیلم، ثانیہ اور صفیہ اسکا انداز دیکھ رہی تھیں۔ کچھ دیر میں گیٹ پہ بیل بجی وہ بھاگتا ہوا پہنچا چھوٹے سے سوٹ کیس کے ساتھ، لونگ شرٹ ٹروزار پہنے وہ گھنگریالے بالوں والی حسینہ نے اس کے گھر کی دہلیز پہ قدم رکھا، کچن سے بھاگ کر آتی ثانیہ کے قدم برامدے میں تھم

گئے، جب اس نے سامنے نامنظر دیکھا، صفیہ، نیلم بھی کھڑی حیرت سے آنے والی کو دیکھ رہی تھیں۔ وہ اب دھیرے دھیرے چلتی ان تک آ رہی تھی سوٹ کیس اب تیمور کے ہاتھ میں تھا۔

"اسلام علیکم" ماہا نے سلام کیا

"یہ ماہا ہے، ماہا زمان۔۔۔۔اٹلی سے آئی ہے"

ان تینوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا پھر سمبھل کر اسکے سلام کا جواب دیا۔۔۔

++++++++++++++++++++++++++++++

گھر کے سبھی افراد حیران ضرور تھے مگر کوئی بھی کچھ نہیں بولا تھا، جو بھی تھا وہ مہمان تھی اور وہ لوگ مہمان نواز کھانا کھا کر نیلم نے ثانیہ کو اسکا کمرہ دیکھانے کا کہا، ثانیہ اسے اپنے کمرے میں لے گئی اس کا سامان پہلے ہی وہاں موجود تھا

"یہاں آپ آرام کریں، اپکا کمرہ ہے،"

وہ اسے کہہ رہی تھی ماہا مسکرائی، چاروں طرف کمرے کا جائزہ لیا انتہائی نفاست سجایا گیا کمرہ کسی فائیو سٹار ہوٹل کے بیڈ روم کو مات دے رہا تھا، اتنے سادہ سے گھر میں ایسے کمرے کی اسے توقع نہیں تھی

قیمتی اور سادہ فرنیچر، خوبصورت آف وائیٹ پردے ایک کونے پہ رکھا ہوا صوفہ اس پہ بے حد خوبصورت کشنز

"کمرہ بے حد خوبصورت ہے،" وہ تعریف کیے بنا رہ نہ سکی

"گھر کے سارے بیڈ رومز ایسے ہی ہیں، مجھے شوق ہے انٹیریئر ڈیزائنگ کا تو بس" ثانیہ اس کی طرف کم ہی دیکھ رہی تھی، وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی یا اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا، اسے لگا اسے آنکھ بھر کے دیکھے گ ءتو رو دے گی، ایک لڑکی کا اٹلی سے پاکستان آنا کسی لڑکے کے لیے، کسی کو بھی سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے، وہ سمجھ سکتی تھی انکار شتہ کیا ہو سکتا ہے۔

"بہت اچھا ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بلا جھجک بتایئے گا"

ماہا نے اسکی بات پہ سر ہلایا۔اس کے جانے کے بعد

بیگ سے کپڑے نکالے اور واش روم چلی گئی۔

++++++++++++++++

"یہ کون ہے"؟

"دوست"

"صرف دوست"؟

"نہیں"

www.novelsclubb.com

"تمہارا کیا تعلق ہے اس سے"

"محبت کا تعلق۔۔۔ہم شادی کرنا چاہتے ہیں"

عدالت لگ چکی تھی،وہ کٹہرے میں تھا گھر کے افراد اس سے سوال پہ سوال کرتے

جا رہے تھے،اخری جواب پہ سب کو چپ لگ گئی۔کرم داد نے نگاہیں اٹھائیں

"اسے خبر ہے تم شادی شدہ ہو"؟

تیمور نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔۔۔

"صرف نکاح تھا وہ داد جی،"

"اسے پتا ہے"؟انہوں نے پھر سے پوچھا

"نہیں"اس نے ضبط کر کے جواب دیا

"یہ دھوکا نہیں؟دو لڑکیوں کے ساتھ؟ان کے جذبات کے ساتھ؟"

تیمور کھڑا ہوا

"مجھے نہیں پتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

++++++±++++++++++++++++

وہ جیسے ہی لیٹی اسے تکیے کے نیچے کچھ چبھا،وہ اٹھ کر بیٹھی تکیہ ہٹایا،سامنے رکھی تصویر پہ وہ اچھل کر بیٹھی۔۔۔یہ کمرہ ثانیہ کا تھا،اور تصویر تیمور کی۔۔

اس بستر کاٹنے لگا،تصویر واپس رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی،سائیڈ ٹیبلز جے دراز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھولے، ڈریسنگ ٹیبل کے دارز اسے اور کوئی تصویر کچھ نہ ملا، بے چینی سے وہ چکر کاٹنے لگی۔۔ باہر نکلی، حویلی کے ہر دروازے سے اندر جھانکا وہ کہیں نہیں تھا، وہ دوسری طرف بنے کمروں کی جانب گئی اندر سے آتی آوازوں پہ وہ ٹھٹکی۔۔

"یہ دھوکا نہیں ہے؟ دو لڑکیوں کے ساتھ ان کے جذبات کے ساتھ"؟

"مجھے نہیں پتا"

"وہ بھی کسی کی بیٹی ہے، تمہارے نکاح میں موجود لڑکی بھی کسی کی بیٹی ہے، ایسا کیوں کیا تم نے"؟

باہر کھڑی ماہا پہ کسی جیسے بجلی گری، اسے لگا آسمان پھٹ گیا ہو جیسے، اسنے چہرے پہ ہاتھ رکھا، دیوار کو تھاما،

زندگی اتنی عجیب کیوں ہے؟ کوئی کب کہاں سے وار کر دے آپکو پتا بھی نہیں چلتا، آپ شطرنج کی بساط پہ بیٹھے کسی اناڑی جیسی چال چلتے ہیں اور سامنے موجود شطرنج کا شاطر کھلاڑی آپکو چاروں شانے چت کر دیتا ہے،

اس لمحے اسے اپنا آپ اس اناڑی کی مانند لگا، جو اپنا سب کچھ ہار گیا تھا، ایک ہی بازی میں، اپنا وجود، اپنی ہستی، اپنی انا، اپنا غرور اور اپنی محبت بھی۔

اس نے خود کو سمبھالا، ہار تسلیم کر لینے میں کیا ہرج، کیا برائی بیٹھک کے دروازے سے اندر جب اسنے قدم رکھا تو تیمور کی آنکھیں وہیں اٹک گئیں

سب نے اسے دیکھا، جو ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی تیمور چوہدری کے سامنے کھڑی تھی۔

"یہ کیا کیا"؟ اسکی آواز سسکی بن کر ابھری

"ماہا۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے وقت دو میں سب سمجھاتا ہوں"

وہ مسکرائی، سرخ آنکھوں سے بہتے آنسو، لیے درد بھری ہنسی ہنستے

"میں تمہیں وقت نہیں دونگی، وقت دیا تو تم مجھے سمجھاؤ گے، ہو سکتا ہے میں سمجھ جاؤں۔۔۔ مگر میں سمجھنا نہیں چاہتی۔۔۔ وہ تمہاری بیوی ہے، اتنے سالوں سے ایک لڑکی کو تم سولی پہ لٹکائے خود آزاد گھوم رہے تھے؟ حتی کے محبت بھی کر لی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماہا" وہ دو قدم آگے بڑھا ماہا تین قدم پہ ھے ہٹی

"اگر یہی محبت وہ اپنے لیے ڈھونڈ کیتی تو؟ ہاں؟ کیریکٹر لیس کہلاتی ناں؟ اور تمہارا کیریکٹر!؟ کیا اس پہ اب سوالیہ نشان نہیں؟"

وہ رکی، آنکھوں کو پھر سے رگڑ کر صاف کیا۔۔۔ تیمور کے دل کو کچھ ہوا اسنے کب چاہا تھا وہ اس کی انکھوں میں آنسو دیکھے جسکو وہ اپنی جان سے بڑھ کر چاہتا تھا، جس کے لیے اسنے بغاوت کی تھی، جس کے لیے وہ ساری عمر جلاوطنی کاٹنے کو تیار تھا

"زیادہ کچھ نہیں کہوں گی، بھرم ٹوٹ جائے گا، میں نے کہا تھا جب لگا ہم ساتھ نہیں چل سکتے تو اچھے نوٹ پہ الوداع کہہ دیں گے ایک دوسرے کو؟ تو سنو تیمور چوہدری۔۔۔ الوداع

ماہا زمان کی طرف سے الوداع میں تمہیں معاف کرتی ہوں، اسلیے نہیں کے تمہار گناہ چھوٹا ہے، اس لیے کے میں تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی، معاف کر کے سارے تعلق شرتے ختم کرتی ہوں".

تیمور بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا،اسکی آنکھوں سے آنسو کسی جھرنے کی طرح بہہ رہے تھے۔۔وہ کہہ کر باہر نکلی تیمور اس کے پیچھے بھاگا

وہ واپس اس کمرے میں آئی وہ پیچھے ہی آیا،

"تمہیں کیا لگتا ہے؟میرے جذبات جھوٹے ہیں؟میرے یہ انسو جھوٹے ہیں؟یہ دیکھو۔۔۔۔۔سنو"

اسنے ماہا کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پہ رکھا

"سنو ناں، محسوس جرواگر کر سکتی ہو تو، کہتا ہے یہ دھڑکنا چھوڑ دے گا ماہا زمان۔۔۔۔یہ سانس لینا چھوڑ دے گا۔۔۔کیا یہ جھوٹ ہے"؟

وہ چیخ رہا تھا

"مجھے ایموشنل فول بنایا گیا تھا، جانتی تو ہو نا پاکستانی ماں باپ کو،اولاد چھریاں ہاتھ میں لیکر گھومتے ہیں، جہاں جدھر جس پہ چاہا قربان جر دیا،نہ دل دیکھتے ہیں نہ جذبات، کیا کرتا میں؟کیا جرتا؟جب دل ہمک ہمک کر تمہاری طرف جاتا تھا تو؟

کیسے روکتا اسے؟کسی ضدی بچے کی طرح صرف تمہیں دیکھنا چاہتا تھا صرف تمہیں چاہتا تھا تھا یار"

وہ چلا رہا تھا، ماہا نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے

"یہ دھوکا ہے؟تو ہاں۔۔۔ کہہ دو پھر دھوکے باز۔۔ لیکن پھر فیصلہ ہی کر دہی ہو تو فیصلہ کرو ناں، جو میرے ساتھ ہوا وہ کیا تھا"!

وہ اسکو دونوں بازوؤں سے تھام کر اپنے قریب کر چکا تھا

"وہ بھی تو بے قصور ہے پھر اسکا کیا قصور"؟ماہا نے دلیل دی

"میں اسکو کچھ نہیں دے سکتا، کچھ نہیں، جو دل تمہارے نام پہ دھڑکتا ہو، جن آنکھوں میں تمہارا عکس ہو وہ۔۔۔کیسے کسی اور کے ساتھ انصاف جر سکتی ہیں"؟

ماہا نے اسکی گرفت سے خود کو چھڑایا، تیمور نے آگے بڑھ کر اب کی بار اسے سینے سے لگایا، ماہا نے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھا،

"تم میری دنیا ہو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اظہار کر رہا تھا جو وہ سننا نہیں چاہتی تھی،

"میں مر جاؤں گا"

ماہا نے نفی میں سر ہلایا

"میں کسی کے ارمانوں کا خون کر کے اپنا گھر نہیں بسا سکتی۔۔۔ نہیں"

وہ اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی

"اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے، تو۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو، اگر مجھ سے محبت ہے تو قربانی دو۔۔۔ محبت قربانی مانگتی ہے"

تیمور کی گرفت اس پر سے ڈھیلی پڑی تھی، ماہا نے سر اس کے سینے سے اٹھایا

وہ بے بسی سے دوسری جانب دیکھنے لگا

"ہمارے نصیب میں ملن نہیں۔۔۔"

"تم جاو"

وہ رخ موڑ کر بولا۔۔ ماہا نے خاموشی سے اپنا سامان سمیٹا بیگ میں ڈالا۔۔۔ آنسو

صاف کیے،اسے دیکھا جو کسی معصوم بچے کی طرح رخ موڑ کر ناراض کھڑا تھا۔

"تم بہت برے ہو۔۔۔۔وعدہ خلاف۔۔۔میں نے ورلڈز بیسٹ پیزا کھانا تھا یاد ہے ناں؟تم نے نہیں کھلایا"

وہ نارمل انداز میں بولی،وہ ماہا زمان تھی،ہر دکھ کو پل میں سہہ جانے والی،ہونٹوں پہ ہنسی سجانے والی،آج فرق یہ تھا آج آنکھوں میں صرف درد نہیں تھا،آج انسو بھی تھے۔۔۔

"الوداع تیمور چوہدری"

وہ کہہ کر تھوڑی دیر رکی اور پھر نکل گئی،وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"رکو ماہا"

ثانیہ نے اسے آواز دی

" کبھی کبھی،ہمارے پاس کچھ چیزیں ہماری نہیں ہوتی،چاہے وہ ہماری ملکیت ہوں، پھر بھی وہ ہماری نہیں ہقتی کیونکہ وہ ہمارا نصیب نہیں ہوتی، تیمور چوہدی میرے

نام ہے۔۔۔۔مگر میرا نصیب نہیں"

ماہا نے اس صاف رنگت والی معصوم خوبصورت لڑکی کو دیکھا، جو ساری عمر لگا کر بھی ایک شخص کی محبت نہ حاصل کر پائی تھی

"اگر وہ میرا ہوتا، تو کم از کم ان پانچ سالوں کے انتظار کے صلہ کے طور پہ ہی مل جاتا، اسکی ایک نظر ہی میری طرف اٹھتی، مگر نہیں، وہ پانچ سال پہلے بھی میرا نہیں تھا جب ماہا زمان کہیں نہیں تھی، وہ اج کیسے میرا ہو سکتا ہے جب ماہا زمان اس کی ہے توء"!"؟

ماہا نے نظریں جھکائیں

"وہ آئے گا، اسے اپنا نصیب سمجھ کر اپنا لینا،"

ثانیہ مسکرائی آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

"مجھے تم پہ غصہ آرہا ہے، مگر پیار آرہا ہے، رشک بھی اور دل چاہتا ہے تمہارے ناز اٹھاؤں، تم اسکی چاہت ہو"

www.novelsclubb.com

ماہا نے اسے دیکھا وہ مطمئن تھی مسکرا رہی تھی وہ مسکرا بھی نہ سکی اسکو اس کے ضبط پہ حیرت ہوئی۔

"اللہ حافظ"

ماہا نے بیگ اٹھایا، وہاں سب کھڑے تھے گھر کے سبھی لوگ، سب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا، صفیہ نے اسکا ماتھا چوما

"رک جاو"

انہوں نے التجہ کی

ماہا نے نفی میں سر ہلایا۔

اور وہاں سے نکل گئی

++++++++++++++++++++

وہ چھت پہ ٹہل رہا تھا جب ثانیہ اس کے پاس آئی، وہ اسے دیکھ کر رکا۔۔۔ثانیہ نے چائے کا ایک کپ اسکی طرف بڑھایا تیمور نے بنا کچھ کہے تھام لیا۔وہ دیوار کے ساتھ

www.novelsclubb.com

کھڑی ہو کر آسمان کو دیکھنے لگی، تنہا چاند بے شمار ستاروں کے جھرمٹ میں چمک رہا تھا۔اسنے ایک نگاہ تیمور پہ ڈالی جس کی آنکھوں کا بوجھل پن جس کے ماتھے کے بل اسے نظر آرہے تھے

"میں نے آپکا انتظار کیا، جیسے کسی بھی لڑکی کو جرنا چاہیے تھا،اس میں کوئی خاص بات نہیں، میں زبردستی اپ کے سر پہ تھوپی گئی تھی،اتنے سال یقیناً آپ نے کوشش کی ہو گی نبھانے کی، مجھے آپ سے گلا نہیں"

وہ کچھ نہیں بولا سامنے رکھی چارپائی پہ بیٹھ گیا

"محبت منہ زور جذبہ ہے۔جانتی ہوں۔۔۔"

وہ رکی

"آپ واپس جائیں، کچھ وقت لگے گا، وہ مان جائے گی، میرا آپ سے فقط کاغذ کا رشتہ ہے جانے سے پہلے دو دستخط کریں اور ختم". وہ مسکرائی

تیمور نے پہلی بار اسے دیکھا

"اب فائدہ نہیں، وہ اب نہیں مانے گی"

وہ بولا

"مان جائے گی، دیکھ لینا" وہ بضد ہوئی

"وہ عام لڑکی نہیں، وہ پلٹنے والوں میں سے نہیں،"

وہ یقین سے بولا

"مجھے تم وقت دو، بس تین ماہ، اگر میں خود جو راضینہ کر پایا جسی رشتے کے لیے تو

۔۔۔۔۔تو۔۔۔ تمہیں آزاد کر دونگا"

ثانیہ کی آنکھیں چمکی

www.novelsclubb.com

"آپ ساری عمر اس کے بنا گزار لیں گے"؟

"بہتر یہی ہے"

وہ چپ ہو گئی، کیا کہتی، کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد نیچے چلی گئی تیمور نے موبائل

نکالا اسکا آخری پیغام واٹس ایپ پہ تھا

جس کو جانے وی کتنی بار پڑھ چکا تھا

"میں جا رہی ہوں تیمور، میرے پیچھے مت آنا، میں خود جو سمجھالوں گی، تم میرا نصیب نہیں، لیکن، میں کسی لڑکی کا سہاگ نہیں چھین سکتی، ہمارا ایک دوسرے کی کہانی میں اتنا ہی کردار تھا، تم آنا ثانیہ کے ساتھ انا، میں ملوں گی تم سے، لیکن، مجھ سے ملنے اکلیے نہ انا، میں کمزور پڑ جاوں گی، اور کمزور پڑ گئی تو ساری عمر خود کش مجرم سمجھوں گی، جیسے تمہاری اماں خود کو سمجھتی تھیں، مجھے روشنی بننے سے بچالو، تمہیں محبت کی قسم۔۔

الوداع تیمور چوہدری۔۔۔ہمیشہ کے لیے، پھر زندگی کسی موڑ پہ ملے تو مسکرا کر ملنا، تم مسکراتے ہو تو تمہاری انکھیں بھی مسکراتی ہیں۔

اللہ خافظ"

اسکی انکھیں نم ہوئیں، اسنے ایک بار پھر آنسوؤں جو رہائی دی، آیک بار پھر وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر بے آواز رویا

++++++++++++++++

ہماری زندگی سے بہت سے لوگ چلے جاتے ہیں، کچھ لوگ ایسے ہقتے ہیں جن کے بنا ہم نے جینے کا تصور بھی نہیں کیا کوتا، رضا کے لیے روشنی ایسی ہی ایک ذات تھی، جس کے گرد رضا کا دل طواف کرتا تھا، اسے لگتا تھا وہ اس کے بنا مر جائے گا، لیکن حد تو یہ تھی کہ وہ زندہ تھا، روشنی کو گئے دو سال گزر گئے تھے، آج انکی شادی کی 32 سالگرہ تھی، وہ اس کے لیے سرخ گلاب لایا تھا، اس نے پھول اس کے سر ہانے رکھے، خود اس کی پاؤں کی طرف بیٹھ گیا،

قبر کی مٹی کو ہاتھوں میں لیا مسلا اور سونگھا،

بلکل خاموشی سے وہ اب مٹی پہ ہاتھ پھیر رہا تھا،

اے عشق ہمیں برباد نہ کر

اے عشق نہ چھیڑ آآ کے ہمیں

ہم بھولے ہوؤں کو یاد نہ کر

www.novelsclubb.com

پہلے ہی بہت ناشاد ہیں ہم

تو اور ہمیں ناشاد نہ کر

قسمت کا ستم ہی کم نہیں کچھ

یہ تازہ ستم ایجاد نہ کر

وہ وہاں سے اٹھا، قبر پہ الوداعی نگاہ ڈالی

"روشنی رضا

زوجہ رضا کرم داد"

کے نام کے کتبے پہ اس کی نگاہ ٹھہری،

www.novelsclubb.com

پلٹا اور قبرستان سے نکلنے لگا، ہوائیں پتوں سے ٹکرا کر آتی شور پیدا کر رہی تھیں، اس خاموش قبرستان میں صرف ہوا کا شور تھا پتوں کی سرسراہٹ، اور رضا کے قدموں کے نیچے آتے خشک پتوں کی آواز

اے عشق نہ چھیڑ آ آ کے ہمیں

ہم بھولے ہوؤں کو یاد نہ کر!

پہلے ہی بہت ناشاد ہیں ہم

تو اور ہمیں ناشاد نہ کر!

قسمت کا ستم ہی کم نہیں کچھ

یہ تازہ ستم ایجاد نہ کر!

یوں ظلم نہ کر، بیداد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

جس دن سے ملے ہیں دونوں کا

سب چین گیا، آرام گیا

چہروں سے بہار صبح گئی

آنکھوں سے فروغ شام گیا

ہاتھوں سے خوشی کا جام چھٹا

www.novelsclubb.com

ہونٹوں سے ہنسی کا نام گیا

غمگیں نہ بنا، ناشاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے ہیں

رو رو کے دعائیں کرتے ہیں

آنکھوں میں تصور، دل میں خلش

سر دھنتے ہیں آہیں بھرتے ہیں

اے عشق! یہ کیسا روگ لگا

جیتے ہیں نہ ظالم مرتے ہیں؟

یہ ظلم تو اے جلاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

یہ روگ لگا ہے جب سے ہمیں

www.novelsclubb.com

رنجیدہ ہوں میں بیمار ہے وہ

ہر وقت تپش، ہر وقت خلش بے

خواب ہوں میں، بیدار ہے وہ

جینے سے ادھر بیزار ہوں میں

مرنے پہ ادھر تیار ہے وہ

اور ضبط کہے فریاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

جس دن سے بندھا ہے دھیان ترا

گھبرائے ہوئے سے رہتے ہیں

ہر وقت تصور کر کر کے

شرمائے ہوئے سے رہتے ہیں

کملائے ہوئے پھولوں کی طرح

www.novelsclubb.com

کملائے ہوئے سے رہتے ہیں

پامال نہ کر، برباد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

بیدرد! ذرا انصاف تو کر!

اس عمر میں اور مغموم ہے وہ!

پھولوں کی طرح نازک ہے ابھی

تاروں کی طرح معصوم ہے وہ!

یہ حسن، ستم! یہ رنج، غضب!

مجبور ہوں میں! مظلوم ہے وہ!

مظلوم پہ یوں بیداد نہ کر

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

اے عشق خدارا دیکھ کہیں

www.novelsclubb.com

وہ شوخ حزیں بدنام نہ ہو!

وہ ماہ لقا بدنام نہ ہو!

وہ زہرہ جبیں بدنام نہ ہو!

ناموس کا اس کے پاس رہے

وہ پردہ نشیں بدنام نہ ہو!

اس پردہ نشیں کو یاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

امید کی جھوٹی جنت کے

رہ رہ کے نہ دکھلا خواب ہمیں!

آئندہ کی فرضی عشرت کے

وعدوں سے نہ کر بیتاب ہمیں!

کہتا ہے زمانہ جس کو خوشی

www.novelsclubb.com

آتی ہے نظر کمیاب ہمیں!

چھوڑ ایسی خوشی کو یاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

کیا سمجھے تھے اور تو کیا نکلا

یہ سوچ کے ہی حیران ہیں ہم!

ہے پہلے پہل کا تجربہ اور

کم عمر ہیں ہم، انجان ہیں ہم!

اے عشق! خدارا رحم و کرم!

معصوم ہیں ہم، نادان ہیں ہم!

نادان ہیں ہم، ناشاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

وہ راز ہے یہ غم آہ جسے

www.novelsclubb.com

پا جائے کوئی تو خیر نہیں!

آنکھوں سے جب آنسو بہتے ہیں

آ جائے کوئی تو خیر نہیں!

ظالم ہے یہ دنیا، دل کو یہاں

بھا جائے کوئی تو خیر نہیں!

ہے ظلم مگر فریاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

دو دن ہی میں عہد طفلی کے

معصوم زمانے بھول گئے!

آنکھوں سے وہ خوشیاں مٹ سی گئیں

لب کو وہ ترانے بھول گئے!

ان پاک بہشتی خوابوں کے

www.novelsclubb.com

دلچسپ فسانے بھول گئے!

ان خوابوں سے یوں آزاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

اس جان حیا کا بس نہیں کچھ

بے بس ہے پرائے بس میں ہے

بے درد دلوں کو کیا ہے خبر

جو پیار یہاں آپس میں ہے

ہے بے بسی زہر اور پیار ہے رس

یہ زہر چھپا اس رس میں ہے

کہتی ہے حیا فریاد نہ کر!

اے عشق ہمیں برباد نہ کر!

www.novelsclubb.com

ختم شد

www.novelsclubb.com